SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, June 07, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past eleven in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الّذین یذکرون اللہ قیاماً قعوداً وّ علیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات و الارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النّار۔ ربنا انّک من تدخل النّار فقد اخزیتہ و ما للظّلمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فامنا۔ ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفرعنا سیاٰتنا و توفنا مع الابرار۔ ربنا و اٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ۔ انک لا تخلف المیعاد۔

ترجمہ : جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا' اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, June 07, 2006

The **Senate of Pakistan** met in the Senate Hall (Parliament House) **Islamabad, at fifteen minutes past** eleven in the evening with Mr. **Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro)** in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الّذین یذکرون اللہ قیاماً قعوداً وّ علیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات و الارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار۔ ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ و ما للظٰلمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا۔ ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفرعنا سیاٰتنا و توفنا مع الابرار۔ ربنا و اٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ۔ انک لا تخلف المیعاد۔

ترجمہ: جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا' اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے

والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو۔ کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

سورۃ آل عمران(آیات ۱۹۱ تا ۱۹۴)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

جی، رضا صاحب۔

Point of Order:

Beginning of Senate Session very late

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب والا! آپ کو یاد ہو گا کہ جب House Advisory Committee کی meeting ہوئی تھی تو یہ طے ہوا تھا کہ آج ہاؤس دس بجے شروع ہوگا اور پھر آج second sitting بھی ہوگی لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن یہاں پونے دس بجے سے موجود ہے اور ایسا لگتا ہے اور میں یہ white revolution تو نہیں کہوں گا لیکن totally clean revolution ہے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ Treasury Benches والے یہاں نہیں ہیں۔ جناب والا! آج پہلے ہی دن ہاؤس ڈیڑھ گھنٹے کی تاخیر کے ساتھ شروع ہو رہا ہے اور پھر end میں یہی ہوگا کہ آپ speakers کو guillotine کریں گے تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اگر انہیں briefing لینی تھی تو کل سارا دن خالی تھا، اجلاس کی چھٹی تھی، اس لئے کل وہ اپنی briefing مکمل کر لیتے چہ جائیکہ آج briefing کرتے اور پورے ہاؤس کو ایک سیاسی جماعت کی پارلیمانی کمیٹی کی meeting کے لئے hostage رکھا جائے، یہ کچھ مناسب نہیں۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! آپ کی بات صحیح ہے کہ اجلاس دیر سے شروع ہو رہا ہے لیکن as such briefing صرف ایک پارٹی کے لئے نہیں تھی بلکہ یہ for the members

-لے لے تھی all parties

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Sir, everybody was invited here. Some of the honourable members from the Opposition did attend it and others did not attend it but this was for every honourable Senator who wanted to get the briefing.

Senator Mian Raza Rabbani: But sir, what was the rationale? If the House was to commence at 10.00 a.m., the time they have given was nine O'clock. and if they were keen on giving the briefing to everybody, then why they could not hold the meeting yesterday ?

Mr. Chairman: However your point is that we should meet on time.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I would request that the other sittings, kindly start on time, otherwise we would not be able to complete the discussion.

Mr. Chairman: *Insha Allah*, We will do that but the briefing was for all the members. That is why we gave that time.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I am not opposing for the sake of opposing, I recognize and appreciate the point. Today the briefing did start at nine O'clock but obviously got prolonged. We were hoping that we will finish it by ten O'clock but everybody was invited and now any body is welcomed to get any information that they would like to get from the Ministry of Finance. I think sir, it is good suggestion that we should meet on time, so that the maximum number of members can participate.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think the Leader of House while keeping the time for briefing at nine, should have realized that the Minister of State for Finance love to hear his own voice.

سینیٹر کامل علی آغا (وزیرمملکت برائے پارلیمانی امور)، جناب والا! میں اس پر تھوڑا عرض کرنا چاہوں گا کہ میں نے پرسوں اپوزیشن کے تمام ممبران کو باآواز بلند ہاؤس adjourn ہونے کے بعد درخواست کی تھی اور ظاہر ہے میں نے ربانی صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ ہم briefing رکھ رہے ہیں اور آپ اس میں ضرور شامل ہوں۔ میں آج ان ممبران کا جو briefing میں شامل ہوئے، شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے بڑا interest لیا اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ وقت بھی انہوں نے briefing میں استعمال کیا۔ ان کے سوالات کے جوابات بڑی وضاحت کے ساتھ دیے گئے ہیں اور اسی اثناء میں Treasury Benches نے بھی خواہش ظاہر کی کہ جب تک ہم مطمئن نہ ہوں اور ہمارے سوالات کے جوابات نہ آ جائیں، اس وقت تک ہاؤس شروع نہ کیا جائے۔ پھر میں نے آپ کے Chamber میں جا کر درخواست کی اور یہ اس لئے کی کہ لوگ interest لے رہے تھے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہوئی ہے اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ بجٹ پر بحث سے پہلے briefing دی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے Minister of State for Finance خود بیٹھے ہوئے تھے، سیکرٹری فنانس بیٹھے ہوئے تھے، ڈاکٹر اشفاق صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور تمام متعلقہ officials بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں اپوزیشن کے ارکان بھی تھے اور Treasury Benches کے ارکان بھی موجود تھے۔ تمام لوگ موجود تھے جن کی موجودگی میں briefing ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر ہمیں رضا ربانی صاحب کی طرف سے شاباش ملنی چاہیے تھی کہ ہم نے یہ کاوش کی اور یہ کاوش کامیاب رہی۔

جناب چیئرمین، اس کا rationale یہ تھا کہ جو لوگ could not come to the House to answer جیسے اشفاق صاحب ہیں یا دوسرے advisors ہیں can not sit here and give answers اور پھر یہ بھی مقصد تھا کہ وہاں جتنے سوالات و جوابات ہو جائیں گے، پھر اتنا ہی کم time ہاؤس کا صرف ہوگا۔ تاہم timing and coordination کو اہمیت دینی

چاہیے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! ہمیں سینیٹ میں بحث کرتے ہوئے بڑے سال ہو گئے ہیں لیکن ایک تمنا رہی ہے کہ کبھی تو رضا ربانی صاحب کہیں کہ ہاں! آپ نے یہ اچھا کام کیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! وسیم سجاد کی بڑی short memory ہے۔ میں نے پرسوں ہی وسیم سجاد صاحب کو کہا تھا کہ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے جب انہوں نے KESC کے matter کو متعلقہ Standing Committee میں refer کروایا تھا۔

Mr. Chairman: Now, I will take up the Leave Applications but we *Insha Allah* will be meeting on time and I will request...

میں آگے جاؤں گا کہ time allocation کیا ہے اور یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے honourable colleagues time limits کو بھی adhere کریں تاکہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ بات کرنے کا موقع دے سکیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب اسحاق ڈار ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 2 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 7 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب سلیم سیف اللہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں۔ اس لئے آج مورخہ 7 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Now, we will start the discussion on the following motion moved

by Mr. Omar Ayub Khan, Minister of State for Finance on 5th June, 2006.

DISCUSSION ON THE RECOMMENDATIONS TO THE NATIONAL ASSEMBLY ON FINANCE BILL, 2006, CONTAINING THE ANNUAL BUDGET STATEMENT UNDER ARTICLE 73 OF THE CONSTITUTION

"That the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2006, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution".

And I would request the Members to please submit the notices of proposals for making recommendations to the Finance Bill, 2006, containing the Annual Budget Statement to the Senate Secretariat latest by 7 p.m. today which would on the motion be referred to the Standing Committee on Finance.

We will begin the speeches. Do you want to make any statement in the House before we ask Mr. Ishaq Dar to have the opening.

آغا صاحب! کوئی نہیں ہے تو پھر اسحاق صاحب start کرتے ہیں۔وسیم صاحب کہتے تھے کہ شاید وزیر صاحب کوئی statement دینا چاہتے تھے لیکن یہاں کوئی وزیر نہیں ہے۔ کیا آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! اس میں ہماری روایت ہے کہ Budget lay ہونے کے بعد Opposition کی طرف سے opening speech ہوتی ہے اور یہی طریقہ کار ہے۔

جناب چیئرمین، Time allocation جو agree ہوا تھا'

it will be 15 minutes for the every honourable Senator, 20 minutes for the Parliamentary Leaders and the opening speaker from the Opposition will

not have time limit, you will have a free speech. Dar sahib, you have the floor.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

جناب چیئرمین! بہت شکریہ اور میں اپنے ساتھیوں کا جو Opposition Benches میں ہیں، ان کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ ذمہ داری سونپی کہ 5 جون کو جو Budget پیش کیا گیا، اس کی discussion کو open کروں۔ جناب! جو Budget پیش کیا گیا، اس میں، میں briefly یہ کہنا چاہوں گا کہ it conceals more than it should have revealed آپ پاکستان کی تاریخ کی تمام budget speeches کو دیکھ لیں جو بھی governments رہی ہیں، چاہے military governments بھی رہی ہیں۔ جناب! budget speech میں جو budget proposals ہوتی ہیں that is the substantive part of the budget speech, it is very unfortunate کہ it is the first budget, ever in the history of Pakistan جس میں Government نے for unknown reasons یہ decide کیا کہ budget tax proposals جو ہیں، ان کو budget speech میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ Basically اگر یہ کرتے تو

it would have been much better, it should have been in line with the Parliamentary practice in Pakistan as well as the world over.

اس کا سب سے زیادہ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ جو additional revenues to finance the budget وہ تفصیل ہے، وہ تمام instantly لوگوں کو مل جاتی ہے، بجائے آپ کتابوں کے پلندے پڑھیں اور ڈھونڈیں۔

جناب! جیسے میں نے Opposition کے behalf پر پچھلی مرتبہ بھی عرض کیا تھا، میں Government کو دوبارہ request کروں گا، یہ consider کرے کہ Federal Bureau of Statistics کو autonomous کریں، اس میں professionals, economists, media کے لوگ، bureaucrats, parliamentarians کو ہونا چاہیے اور یہ کوئی unusual یا

unreasonable demand نہیں ہے۔ اسی ملک میں جمہوری حکومتوں نے State Bank of
Pakistan کو autonomous کیا، اسی ملک میں جمہوری حکومتوں نے Corporate Law
Authority جوکہ Finance Ministry کا ایک wing ہوتا تھا۔ اس کو Security Exchange
Corporation of Pakistan کے نام سے autonomous کیا تو میرا خیال ہے کہ جو ایک
controversy ہے، figures کے حوالے سے، اس کی reliability کے حوالے سے، یہ ہمیشہ
کے لئے

it will be service to the Nation and to the next generation that if the Federal Bureau of Statistics can be made autonomous. So, Mr. Chairman, I, on behalf of the Opposition, we strongly urge that the Government should consider, announcing the autonomous status of the Federal Bureau of Statistics with immediate effect and you should make it mandatory on the FBS that the every quarter figures should be made public within sixty days.

جناب! اس کے علاوہ اس میں حکومت کا Budget پیش کرنے کا جو style ہے اور
آپ نے بھی تقریر سنی اور ہم نے بھی سنی جناب!

apart from there was no substance and the Parliamentary practice has been given away by not presenting the tax proposals in the particular speech another lot of rhetoric and derogatory approach and it was a direct hit on the Opposition. Again

اس ملک میں ماضی کی تاریخ بڑی بھیانک ہے کہ جہاں budget میں اچھی اور مثبت بات بھی
ہوتی تھی تو Opposition walk out کر جاتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ Opposition is to
be credited in the National Assembly of Pakistan کہ انہوں نے اس aggressive
اس dictatorial attitude، ایک فرعونیت والا attitude، ایک direct hit, سانپوں تک
استعمال کیا گیا کہ لوگوں کے سینوں پر سانپ لوٹتے ہیں۔

Sir, this is never in the history of any country of the world, you will find, a budget speech containing this sort derogatory language or this sort of attitude.

your substance was lacking, it looks like a municipal corporation ایک طرف budget speech. آپ fair price magistrate کی بات کر رہے ہیں، آپ سبزی منڈیوں کی بات کر رہے ہیں۔ آپ ملک کا بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ جناب! حالات کا تقاضا تو یہ تھا کہ آج اس budget speech کو open کرتے ہوئے ہم بھی وہی style اپناتے

but sir, I will not do that. I will restrirct myself to the fact and figures and what we should be discussing in this House positively and highlighting what is the reality and how should we move forward to take this country out of the problems we, have.

جناب! سب سے پہلے

as I said I will not take anything other than the Government documents itself. Sir, let me just support here, the Government at, obviously

میں نے پچھلی دفعہ بھی عرض کیا تھا

page 42 appendix of the economic survey, it says "Beginning from 1999-2000 Pakistan's GDP was rebased at 1999-2000 prices for two decades old base of 1980-81". Therefore, wherever GDP appears in denominator, the numbers of prior to 1999-2000 are not comparable. Sir, it is very important

کسی ملک میں بھی جب آپ base line change کرتے ہیں تو تین سال تک وہ حکومتیں، چاہے کوئی حکومت بھی ہو، دو comparatives کیونکہ GDP کا جو relationship ہے، with various indicators, that is very relevant. So, if you say کہ اگر یہ base change نہ ہوتا تو یہ ہوتا، اگر base change ہے تو اس کا یہ ہے کیونکہ two

base line has جناب ! جیسا کہ میں نے عرض کیا comparatives so, that is missing.

کے parliament خدا' خدا کر کے جو پچھلے چھ بجٹ ہیں' جو اس ملک میں been changed.

multi national 'سرمایہ داروں pro elite, feudals, وہ جو' ہونے سے پہلے اور بعد کے elect

for the common man of کی گئی ہے attempt اور بنکوں کے تھے' اب شکر ہے کہ ایک

there has been an attempt but کرتا ہوں کہ admit میں اس کو this country.

بجٹ سے چند ہی روز پہلے ہم نے. unfortunately sir, the attempt is half hearted.

دیکھا کہ جنرل مشرف' شوکت عزیز اور

senior leadership of the government had made a public statement, there was a meeting in the electomic media and in print media...

کہ مہنگائی

has become a monster problem of this country and the President himself confessed

اور کہا کہ اس بجٹ میں ہم اس سلسلے میں relief کے انتظامات کریں گے۔ جو measures لیے

ہیں میں اب اس کی طرف آتا ہوں۔ جناب ! یوں لگتا ہے کہ it is like a pre election

government جو کہ دیکھا نے آپ budget or pre election budget speech.

budget ہیں' سرکاری ملازمین' جو سب سے پسا ہوا طبقہ ہے' اس کے لیے اس employees

جو ' ہے 15% وہ ہے ہوئی proposed increase announce جو میں proposal

ہیں' جو 1977 میں retire ہوئے' ان کی increase 20% ہے۔ اگر ایک pensioners

regular... Sir, create discipline in the House.

Mr. Chairman: Excuse me, please let us hear the honourable member.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، تو جناب! جو 1977 کے pensioner ہیں

I mean apart from those who take early retirement and mostly they are

faujis and from armed forces, under a normal calculation

جو 1977 میں retire ہوئے ہیں، آج he or she should be at the age of 89 اس کو

20% اور پھر اس کے بعد والوں کو .15% پاکستان کی average age کا پتا ہے there will

be only handful of people from the civilian side اس میں جو 1977 سے پہلے

retire ہوئے ہیں اور پھر جو allowance اور conveyance charges کو 50% بڑھا کر

خوش کیا گیا، اصل حقیقت یہ ہے کہ آپ اپنے کسی employee کو دس روپے دیتے ہیں جو

ایک office سے دوسرے office میں جاتا ہے، جسے conveyance charges کہتے ہیں۔

Sir, it is not transportation allowance, let the government clarify at the winding up speech that what they intend to increase for 50%. If it is from 10 rupees to 15, sir, it is ridiculous. I mean, it has been given a percentage

gimmick کہ جی ہم نے allowance increase 50% کر دیا ہے۔

Sir, when the country had faced the worst economic condition and the sanctions post nuclear detonation in this country,

ان مشکل ترین حالات میں بھی جمہوری حکومت نے انہی سرکاری ملازمین کو ایک تا سترہ گریڈ

تک جو increase دی تھی، وہ 25% تھی اور اٹھارہ سے بائیس گریڈ کے لوگوں کو 20% دی

تھی۔ جناب! میری وہ speech record میں موجود ہے، اس کو check کرلیں۔ جو اٹھارہ سے

بائیس گریڈ کے لوگ تھے ان کو 20% دیا گیا۔ جناب! میری تقریر ریکارڈ پر موجود ہے اس کو

check کرلیں۔ جناب! یہ جو 15% increase ہے یہ قطعاً کافی نہیں ہے۔ میں یہ request

کروں گا کہ حکومت اس کو consider کرے کہ across the board چاہے وہ pensioner

ہیں، چاہے یہ ہیں جناب! آپ یہ increase basic scale پر دیتے ہیں یہ total salary پر

نہیں ہوتی ہے ۔ Again it is a very small amount, if someone's scale is 2000, ex

increase 3000, ex increase 5000, اس کو تو 15% کے حساب سے دوہزار پر increase

اس وقت ملے گی جو وہ take home salary چار پانچ ہزار لے رہا ہے اس پر نہیں ملے گی،

allowances اس calculation میں شامل نہیں ہوں گے ۔ So it is a very nominal

کیا announce نے حکومت جو یہ کہ ہوں کرتا believe سے honesty انتہائی میں figure.

۔کریں reconsider کو اس ' کریں 35% across the board announce یہ کو اس 15%

calculate کر بیٹھ میں Finance Committee ہم وہ ہے financial impact جو کا اس

how we make up sir, we have to be responsible, we کہ ہیں دیکھتے اور ہیں کرتے

یا بڑھالیں خرچہ آپ can't say that

also balancing, so let us sit together and see that what is the impact if they increase from 15 to 25 and how to make up this extra cost to the exchequer.

کے Economic Servey توجہ کی آپ میں ہے کیا ذکر کا قیمتوں جو یہ طرح اسی !جناب

that کہ ہے یہی problem ہماری میں اس !جناب ۔گا دلاؤں طرف کی page 69 کے index

میں اس اب you know things are taken from somewhere ghost areas

کی اس impact, کا اس ہیں average retail prices of our essential items

page 69 and 70 of !جناب table. یہ ہے effective پر چیزوں سی بہت .calculations

یہ کیا ۔ ہے ہوئی لکھی پیسے چھبیس روپے تیس چینی میں the index of the survey

۔ہے available پر Utility Stores کہ گی کہے حکومت کہ I am sure ؛ ہے available

available آج وہ کیا ہے it is Rs.29.60 ہیں grains جو میں اس ہے قیمت جو کی دالوں

دو یہ ۔گا جاؤں نہیں میں تفصیل اس میں !جناب۔ ہیں نہیں کلو روپے اسی سے پچھتر یہ کیا ؛ ہیں

prices on the basis of یہ اور ہیں موجود prices کی 2005-06 سے 1990 میں صفحوں

sir, these prices ہے بناتی obviously survey حکومت پر جس various indicators

even پر prices ان کہ are not realistic, they are not real true prices, I doubt

کہ I give to anybody the proof ۔گی ملیں چیزیں ساری یہ پر Utility Stores کو آپ

۔ہیں سکتے خرید چیزیں کر جا سے utility store آپ ہیں میں table اس جو پر قیمتوں ان

جو دالیں یا چینی ' چیز فلاں کو آپ کہ ہے جو Relief Package !والا جناب

اس sir, how much population Utility Stores Corporation ہیں کی announce

ملک میں cater کر سکتی ہے

most realistic estimate is 5% of the population, let me take it hardly 10% of population sir, what about the 90% of the population.

ساڑھے تیرہ کروڑ عوام کو دالیں اسی روپے میں ملیں گی اور دس فیصد کو اگر تیس روپے میں مل بھی جائیں گی تو

sir, is this what we are trying to achieve in this country? Sir, there has to be more realistic, more broad based, more rational formula.

مجھے معلوم ہے کہ حکومت نے اور وزیر خزانہ صاحب نے annouance کیا ہے کہ ایک نئی سکیم جولائی سے جنرل مشرف announce کریں گے اور اس میں وہ frenchised دیں گے Utility Stores میں۔

Sir, it is a long terms process, it may take one year, may take two years before that can be put into implementation. Sir, you know the Banking system, sir, you know how the loans are given, you know how long does it take some one to take,

آپ زمین لیں گے، آپ یوٹیلٹی سٹورز بنائیں گے یا کرائے پر لیں گے it is a long process. So, sir, again I would say کہ یہ جو ان کی prices releief through Utility Stores sir, this is not sufficient, neither the figures in the survey of the essential commodities are realistic nor the future plan of the government is going to give any relief to the massive populations of this country except those

جو یوٹیلٹی سٹور میں جا کرے لیں by any good luck, ان کو وہ ملے گی۔

جناب! میں آپ کی توجہ technicalities of مہنگائی کی طرف دلاؤں گا Sir,

I will take the figure from the government documents, sir, اور obviously inflation کا آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ اس کے تین main index ہیں۔

ایک آپ کا core price index ہے ' ایک آپ کی food rated ہے ' اس میں sensitive price and whole sale prices index. ہیں۔

Sir let me give you the factual figures: What we have achieved in seven years. Sir, the CPI was 3.6, stands as up today, end of April 2006 as per the Government document at 8. Sir, it is 122 per cent increase in this index.From 3.6 to 8

اگر میں اس کا impact 3000 روپے والے لوگوں پر لوں تو وہ 137 % ہے۔ اگر میں اس کا جو impact ہے وہ پانچ ہزارو روپے والے لوگوں پر لوں تو وہ 120 % ہے اگر پانچ ہزار روپے سے بارہ ہزار روپے والے لوگوں پر لوں تو 100 % ہے اور بارہ ہزار روپے سے اوپر والوں پر لوں تو اس کا 89 % impact ہے یعنی جوں جوں آپ کی income بڑھ رہی ہے اس پر اس مہنگائی کا بوجھ کم ہے جو عام اور غریب طبقہ ہے اس پر اس کا بوجھ زیادہ ہے۔

یہ Now sir, I will give you again جو sensitive price index ہے food most important of any country are two, sensitive ہیں indexes جو related price index and wholesale price index جو sensitive price index ہے یہ 1999-2000 میں as per this Economic Survey was 1.8 and in April 2006, it is 6.7. Sir, there is an increase of 272 % in this index and the wholesale price index that is even more scaring, from 1.8 , it has jumped to 10.3 which means that

پونے پانچ گنا یا 472 % اضافہ اس میں ہوا ہے۔ Sir یہ سارے indexes جو by the way بنتے ہیں پہلے بارہ سنٹرز ہوتے تھے جن سے data لے کر جو یہ calculate کرتے ہیں Federal Bureau of Statisticsوالے ' اب وہ پورے ملک میں سترہ سنٹرز ہیں۔ Now the data اگر اس میں کوئی infection ہو' infected data ہو تو

that means that there could be, but we take as if these figures are right and even based on all these figures, assuming they are right, you can see the

massive impact on the food related two indexes in this country which is sensitive price index and the wholesale price index sir. I honestly believe

کہ مہنگائی میں اس حکومت کے جو چند handling of weak areas ہیں اس میں سب سے پہلے اس میں monetary growth جسے ہم M one کہتے ہے اس کی

handling of M one or money supply growth which always fuels the inflation or *Mehangi* in the economy of any country that has been massive. From 643 billion growth in money supply 1999, sir this figure has risen to 1752 billion by end of March 2006, sir there has been an 1109 billion

یا ایک ٹریلین ایک سو نو بلین کی یا 172 % کا اضافہ آپ کے ایم ون میں ہوا ہے۔

This is the monetary policy of the country. You have to attack *Mehngai* through momentry policy as well as through the fiscal policy. So monetary policy

میں نہ ادھر کامیاب ہیں نہ ہم fiscal policy میں کامیاب ہیں۔

we have massively increased the کہ ہے وجہ major اس کی دوسری

from direct ہے ہوگئی priority shift ہماری indirect taxation in this country.

پیسہ جو بھی میں to indirect taxation, even direct taxes ہے، چونکہ وہ مشکل taxation

اکٹھا ہوتا ہے

bulk of it is through with-holding tax which can be treated as the partial indirect tax because you just levy a percentage, the importer or the businessman, he believes it as a fixed tax, as a part of the cost of the thing and he passes it to the consumer

تو دوسری جو ہے وہ ہماری

shifting from direct taxation to indirect taxation are fundamental canons of

taxation in any economy is sir that the capacity to pay, that must be kept in mind because it reduces the inequality between the different segments of the society. But here the focus has been different

اور ہم نے دیکھا کہ almost ہمارے جو indirect taxes ہیں' ان میں there is a massive increase through GST and other taxation اور جہاں ہم بڑے بڑے لوگ جو کہ afford کرسکتے ہیں' اس حکومت نے wealth tax کا خاتمہ کیا ۔ ہم نے پچھلے سال کی request ' Finance Committee نے حکومت کو proposal دی کہ خدا کے لیے آپ capital value tax لگائیں real estate پر people are minting billions of billions of rupees in this business and billions and trillions کی transactions ہو رہی ہیں

for unknown reasons, Finance Committee, we are in minority, through consensus recommended this suggestion, this House both sides of the divide unanimously recommended and unfortunately Government did not have enough time, for unknown reasons, it was not implemented. Thanks God, now, they have woken up and they are now saying

یہاں اس کو implement کرنا چاہیے' now it is one of the budget proposals کہ 2% CVT لگے۔

Then one clarification again would be required from the honourable Finance Minister. Sir, the massive transactions in this country are taking place with the Defence Housing Society. There is no stamp duty or any such thing and there is simply a transfer on one to two, a clarification has appeared in today's Press that where there will be transfer of this nature and that is where the massive transactions are going, that is where they are going to generate revenue.

If they are honest, اس میں لکھا ہے کہ 50 روپے square foot اس کا ہم value تصور

کریں گے۔ Sir, can you imagine? یعنی اگر ڈھائی لاکھ روپے کا کنال ہوگا تو وہ ڈھائی کروڑ
کا یا پانچ کروڑ کا ہوگا'

so what are they going to collect from 2%. Sir, again half hearted attempt and I think they are not serious or they want to exempt all those Defence Housing and Cantonment transactions, where they will not be able to levy this 2% of the real transaction value and they will simply be facing it as a notional value of Rs.50 per square foot. Sir, this is not fair. I think they must review and I hope this clarification, it has come up from the officials of the Ministry and the Government but I hope there is some confusion in this because there is no real benefit in this, sir.

جناب! تیسرا جو reason ہے مہنگائی کا، وہ unfortunately, is the corrupt trade
practices which are going on in this country. کبھی ہمارا ایک scam ہوتا ہے، کبھی
sugar scam ہوتا ہے، کبھی کچھ ہوتا ہے، خدا کے لیے take somebody to the logical
conclusion. All these scams in this country. Hang them جو ملک کو لوٹنے کے
لیے اس ملک میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ For heaven's sake do something. ادھر ایک
چیز discuss ہوتی ہے، پھر ہاؤس prorogue ہوجاتا ہے۔ آپ مذاکرے کرتے ہیں، حکومت
کے وزراء آتے ہیں electronic media پر، NAB they make commitments, اس کو
take up کرتی ہے، again for reasons known, it is not un-known, for reasons
known, the cases are withdrawn آپ کس کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ یا تو پھر
آپ عوام کو message دیں کہ جناب! آپ مرنے کے لیے تیار ہوجائیں۔ یہ جو تین major
reasons ہیں جناب! that is the main thrust and main reasons behind
this upshoot of مہنگائی which is going on in this country, Mr. Chairman. اس
کے ساتھ، obviously, we have to bring discipline and create more
resources غریب آدمیوں کے لیے اور development expenditure جو ہونے چاہئیں۔ Sir,

non-development expenditure جو ہیں ' بد قسمتی سے again the figures are not

very positive. The budgeted figures جو تھے وہ 826.5 billion تھے ' actual

expenditure on non-development expenditure جبکہ ادھر جو figures موجود ہیں وہ

918.79 billion ہیں جناب اور جو 2006-07 کے لیے amount مانگی گئی

that is 879 . 8 billion , they are now expecting that the non-development expenditure which actually stood at 918 . 79 billion as against an allocation of 826.5 billion, they will take it back to 879.8 billion.

لیکن جناب ! یہ جو non-development expenditure ہے اس میں لیے I think Government

must focus and they all know کہ یہ جو non-development expenditure ہے

where 782 original budget estimate and then going to 918 . 79, sir, it is a too big increase and sir, they must make the House disciplined, they must make the Ministry disciplined and Finance Ministry is responsible to do that. It has a very important role to create a financial discipline within the various Divisions and Ministries of this country to ensure that the non-development expenditure of this country does not exceed beyond certain limits. So, sir, this is again another, I would say, contribution in the, *mehangai.* Sir, one of the items again massively over run,

جو بجٹ کیا گیا تھا اس سے زیادہ خرچہ is in Defence Budget, یہ 17.5 billion زیادہ ہے '

ابھی اس کی بھی extra requirement ہے 17.5 billion کی - I again reiterate, sir, we

are in the new millenium. نئی صدی شروع ہو چکی ہے۔ دنیا میں Defence Budgets کی

transparency ہے

Sir, I am one of those who would never recommend that our nuclear and other related expenditures

کو یہاں آ کر debate کریں but, sir, the revenue related expenditure is salary,

گاڑیاں

and the petrol and the massive expenditure, there the country's money and tax payer's money is going like anything.

جناب! اس پر debate کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ان دو Houses میں۔

The Parliament is sovereign enough to discuss. The one line of Defence Budget must stop, sir. We have to start and begin with discussion of revenue side of the Defence expenditure in this Parliament. Otherwise, sir, we are heading towards the serious crisis.

کیونکہ اس میں

I believe that without compromising the quantity and quality of your defence requirement, sir, you can easily maintain and save about 20% to 25% in your total revenue expenditure. You need a discipline, you need to save for the national required resources for the development.

جناب! یہ کہنا کہ اتنا fix ہو گیا ہے۔

Sir, the one line of budget is old story of 14th century. It is no longer needed for any country

جناب! میری یہ گزارش ہے کہ

Government should consider opening up the budget and should bring it to the Parliament as well as the Finance Committee.

Sir, again law and order, they have increased the 47.4 billion in 2004-05 and 54.62 in 2005-06 and the projected expenditure for 2006-07 is 62.37, it is going on an increase. Obviously they would say that keeping inview the country's law and order situation one should have expected that this massive increase in spending on law and order should have

improvedit but what we see is still problem all over and you hardly see any day where there is not few killings, few roberies, few problems. On the contrary, sir the social safety nets

کے اوپر جہاں ان کو focus کرنا چاہیے ' you see, they have double standard that

وہاں انہوں نے 13.75 ملین 2002-03 اسی گورنمنٹ کا figure dichotomy of approch

تھا' they have reduced it to 9.65 billion for 2005-06. Now this is the priority,

اس پر انہوں نے social safety nets are basically for the poorest of the poor.

13.75 جو تین سال پہلے تھا اس کو reduce کر کے جو بجٹ ابھی close کر رہے ہیں اس پر

انہوں نے 9.65 billion کا final figure گورنمنٹ نے ان کتابوں پر دیا ہے۔

جیسے Sir, now we come to the GDP growth. Obviouly, as I said

base line change ہے ' نوٹ بھی موجود ہے۔ Sir, it is very unfair کہ GDP کی

comparative statement نہیں دی جا رہی۔ پچھلے سال بھی request کی تھی

without and with 80, 81 base, what it should be, that is the minimum professional requirement of any change what we talk in accounting terminology

لیکن that is missing اس کے باوجود

ignoring this factor which should not be ignored, sir, the GDP is now finally estimated at 6.6% for 2005-06 against 8.6% for 2004-05. Government was fairly optimistic that it will be able to maintain somewhere around the same figure but now they are talking of 6.6%

اس میں پریشان کن بات یہ ہے کہ جو key areas ہیں which matter for the common man اس میں

there is decline or there is a negative grow or decline in grow and I must sight few items which I have extracted from these books. Sir, there is a

negative growth of 8.4% in electricity, there is a negative growth in gas distribution of 3.5% as compared to last year. The pace of expansion of the commodity producing sector has reduced from 9.2% to 4.3%. Sir, commodity producing sectors

کی بات کر رہا ہوں میں اور 9.2% سے reduce ہو کر growth 4.3 پر آگئی ہے۔ اسی طرح

sir, it is again declining, it is ہے contribution میں GDP جو کی agriculture

explain نے وزیر صاحب نے ہے۔ fall ہیں اس کی major crops اور جو 22% aginst 23.5%

major crops have fallen 3.6% and the growth on سے وجہ کی سالی خشک کہ کیا

8.6%. So sir, the final ہے manufacturing side has reduced from 12.6

figures of 2005-06 are available پھر ہی پتا چلے گا کہ 6.6 جس پر حکومت بات کر رہی

ہے۔ GDP growth with the base line change, whether یہ بھی صحیح ہے کہ نہیں

جناب 6.6% is basically is the right one. کہ One is too early to confirm ہے۔

پچھلے سال بھی جو بات ہوئی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے کہا تھا اور آج تک جواب نہیں دیا گیا۔

وزیر صاحب نے بھی پچھلی winding up speech میں اس کے لئے bother نہیں کیا تھا

جواب دینے کے لئے

I insist that he should do this year and since he is sitting here I would request him to take a note. Sir, I projected it last year. There is a Table in the Appendices to the 4.2.

اس وقت کا survey اٹھالیں ان کی 2004-2005 کا

overall fiscal deficit book will be available here 3% and I challenge it and I challenge the reasons that it is wrong. Because they had wrongly taken the expenditure figures even in the Table

اب تو history بن چکا ہے جناب، وہ موجود ہے سب کے پاس وہ پچھلے سال کا کر رہے ہیں۔

Now I am thankful that they have revised their own figures 23.3% from

3% of last year survey. They have changed the 2004-2005 very quietly

کہ وہ تین نہیں تھا۔

Overall deficit is 3.4 as per this Economic Survey and if you compare it with last year, the figures have been quietly changed. Sir, again I would bring to the attention of the Minister that 2005-2006 is again wrong. I repeat, the overall fiscal deficit declared in this book as 4.2% is wrong and I give you the reasons. Sir, they have taken in this calculation the expenditure figures of 782.1 billion current expenditure

جو کہ budgetted تھا اور اسی بجٹ کی کتابوں میں یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ manage نہیں ہو سکا، they have over-run from 782 ہم نے زائد خرچ کر کے 918.79 billion amount خرچ کی۔

So, if you sir certainly make this change in this line 2005-2006 in this Economic Survey, the percentage of overall fiscal deficit of 4.2% will have to be changed. The Mathematics will now allow this 4.2% to stay here but I am sure that what they will do like last year

پھر ہمیں اگلے سال انشاء اللہ جو قرضہ ملے گا اس میں یہ 782 billion کو change کر کے 918 billion کریں گے اور پھر 4.2 کو change کریں گے کسی اور last figure پر۔ جیسے انہوں نے پچھلے سال کا کیا already quietly تین سے ۲-۳ پہ چلے گئے۔

So, sir, this is the overall deficit as regards the Economic Survey is concerned, one thing remains a reality

کہ یہ حکومت کا جو goal تھا پچھلے سات سالوں سے

it is the continuity of Gen. Pervez Musharraf Government and if the Gen. Musharraf and Shaukat Aziz have different designs, sir, I fully endorse that this country has twin deficit problems, historic problem of this

country. Unless, we manage this problem, the country will never be able to grow and progress and the poor will remain poor and the rich may get some benefit.

جناب! deficit کا یہ حال ہے کہ جب سے ایک جمہوری حکومت یہاں سے remove کی گئی اس وقت سے 2006، کا fiscal deficit ہے let anybody challenge this figure is one trillion 436 billion. ایک ہزار چار سو چھتیس بلین کا اس ملک کو overall fiscal deficit کا تحفہ دیا گیا ہے ایک جمہوری حکومت کے removal کے بعد جون 2006، تک one trillion 436 billion. ۔ ایک کھرب چار سو چھتیس ارب اور پچھلے سال کا جو deficit 2005-06 کا ہے we know کہ 2004-2005 کا 217 billion تھا ابھی انہوں نے 2005-06 کا deficit دیا ہے وہ تین سو ستائیس ارب چالیس کروڑ کا سرکاری طور پر عدد دیا ہے۔

Again sir, one needs to see کہ یہ problem overall fiscal deficit itself ہے۔ One has to see how this is funded, how this is financed? You may be externalizing the fiscal deficit of the country which means there will be more problems for the future generation of this country. You will have to collect rupees convert dollars and then pay if you centralise the fiscal deficit. Sir, it is a hard reality. There is again a paradigm shift in the financing of the external fiscal deficit of the country in the last year

تین سو ستائیس ارب چالیس کروڑ کا جو overall fiscal deficit ہے اس کو انہوں نے external source سے ایک سو اٹھارہ ارب تیس کروڑ فنانس کیا اور نو bank borrowing سے بائیس ارب چالیس کروڑ finance کیا ہے۔ Bank borrowing سے چھیانوے ارب ستر کروڑ finance کیا ہے اور sir the worst part is کہ privatisation proceeds کو جس میں نوے ارب کو اس overall fiscal deficit میں اسی Table-IV پر 2 میں تفصیل موجود ہے۔

You will not find before the Military Government in this country that any

government whether it is A, B or C has ever ruled the privatization proceeds to finance the overall fiscal deficit of this country. Never, never before, it is a new practice and I condemn this practice, for heaven's sake, have a large heart. So, your reality that what you are doing, just to suppress the percentages you are trying to make people fool.

جناب overall fiscal deficit کو ' privatization proceed سے fund کیا گیا let me tell you کہ جناب والا! پچھلے سال 90 ارب روپیہ اسی table میں fact موجود ہے کہ اس کو privatization proceed میں use کیا۔ 216 ارب روپیہ اس حکومت کا، ابھی تک 141 ملین use ہو چکا ہے 2001 سے 2002ء، پہلا سال تھا جب یہ کام شروع ہوا and an irregular practice was followed اور 8 ارب 35 کروڑ پہلے سال use کیا، 2002-3ء میں 3 ارب 70 کروڑ کیا، 2003-4ء میں 11 ارب 20 کروڑ کیا، 2004-5ء میں 28 ارب 30 کروڑ کیا I wish کہ جو پچھلے سال اور اس سے پچھلے اس ہاؤس میں تقاریر ہوئیں اور ذرا بھی treasury benches ہمارا ساتھ دیتی تو شاید یہ جو menace بڑھ رہا ہے یہ نہ ہوتا، اس کا ہم نے نتیجہ دیکھا کہ پچھلے 4 سال میں جو 51 ارب تھا اس کو انہوں نے ایک سال میں almost double ' 90 ارب fiscal deficit کو privatization کو produce کر کے finance کیا۔ as a result the utilization of privatization proceeds in the last five years stand as 141 ارب اور اب 75 ارب ڈھائی کے ساتھ اور مانگ رہے ہیں کہ اگلے سال میں project کریں گے، اگلے سال privatization proceeds کا استعمال اپنے fiscal and deficit کو reduce کرنے کے لئے استعمال کریں گے۔

Sir, we are selling family silver, national assets which do not belong to any government, whether past, present or future, it is the property of the people of Pakistan. We are selling family silver and family assets and we are financing our *"Ayashiyan"*, we are financing these expenditures, we are financing the bullet proof *"Garyan"*, we are financing

for the increase of Prime Minister House's expenditure.

ہم کس طرف جا رہے ہیں' خدا کے لئے

let's break up. Sir, this practice must be stopped, this practice is very reasonable as they said and they should change this plan of using 75 billions next year to finance the overall fiscal deficit.

ان کی problem یہ ہے کہ کوئی جمہوری حکومت یہ کام نہیں کر سکتی تھی' آج اس ملک میں جو imported managers ان کے آقا باہر بیٹھے ہوئے ہیں' جن کے ساتھ eye to eyeبات ہوتی تھی' وہ world bank میں IMF میں ہیں' آج

they are exempting and closing the damn eyes close on these people, they were never wrong to a *jamoori* government to use the proceeds of the privatization money to finance the overall fiscal deficit. That's why no government could do before but now they claim

کہ جی فلاں ہمارا like a family member ہے' O.k good luck to that family member

of یہود و نصاریٰ this country does not need this sort of favour' تو خدا کے لئے

let the Finance Ministry in the government consider reviewing this practice and stopping this provision of 75 billion utilization in the Budget 2006-7

جو ماضی میں ہو گیا اس کو دفن کرتے ہیں لیکن آگے this practice must beclosed.

جناب! اسی طرح جو گورنمنٹ کا major focus ہے' پچھلے سارا سال تو تقریریں ہوتی رہیں' ہم بھی سنتے رہے' آپ بھی سنتے رہے' ساری دنیا میں پاکستان community بھی سنتی رہی۔ وہ یہ تھا کہ ہم نے begging bowl کو توڑ دیا ہے۔ پرسوں بھی نیشنل اسمبلی میں honourable State Minister of Finance has repeatedly said کہ ہم نے کشکول توڑ دیا' دفن کر دیا ہے'

it is a total lie and blatant lie. The fact is that they have expended the

begging bowl.

precentage of GDP. You said that you have broken the ہمیں یہ مت بتائیں کہ

begging bowl ۔ 14 اکتوبر 1999، کو جنرل مشرف کی statement تھی کہ ہم قرضے واپس

کریں گے why he has not exonerated to his own commitments. جناب! خدا کے

لئے سچ تو بولیں they have the courage کہ ایک طرف جھوٹ بولتے ہیں اور اس کو بھی اتنا

blatant بولتے ہیں کہ

people tend to believe that it is right, let me give you some figures. Sir, it is external data, public and publicly guaranteed debt as at the end of June, 1999 Mr. Chairman, it stood at

اٹھائیس ارب تیس کروڑ ڈالر،

as on 31st of March, 2006 of the latest figure available, it stood at 31.6 billion dollar, which means there is an increase of

of public and publicly guaranteed debt, on talking of تین ارب تیس کروڑ ڈالر

external debt. جس کے لئے ہم نے کہا کہ ہم نے قرضوں کا کشکول توڑ دینا ہے۔ 14

October, 1999 کی رات کو اور اس کے بعد پچھلے سال ساری دنیا میں تقریریں ہوئیں، جنرل

مشرف سے تقریریں کروائیں imported Managers نے کہ پانچ ارب ڈالر ہم نے واپس کر

دیے ہیں۔میں اس ہاؤس میں چیختا رہا کہ چھ ارب دو سوملین ڈالرز نئے لیے ہیں۔ اگر کہتے ہیں کہ

پانچ ارب ہم نے واپس کیے ہیں تو ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم نے چھ ارب دو سوملین نئے لیے ہیں

That was the reality of 30th June, 2005. لیکن ہم نے دیکھا وہ بات اسی طرح چلتی رہی

لیکن شکر ہے کہ now they have stopped saying کہ ہم نے پانچ ارب واپس کیے ہیں۔

Sir, this is the reality. Now outstanding external debts disbursed and undisposed. Again it is Economic Survey, page 89.

میں نے کہا تھا کہ figure ان کے دیئے ہوئے ہیں، میں figure کے بغیر quote نہیں کروں گا

تاکہ controversy نہ ہو۔ Sir this was, disbursed جو debt ہے اس Survey کے مطابق

on Appendix page 89, وہ تیس ارب بیس کروڑ ڈالر تھا' 31st March, 2006 کو it

increased یعنی 37 ارب 53 کروڑ ڈالر which means کہ there is increase of سات ارب

33 کروڑ ڈالر under this heading disburse. میں 25 ارب 423 ملین ڈالر تھا جو 31 ارب 613

ہو گیا ہے اس سروے کے مطابق اور جو undisbursed تھا in transit وہ چار ارب 762 ملین تھا

جو پانچ ارب 923 ملین یو ایس ڈالر ہو چکا ہے۔

Sir, they might say کہ جی آپ total external debt کی بات کریں۔ جناب!

خود کہہ رہے ہیں کہ جو total external debt ہے جس میں publicly guranteed debt,

آپ کے بانڈ، آپ کے آئی پی پی جو

private non-guarantee debts of the IMF etc. etc. at the end of fiscal year 1999, June 99 at 33.6 billion, even that figure of Rs.34.9 billion sir.

ایک ارب تین سو ملین یا ایک ارب تیس کروڑ ڈالر تھا external debt میں اس کی different

definition, different components میں اضافہ ہوا ہے۔ تو یہ کہنا کہ ہم نے قرضے واپس کر

دیئے ہیں، کشکول توڑ دیا ہے، کشکول دفن کر دیا ہے، جناب! یہ بات election speeches میں

اپنی constituencies میں جا کر کریں۔ Sir, don't befool your own colleagues in

the two Houses. Don't say کہ ہم نے کشکول توڑ دیا ہے، کشکول دفن کر دیا ہے۔ Don't

be dishonest in making your statement. یہ بات کرتے ہیں intellectual

dishonesty کی مختلف پروگراموں میں ' they are intellectually bad debted.

Dishonesty تو بعد کی بات ہے they do not understand what they are talking.

تو یہ ایک آپ کو میں نے بتایا ہے external debt کا جو حکومت کے اکنامک سروے

2005-2006 میں figure دیا ہوا ہے۔ Let me give you the details of domestic

debts, the position is worst there. قرضے، قرضے ہیں چاہے وہ روپوں میں ہوں یا

dollars میں ہوں، قرضے means قرضے۔

You only collect taxes. You are buying dollars and paying foreign debts. You will use those taxes from tax payers' money. Sir, this is horrible

picture of the domestic debts of the country. End of 1999

end of March, 2006, قرضے جو تھے ایک ٹریلین 452 ارب یا چودہ سو باون ارب روپے تھے جو

according to this survey is دو ٹریلین دو سو سڑسٹھ یا 2267 billion rupees ہیں -

There is a phenomenal increase of the domestic debt by 814 ارب روپے کے

ہم نے ساڑھے چھ' پونے سات سال میں اندرونی قرضے add کیے ہیں - Sir, it is very

serious. 814 ارب mean 13 billion dollars. Let somebody say that the figure

is wrong. I am telling from their own economic survey. یہ 1999 کا figure میں

نے نہیں چھاپا انہوں نے چھاپا ہے۔

It was 1452 . 9 billion. Today it stands at two trillion two hundred and sixty seven billion. There is an increase of 814 billion which is in six and a half year, 56% increase in the internal debt sir

کا اضافہ ہوا ہے ہمارے اندرونی قرضوں میں ان پونے سات سالوں میں- This is a reality, Mr.

Chairman کہ ہمارے قرضوں کی position یہ ہے and sir, obviously بیروزگاری کی

بات ہوتی ہے' ہر گھر میں ہوتی ہے' ہر بازار میں ہوتی ہے- There are always tall claims,

but every government claims کہ ہم اتنی jobs create کر رہے ہیں ' وہ کر رہے ہیں ' یہ

کر رہے ہیں - At the end of the day you have seen کہ what was your

unemployed figure, any Government, any country in the whole, what was

دوسرے ملکوں میں ہر مہینے اس کا نگر دیتے ہیں اور مارکیٹس crash ہوتی ہیں اور یہ boom کرتی

ہیں اس figure کے اوپر people wait in the financial market and in the currency

market of the world کہ US authority or UK or other country کا کیا unemployed

figure آ رہا ہے - یہ تو جتنے claims کیے گئے تھے in the last budget I wish

employment opportunity l اگر materialize ہو جاتی تو آج میں آپ کو جو figure بتانے

لگا ہوں وہ figure نہ ہوتے- Let them again prove کہ یہ میری figure نہیں ہے -ان کی

figure ہے - اس ملک میں جون 1999ء میں 23, 70,000 unemployed تھے as on June

1999 - this figure is increased in 2006 to 36,60000. جو 2370000 بیروز گار تھے
official figures have increased 36,60000, which means کہ بارہ لاکھ نوے ہزار کا
سات سال میں مزید بیروز گاروں کا net تحفہ ملا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے دو لاکھ jobs create کیے
ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بیروز گار جو ہیں وہ دو لاکھ plus figures increase ہوئے ہیں۔
Net stock کی بات ہو رہی ہے کہ بیروز گار ایک date میں کتنے تھے اور ان کے اپنے figures
کے حساب سے 2006 کے fiscal year میں کیا figures ہیں۔ وہ سب 23,70,000
unemployed کا figure جو ہے

that has been increased to 36.6 lac which means 1,290,000, 54.4% increase in the unemployed force of this country.

جناب! privatization کے بارے میں میں ایک اور چھوٹی سی بات عرض کروں گا۔
جناب! آپ اس ہاؤس کی کارروائی اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس ہاؤس میں کئی دفعہ حبیب بنک کی بات
ہوئی ہے' میں نے یہاں عرض کیا کہ 382 ملین' خدا کے لیے یہ 600 ملین ہے' اور اداروں کی بات
ہوئی۔

Why on PTCL the Government shy not to share the factual position with the Parliament.

یہ تک انہوں نے نہیں بتایا کہ جو اتصلات کی proceeds ہیں' جو bid money تھی وہ انہوں
نے کس طرح dispose کی under the bid documents to get the lumpsum, they
have not got lumpsum, let کی them deny کہ lump sum پیسے آ گئے ہیں۔ اگر lump
sum پیسے آئے ہوتے تو ان کے reseve میں میرے حساب سے پونے دو ارب زیادہ ہوتے۔
ان کو lump sum پیسے نہیں ملے and market میں اور آپ اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ اس کی
scheduling کر دی گئی' اس کی installments کر دی ہیں .good enough اگر ان
کو سہولت دی اور ان کے لئے unavoidable تھا اور bidder بھاگ رہا تھا تو ان دو Houses کو
confidence میں لینے اور share کرنے میں کیا problem آئی؟ We will only facilitate
them چاہے وہ پاکستان سٹیل مل ہو' چاہے وہ حبیب بنک ہو' چاہے وہ PTCL ہو۔

Sir , somehow Government is unnecessarily shy to discuss such issue in these Houses , take the proposal and advice , may be something useful would come out of it

یہ کوئی پاکستان سے خاص پیار کرنے والے نہیں، سارے پیار کرنے والے ہیں

Whosoever nobody needs certificate of loyalty from the country . Every body is loyal in his own way. I would not explain what I have done.

Back ground میں جو bid بھاگ رہی تھی، اس کو on track رکھنے میں that is why I am
supporting کہ اگر یہ اس کے لئے installments کی ہیں تو why the people or
newspaper to speculate and guess work. کونسا ایسا یہ کوئی ایٹم بم کا secret ہے
جو باہر نکلنے سے proliferate ہو جائے گا۔ Take people into confidence, take your
colleagues into confidence tell them تو یہ میری گزارش ہے کہ ان ایوانوں خاص کر
سینیٹ میں اور obviously نیشنل اسمبلی میں ان معاملات پر بات کی جائے۔

The Government must share and government , I once again reiterate , it would have been far better they would have got not less money what they are getting now if these institutions being there have already maturity in the stock market of Pakistan . The index has gone very good very high there is a capacity of absorption , the foreign investment now flows in the stock market , so why you could not disinvest these two three big institutions through public disinvestment , through stock market of Pakistan . The general public of Pakistan would have retained the ownership it would have remained within Pakistan . The issues of sensitivity would not have risen by anybody in newspaper

کہ وہ PTCL یا فلاں چیز اگر دوسرے ملکوں میں چلی گئی تو کیا ہوگا؟ کہ جناب! جنرل پبلک کے
پاس ownership آتی۔ ان پیسوں کی ضرورت ہے، پیسے ملتے اور جنرل پبلک اس کا کنٹرول

چلاتی۔

That would have been the best. I still believe and still urge that the government must look into this area of whatever assets they would like to privatise in future, they should resort to the stock markets of Pakistan process. It will be much safer and much better.

Again sir, one of the last points. آپ کو یاد ہوگا میں نے Opposition کی طرف سے ایک point raise کیا تھا Supplementary Grants کی کتب کے حوالے سے۔

Sir, is this the transparency? It is our right to get this book. I have checked with the colleagues in the National Assembly, neither the MNAs nor the Senators have been provided the Supplementary Grants Book.

آپ کیا چھپا رہے ہیں دس دن یا ۸ دن کے لئے؟ پھر اسی لابی میں وہ کتابیں جلنے اور پھینکنے کے لئے پڑی ہوں گی جو کہ ۶ مہینے پڑی رہیں After the Budget proposals sent from this House. تو جناب

The Minister gave a nod that day and I was expecting that he would be honourable enough to lay this Supplementary Grants Book here, on the Floor of the House because this is the first day of the Upper House.

آج National Assembly سیشن میں نہیں ہے۔ جناب! چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟

OK, one has to work on this to find out, what they are trying to hide? Let me tell you what they are trying to hide? Sir, it only requires time. You may have to spend many hours.

یہ جو آپ کی grants book ہے

Demands for grants and appropriations 2006-07 , this book and the pink book, you just sit down and you just can calculate which they are trying to hide. Cabinet Division, there is overrun of expenditure and *Insha Allha*

they will be coming for approval of the National Assembly.

کیونکہ ہم تو approval نہیں دیتے۔ جناب چیئرمین! پچھلے سال صرف Cabinet Division کا 895.3 million روپے کا یعنی 93.4% overrun ہے۔ یہ انشاء اللہ آئے گا۔

And in few days everybody will see the supplementary grants. As I have said, calculated from these books. It is not easy, it is not easy to calculate, you can, I have but it takes hours. Sir, the Parliament approved last year Budget for 2005-06, 958.06 million, the actual figures but they revised the estimate, for which they will come back for the approval

کہ overrun کے supplementary expenditures کے لئے

will be now 1853.3 million, it would mean that there is an excess of expenditure. This is the discipline! There is an excess of expenditure of 895.3 million or 93.4%

Pime Minister Secretariat کے لئے the Parliament approved ۲۳ کروڑ چالیس لاکھ روپے اور اصل خرچ ۵۵ کروڑ ۵۲ لاکھ ہوا ہے۔ اس غریب ملک میں Prime Minister House کا خرچ

overrun and he claims to be a Banker, who should be ashamed of this overrun? If anybody honourable, he whould have resigned of not being disciplined within his own Secretariat. Sir,

وزیر اعظم کے اپنے سیکرٹریٹ کا خرچ ۲۳ کروڑ چالیس لاکھ سے ۵۵ کروڑ ۵۲ لاکھ پر چلا جاتا ہے یعنی ۳۲ کروڑ کا زیادہ خرچ کیا گیا ہے اس amount سے جس کی پارلیمنٹ نے اجازت دی تھی۔ یہ اضافہ ۱۳۷ فیصد ہے۔ one of the highest expenditure اس طرح جناب جو Defence Division ہے اس کا خرچ ہم نے ایک ارب ۴۳ کروڑ اور ۵۸ لاکھ منظور کیا تھا۔

The actual figures which reveal these books, pink books and others, it is according to my calculation 1618.98 million sir.

اس میں ۱۸ کروڑ ۳۲ لاکھ کا زائد خرچ ہے۔ Defence کا میں عرض کر چکا ہوں کہ ۲۲۳ ارب اور ۲۰ کروڑ کی بجائے ۲۴۰ ارب اور ۷۰ کروڑ خرچ ہوئے ہیں۔میرے حساب سے ہم نے ساڑھے سترہ ارب روپے زائد خرچ کئے ہیں۔ Ministry of Food and Agriculture پر ہم نے ۱۴ کروڑ ۶۳ لاکھ کی بجائے ۳۳ کروڑ ۲۲ لاکھ خرچ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ۱۲۷ فیصد اضافہ کیا ہے۔ Ministry of Interior نے ایک ارب ۷۰ کروڑ روپے سے تجاوز کرکے ایک ارب ۸۷ کروڑ خرچ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ۱۶ کروڑ ۹۲ لاکھ روپے زائد خرچ کئے ہیں۔ شکر ہے کہ یہ ایک ارب نہیں ہے۔ Last year ایک ارب سے بھی ان کا overrun زیادہ تھا کیونکہ VVIPs security کے لئے خرچ کیا گیا تھا۔ پاکستان رینجرز پر انہوں نے ۳ ارب ۷۸ کروڑ اور ۹۳ لاکھ کی بجائے ۴ ارب ۶۴ کروڑ ۸۴ لاکھ خرچ کئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ۸۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پاکستان رینجرز پر زیادہ خرچ کئے ہیں۔ Defence Division کا جو development expenditure ہے اس میں ہم نے ۶۰ کروڑ ۹۵ لاکھ کی بجائے ایک ارب ۶۴ کروڑ خرچ کیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ایک ارب ۴ کروڑ زائد خرچ کئے ہیں۔ یعنی یہ ۱۶۹ فیصد کا اضافہ ہے۔

جناب چیئرمین! یہ جو supplementary grant ہوتی ہے۔

and the people obviously dont' have, they are all busy, they don't have time to sit with all the pulanda like me, last night I read it and just trying to calculate these. Sir, this is not fair, why Finance Ministry, this is public servant, the institution is a public servant, every person there and it is already printed, why they are keeping it in the best closet of the Q-block, this is transparency what difference would it have made, I still don't know

کہ جو خرچے ہیں' یہ کس پر ہوئے ہیں۔

They are under these rules required to give a justification why they have spent more and that justification has the flaw, obviously I don't know. I can only calculate the figures 1 plus 1 are 2 or 2 plus minus 11

لیکن obviously میں نے رات کو استخارہ کرکے کوشش کی کہ کوئی figure ڈھونڈوں' مجھے پتا

نہیں چلا کہ کس پر خرچ ہوئے ہیں

lastly, it was very transparent because I could manage to get a book from somewhere. So, you know, it was on cardiac machine, it was on VVIP security

اس پر کتنا خرچہ ہوا تھا۔ پانچ، سات دن کی بات ہے، اگر یہ ہم سے اتنے خائف ہیں یا گھبراتے ہیں تو جناب! اس House کی کیا relationship ہے اس House کا کیا فائدہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ بہت زیادتی ہے، Minister صاحب کو چاہیے کہ وہ آج afternoon میں، کچھ sensitive figures دے دیئے ہیں۔ اب چھپانے کی ضرورت نہیں ہے، اس میں صرف وجہ معلوم ہوگی کہ کیوں خرچ کئے ہیں تو under rules Federal Business Rules they have to give reason کہ یہ کس پر خرچ ہوا ہے، یہ کیوں خرچ ہوا ہے، ہم کیوں پیسے مانگ رہے ہیں، why this is in lack of financial displine by these ministries?

جناب! اسی طرح ان کی اپنی definitions ہیں، poverty line کی internationals، اپنی ہیں، آپ اور مجھے وہ 1 dollar below ہے، بہت ہی غربت ہے، 1 سے 2 ہے، وہ ہماری massive population ہے۔ جنہوں نے ابھی calory related کر دی ہے because we are very advance, we are Scandanavian countries سے بھی advance ہو گئے، we now believe in calory related ویسے اس کی calculation all the things. Sir, this is bench mark whom you are trying to befool, this is bench mark of below poverty line is 1 dollar a day which would mean

1800 روپے there is poverty line 2 dollars below, 2 dollars a day which mean 3600 روپے we know how much population in this country is on 3600 روپے۔ it is massive population which around 4000 روپے، the minimum wage has been shown 4000. Sir, ہم خدا کے لئے let us be more transparent and let us talk the realities in these Houses. اسی طرح you in the per capita income,

as calculated your کتابوں اسی sir, let me just briefly tell you, there is a---

they have picked up 99-2000. Little نال ' ہے base تو per capita income

اس کو آپ net sector income from abroad آپ اگر technical GDP means

کر دیں' devide پر population کو آپ GMP sectors, GMP کر دیں یہ تو plus minus

you reach per capita income. I am sure why they have picked up 99-2000, Pakistan has sanctions, Pakistan has all the problems.

ظاہر ہے کہ ایک جمہوری حکومت مسلم لیگ (ن) نے میاں نواز شریف نے detonation کی تو دنیا نے ہمیں bouquet اور flowers نہیں بھیجنے تھے

they would have done what did it and it has been God's kind on us that we came out from all those problems by June 1999 that the direction was different. So, sir,

انہوں نے

99-2000 is a very special year in the history of Pakistan where this net factor income from abroad massively was minus, sir, massively was minus 47 billion because of out going size of capital. They have chosen this figure to have bad days so that they can show the better performance.

Sir, یہ جو base ہے'

I would again request, the honourable Finance Minister and the Government they should give us two comparisons, if they can, I don't know whether they have enough time to calculate or

نہیں Director General میں Federal Bureau of Statitics ان کے پاس کئی مہینوں سے ہے' یہ کیا transparency پر believe کرتے ہیں۔ There are مداری

in the Q-block, would go and brow beat them to what they have done in this Economic Survey.

30 روپے کی چینی اور 29 روپے کی دالیں اس میں show ہوئی ہیں۔وہ ہے

no sensible person would take, the man would have been feeling guilty conscious that taking these figures in the Economic Survey. I am sure, he would have been spending 80 rupees per kilo of dal and 45 rupees of the sugar.

میرا خیال ہے اس وقت 17 grade کا ان کا head ہے' وہاں پر بیٹھا ہوا ہے' they have not replaced the Director General that is respect for ادارے جو ہیں۔

Sir, because I have taken reasonable time but I would just leave at least two minutes less than would Omar Ayub consume with the National Assembly. Sir, I can speech an hour more

اس کی وجہ یہ ہے کہ sir, honestly believe کہ social indicators جتنے ہیں' جہاں ہماری 70% population کے لئے focus ہونا چاہیے

that is lacking in this Budget and the GDP growth indicators do not match the social indicators of our country. Any government, pro government television channels, you go and see what is happening in the last four years, the general public what is saying?

کیا آپ لوگوں نے دکھایا کہ دکان پر جائیں اور پوچھیں کہ دال کیسے ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ اسی روپے، تو وہ کہتا ہے کہ حکومت تیس کہتی ہے' اس نے کہا جاؤ! پھر حکومت سے خرید لو۔

Sir, I hope that they will change the focus and as I said that more relief should be directed if you are not going to add a lot of money, you can cut such a non development expenditure like Prime Minister's secretariat. It is very easy sir, that is doubled and let us start for the need of the poor people of this country who actually deserve it. Sir, on a lighter note I will wind up in one minute.

ویسے تو میں نے کافی بور کیا ہے، میرا خیال ہے تھوڑی سی lighter بات بھی ہو جائے۔ جناب! ایک گڈریا جا رہا تھا اور اس نے ایک دوسرے بندے کو جو میری طرح خوب ٹائی وغیرہ پہن کر جا رہا تھا، کہا کہ ٹھہرو، اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ میری بکریاں کتنی ہیں تو میں تم کو ایک بکری مفت دوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ایک بار میں جواب دے دوں تو ٹھیک ہے یا مجھے کتنی دفعہ موقع دو گے؛ تو اس نے کہا کہ دو دفعہ اور چلو، بتاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ آپ کی بکریاں 118 ہیں تو اس گڈریے نے کہا کہ پاگل ہو گئے ہو، یہ اتنا بڑا ریوڑ ہے، یہ 118 کا ہے؟ اب دوسرا چانس ہے، پھر میں نے بکری نہیں دینی۔ تو دوسرے نے کہا کہ 958 ہیں۔ گڈریے نے کہا بالکل ٹھیک ہے، ایک بکری اٹھا لو۔ اس نے ایک بکری اٹھا لی، اس کا انعام مل گیا۔ گڈریے نے کہا کہ اب مجھے بھی کچھ chance دو۔ بیچارا بڑا پریشان ہوا کہ میری ایک بکری گئی کیونکہ اس نے دوسری attempt میں ہی بوجھ لیا ہے کہ 958 ہیں۔ دوسرے نے کہا میں تم کو بکری واپس انعام میں دوں گا اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ میں کون ہوں۔ تو گڈریے نے کہا کہ تم کتنے chance دو گے؛ اس نے کہا تمہیں بھی دو chance دوں گا۔ گڈریے نے کہا کہ تم private banker ہو یا پھر economist ہو۔ تو اس بندے نے جو میری، عمر ایوب خاص طور پر شوکت عزیز یا سلمان شاہ کی طرح سوٹ، بوٹ میں تھا، کہا بالکل صحیح جواب ہے اور بکری نیچے رکھ دی اور کہا کہ خدا کے لیے مجھے بتاؤ کہ تم ان پڑھ ہو، تمہیں کچھ پتا نہیں ہے، تم بکریوں کا ریوڑ چراتے ہو، تمہیں یہ کیسے پتا چل گیا کہ میں private banker یا economist ہوں؛ گڈریے نے کہا کیونکہ تم نے بکری کی جگہ میرا کتا اٹھایا ہوا تھا۔ He lifted instead of *'bakari, kutta'*. Sir, this imported team has that quality. Thank you very much.

(Desk thumping)

جناب عمر ایوب خان (وزیر مملکت برائے خزانہ): یہ روایت کے خلاف ہے، میں معذرت چاہتا ہوں لیکن honourable senator sahib نے ایک دو چیزیں اٹھائی تھیں I thought, I will....

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے جو specific issue ہے' اس کے بارے میں سن لیں کیونکہ آپ نے جو بات کی تھی' میں نے ان کو۔۔۔

(مداخلت)

جناب عمر ایوب خان، سپلیمنٹری کے بارے میں نہیں سننا چاہتے' نہ سنیں' کمال ہے جناب۔

جناب چیئرمین، آپ نے raise کیا تھا' I have passed it on to him اس کا جواب ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, if he permits me, I can also inform.

Mr. Chairman: Go ahead.

جناب عمر ایوب خان، جناب سپلیمنٹری کا یہ ہے

if you give me one hour's time, I will tell you what is exactly and at what time it will be laid on the floor of the House, no problem whatsoever. We are a very transparent government, whatever commitment I make on the floor of the House, I will take.

جناب! دوسری چیز

he has made a comment about the overall fiscal deficit. The figures which Ishaq Dar Sahib is commenting about, they are wrong. The factual position, I will give piece by piece, item by item rebuttal *'Insha-Allah'* in my winding up speech, it will be taken care of. The overall fiscal deficit is 4.2%

ان کی calculations کی mechanism ذرا غلط ہے' ماشاء اللہ'

he is very good at figures, he has always been good at figures, I don't doubt about that and item by item rebuttal

میں اپنی winding up speech میں دوں گا۔ Thank you sir.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, this is grossly unfair. Sir, look at 4.4 Table

میں ان کو دیتا ہوں، ذرا منسٹر صاحب کو پیش کریں۔ Look at the figures آپ نے اس میں 782 billion ڈال کر 4.2% نکالا ہے... and you are asking supplementary grant...

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، یا تو یہ facts کے ساتھ بات کریں۔ I am ready پچھلے سال کا... let the House know, let the Finance Committee...

Mr. Chairman: I think Finance Committee is the best forum.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، نہیں، جناب! نہیں، نہیں

I will not stop there now. Let the Finance Committee be mandated to consult each other with last year's survey and this year's survey and report in this House that what is the export now.

جناب! یہ بات تو نہیں ہے کہ گیلری کے سامنے آپ کہہ رہے ہیں کہ wrong ہے۔

I stand by with my figures, I will prove that my point is right. You have proved that you are wrong.

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، تشریف رکھیے - No cross talk. Order in the House

ڈار صاحب آپ بھی تشریف رکھئیے۔ احمد علی صاحب۔ عمر صاحب آپ بھی please be seated. تشریف رکھئیے۔ جی۔

سینیٹر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے - ڈار صاحب نے ایک بات کی ہے - ڈار صاحب محترم ہیں انہوں نے facts and figures پر جو بھی اپنے معاملات رکھے ہیں اور اس وقت وزیر صاحب کی موجودگی اسی لئے ہے کہ انہوں نے

rebuttal دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں اس کے بعد باقاعدہ facts and figures کے ساتھ بات کروں اور جواب دوں گا اس میں کیا اعتراض ہے۔

Mr. Chairman: He is undertaking on the floor of the House to ascertain and ensure the figures correct that is enough for them.

سینیٹر کامل علی آغا، انہوں نے کہا ہے جی میں بعد میں دوں گا۔یہ تو کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے you have a point Ahmed Ali Sahib.

سینیٹر احمد علی، جی ہاں جناب! یہ بڑا آسان ہے۔ اس پر اتنا زیادہ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دو اور دو چار ہی بناتے ہیں پانچ تو ہو نہیں سکتے۔ it is very simple, calculations ہوں گی سامنے clear ہو جائے گا کہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین ، جب Finance Committee دیکھ رہی ہوگی تو اس کو پھر House کو بتایا جائے۔ Relax. No cross talk please سواتی صاحب آپ نے بولنا ہے۔

محمد اعظم سواتی۔

we will strictly edhere to the time frame of 15 minutes. 20 minutes for the Parliamentary leaders the mic will be switched off exactly when the time finishes. So that more and more of our colleagues can speek.

جی۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! somebody else has given me the time I think you should grant that a couple of minutes.

Mr. Chairman: There will be individual times. Let him, two members from ARD

اس کے بعد میمن صاحب کے پاس آتے ہیں تا کہ

he is in a position to also respond some of the items. From the Government side he is the first speaker from the Treasury side.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! We all have heard very articulate points with statistics and figures, the speech of honourable Ishaq Dar. Generally Article 73 of the Constitution which says or uses the word Annual Budget Statement. It is to simplify or define not only the expenditure and the income but also it is the index of the Government priorities, achievements, directions, goals and objectives. Since 1999 this present Government has fixed, earmarks four main economic objectives.

First and the foremost is to reduce the poverty level from 34% to 15% by 2015. Now we have seen and now the claim that Government is making claims that it has reduced poverty from 34% to 24%. I think they have fudged the figures and I don't agree with it. The second priority the Government has fixed is to achieve a sustainable growth from 6% and 8% and I comment whole heartedly that yes for the last two years Government has been able to achieve that growth but the big question again comes to my mind whether or not we are going to be able to sustain that growth because the indicators are telling me, two important things Mr. Chairman! we all have to remember one biggest sector that we saw last year that was the agriculture being dropped down from 6.7 % growth to 2.5 %. And the other is manufacturing, last year it was 12 and now it is 8.6%. These are the two main components telling me that we will not be

able to sustain that growth unless we change our direction.

The third is good governance. As late as last week, the President came out acknowledged, confessed and said that corruption and nepotism is hampering the economic growth as well as the good governance. So, I don't have to say further in this regard.

The fourth is structural or economical reforms. I really admire that we have taken our economy to a different direction by introducing these economical or economic and structural reforms. Basically this we have done to boost our economy and the gist of my speech is going to be that we have failed to create that particular balance between the economic structural reforms and its trickled down effects on the common man, this will be the gist of my speech.

No doubt that allocation of 20 billion Dollars and then another 34.42 billion Dollars and on the top of that we have Zakat, Baitulmal, micro credit programme, investing more money in education, investing more money in health are the good signs and these are the things that basically are done to reduce poverty but Mr. Chairman! question still remains and I am asking myself why with investing that kind of huge money from our public exchequer, we have not been able to reduce poverty? And the answer is clear-inefficiency, mismanagement, corruption and nepotism, as President says, these are the things that have not been able to make us to shed or reduce the poverty.

Mr. Chairman! our young Finance Minister on page 7, 8 and 9 was so eloquent in saying that old dark economic clouds of poverty,

corruption, illiteracy, unemployment, those clouds are dissipated and now we are emerging into a new era, the era of prosperity and happiness. It may be true for him, for myself and for many of our colleagues sitting in this House, but it is not true with the 90 % people of my nation who are basically crunched under the unbearable weight of price hike, unemployment, illiteracy, and lawlessness and I don't see any hope, any ray of hope that it is going to be abated. Not only that Mr. Chairman! but we have also deviated from our Constitution, Article 37 and 38 clearly tell us and give us the guarantee, guarantee of social justice, guarantee of economic well being but we have only given that guarantee to elite, to the entrepreneur and to the upper class and not to the people, common people, 90% people of this country.

Mr. Chairman! I still remember and tears come to my eyes and my heart, when I remember those words when late Z. A. Bhutto was signing our Constitution of 1973 alongwith the other politicians, political leaders of my country, he said, let me quote, "It is a bed rock that no seasonal flood is going to sweep it away". Unfortunately, I have seen, we all have seen that because of the political expedience, corruption, violation of the Constitution and Rule of Law, we have eroded that bed rock.

Mr. Chairman! claiming economic revival and economic growth last year of 8.6% and now 6.6% this year. We should have better health, good education, good employment, reasonable defence. Unfortunately, that is the other way round. We have heard many times from the other side of this divide that honourable Ranjha telling us many times; less

kitchen prices. It is also a wrong assertion on the part of the financial advisor of the present Government that somehow Provincial Governments are responsible for this price hike and price control.

Mr. Chairman! it is the Federal fiscal and monetary policy that is responsible for this price hike and price is not controlled by the provincial price committees or district price committees. What does price hikes mean? One employee of CDA, Suleman, who is making about Rs. 8000/- per month, much higher than average person, he came to me and he said I want to educate two of my teen agers children with 8000 honest living, I cannot afford food, house rent and at the same time to educate my children. I ask him how do you manage? He said, I worked over time, no vacation, no holidays and listen to this, Mr. Chairman, I want to share with everybody in this hall, he said, "I have 13 years old child, who after the school takes fresh coconut pieces and sell those coconut pieces at a four way stop in this heat just to afford a family." I am asking the Finance Minister, what this budget and price hike mean to Suleman and his 13 years old child Ashraf, go and ask him. Mr. Chairman! we all have to pause and ponder as to which way are we heading? Which way are we taking our economy? and what way are we taking our 90% people of this nation? If we cannot educate Ashraf son of Suleman and hundreds and thousands of others like him, then I salute all the good samaritans all those philanthropists and gentle lady like your mother, all the *Ulema* and *Alimas* who are educating children like Ashraf son of Suleman in many thousands of all over non-profitable schools and *Madrassahs* all over the

country. My salute and my admiration goes to them. If this Government cannot accomplish, these people are going to accomplish and bring our future, the future of this nation to bright. The triumph of my spirit and your spirit, Mr. Chairman! and the fruit of our economic struggle, this budgetary struggle, monetary as well as fiscal which only come when we allocate our resources in equitable way to all the tier of our society and remember I have used word equitable what I mean is: More for the poor, more for these poeple who are wearing those white jersies, more for the poor less for the rich.

Mr. Chairman! Article 160 and 161 clearly mandate, show us the mechanism as to how we are going to allocate our resources between the Federal Governament and the Provincial Governments. Unfortunately, instead of following that Article or those Articles, we have opted to follow the formula of Ranjeet Singh who in his time when the people would come with demands and applications Ranjeet Singh would pile on a table and then with his sword he would slash that pile and would say this is *Manzoor* and that is not *Manzoor* this is what we are doing today.

Mr. Chairman: You have two minutes left please.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, just like I said, you know, borther has told me that I can have a five minutes.

Mr. Chairman: I do not know if you have prayed in the standing here. It has to be decided by the leaders. This was agreed by the parliamentary leaders.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: I would really appreciate, sir, because my brother Agha has already told me......

Mr. Chairman: But as brief as possible.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: I would appreciate. I think basically to the point.

Mr. Chairman: No doubt about that but others will also need an opportunity.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! NFC Awards we have heard Prof. Khurshid saying many many times that we are basically getting charity not according to Article 160 and 161 of the Constitution. I am asking everybody that with increase of this allocation under NFC Award my province, Province of *Pakhtoonkhwa* is going to get 469 rupees per person only. 469 rupees only. How can I bring a change in the health, education? How can I make a development in my province? Because the Constitution of Pakistan is telling me, Mr. Chairman, it is telling me that I will be autonomous, let me have my own flag in *Pakhtoonkhwa* under a big flag of Pakistan. Let me have my own resources. So, I can bring those resources and change the fate of my own country of the backward province of *Pakhtoonkhwah*. Sales tax is subject of the province has been taken away by the Federal Government, 1/6th of this will be given to province to send it to the districts and to the cantonment boards. I have been deprived. Why 350 billion dollars that WAPDA owed to my province and have been guaranteed by the

Federal Government, is not given to me yet? Why the Federal Government is not accepting my loan payments? Because they are charging me a usuary, much more interest that I get from the market. Then after paying this usuary as interest, salary to my employees, how would you expect me to bring a change in my own Province?

Sir, for women and their growth, I am smiling. 4.35 billion is going to be allocated, 57 rupees per woman. How can we bring growth? Housing 10 million people, 10 million shelterless people and this figure is going to be added with another 500 thousand every year. Only 9% of Government servants have some kind of residential facility, how can we make progress and can help people of 90% people? It is just about time to think what this country has done for 90% of the people who are in the lower tiers? Sir, Health Situation is alraming.

Mr. Chairman: You must finish it within two minutes, please.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! education, it is my passion. I met with a student named Irfan who has told me that he can change that library and can convert it to a small chip, size of a finger nails but Irfan does not have the resources. He has the vision, he has the dream but he cannot realize his dream because this Budget has not given him resources. What we have given to our children, our young generation? Mr. Chairman! look at the picture on the top of your head, I call him founding Father of this Nation. He gave me freedom. He gave me liberty. He showed me the way how to make progress? He

gave me golden principles of Unity, Faith and Discipline. He told me my salvation is in the United Pakistan. How can I answer to Ashraf the coconut boy and Irfan the library boy and thousands of other children they sing a song in our National Anthym:

پاک سر زمین شاد باد　　　کشورِ حسین شاد باد

But they are seeing under their nose Mr. Chairman! my children, many of our children are riding in BMW, Lexus, Mercedes but others are picking plastic card board boxes, selling them. So that they can feed themselves and feed their elderly sick parents.

Mr. Chairman! allow me to say in the end that we all have failed to serve the great country of Qauid-i-Azam. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Nisar Memon.

سینیٹر نثار احمد میمن، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! آج ہم دو دن سے اخباروں میں پڑھ رہے ہیں' ریڈیو اور ٹیلیویژن پر سن رہے ہیں کہ یہ بجٹ ایک relief budget ہے' یہ ایک ترقیاتی بجٹ ہے' یہ بجٹ عوامی بجٹ ہے' یہ بجٹ متوازن بجٹ ہے' یہ بجٹ انقلابی بجٹ ہے' یہ بجٹ انتخابی سال کا بجٹ ہے۔ میرے خیال میں بہت ساری چیزیں کہی گئی ہیں' جن لوگوں نے یہ سب کچھ کہا ہے ان کے پاس ذہن ہے' وہ دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان میں کیا ترقی ہو رہی ہے اور کس جانب جا رہے ہیں۔ میں آج یہ نہیں کہوں گا کہ یہ بجٹ فلاں ہے یا یہ بجٹ فلاں ہے' میں چاہتا ہوں کہ آج کے دن ہم صرف یہ دیکھیں کہ کیا پاکستان جو کہ آج کا پاکستان ہے وہاں پر اس وقت پاکستان کی معیشت مضبوط ہوئی ہے یا نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں چاہے وہ FBS کے figure ہوں' چاہے State Bank کے figure ہوں' Ministry of Finance یا World Bank کے figure ہوں مجھے اس سے سروکار نہیں ہے اس لئے کہ عوام کو figure سے سروکار نہیں ہے' ان کو یہ دیکھنا ہے کہ واقعی ان کو پاکستان میں ترقی نظر آ رہی

ہے۔ ترقی کہاں نظر آتی ہے، ترقی نظر آتی ہے! جب نئے شہر بنتے ہیں، جب نئی شاہراہیں بنتی ہیں، ترقی جب ہوتی ہے جب عوام دیکھتے ہیں کہ ان کی جو بھی پیدا شدہ اشیاء ہیں چاہے زراعت سے ہوں، چاہے trading ہو، اس میں الحمد للہ ان کو پیسہ میسر ہو رہا ہے تو یہ ساری چیزیں ان کو نظر آئیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ پاکستان کی ترقی سمجھتے ہیں۔

یہاں ہم سب پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھ سے کہیں قابل اور فاضل لوگ اُس جانب اور اِس جانب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک figure ہے جو ہمیشہ ساری دنیا دیکھتی ہے کہ G.D.P growth کیا ہوئی ہے، اس کے numbers کیا ہیں کہ اس بجٹ کا پورا حصہ کتنا بڑا ہے، اگر 1.306 trillion budget کا آپ کہتے ہیں تو کیا یہ پچھلے دس سالوں سے، میں چھ سال بھی نہیں کہتا کیونکہ چھ سال کہوں گا تو آپ سمجھیں گے میں حکومت کی بات کر رہا ہوں۔ آج میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور میں اپنے آپ سے بھی کہہ چکا ہوں کہ آج میں جو تقریر کروں گا تو اس بجٹ کو ایک پاکستانی کی حیثیت سے دیکھوں گا، Treasury Benches کی طرف سے نہیں دیکھوں گا، مسلم لیگ کی طرف سے نہیں دیکھوں گا۔ آئیے آج یہ تاریخی دن ہے کہ آپ اس divide کو ختم کر دیجئے۔ یہ بجٹ ہم سب کا ہے۔ اگر مجھے چیئرمین صاحب اس چیز کی اجازت دیتے تو میں بیچ میں کھڑے ہو کر بولتا تاکہ کسی کو یہ احساس نہ ہوتا۔ تو سمجھ لیجئے یہ دیوار نہیں ہے، یہ corridors نہیں ہیں۔ اس کو اس طرح سے دیکھیئے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں تو مجھے clearly یہ نظر آتا ہے۔ یاد رکھیئے میں حکومت میں نہیں ہوں، وزیر وہاں بیٹھے ہیں، میں اس وقت آپ کی طرح صرف سینیٹ کا ممبر ہوں، میں دیکھتا کہ جب اتنی growth ہوئی ہے، پیسہ آیا ہے تو دیکھیئے کہ یہ پیسہ کہاں سے بنا ہے۔ ہمارے پاس کچھ billions ہوا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ 93ء میں جب معین قریشی صاحب نے حکومت سنبھالی تھی تو اس وقت کچھ لوگ کہتے تھے کہ ہمارے پاس پانچ دن کے import کا ذخیرہ موجود ہے۔ بعد میں پتا چلا کہ وہ صرف 75 million dollar تھے اور آج دیکھیں کیا ہے 14 billion dollar ۔ میرا خیال ہے اگر ہم پاکستانی، یہ numbers دیکھیں اور یہ کہیں کہ پاکستان میں کچھ نہیں ہے تو پھر ہم سیاست کی بات کر رہے ہیں۔ آج سیاست کا دن نہیں ہے۔ آج جائزہ لینے کا دن ہے اور جائزہ یہ ہے کہ وہ پیسے آنے اور پچھلے چھ سالوں میں جمع ہوتے رہے۔ یہ کہتے ہیں figures نہیں ہیں تو یہ سب کیا ہے؟ یہ سارے کیا ہیں؟

ہم تو پریشان ہو گئے ہیں دیکھ دیکھ کے۔ اب کونسے figures چاہئیں۔ آئیے net میں اور بھی figures موجود ہیں میں وہ بھی آپ کو دکھا دیتا ہوں' میرے پاس وہ بھی موجود ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ پیسے آئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ 1993 سے اگر ہم تین دن یا سات دن کا دیکھتے ہیں 100 million dollars, less than hundred million. اور اس کے بعد جب پیپلز پارٹی کی حکومت جاتی ہے تو وہ تین چار سو ملین پر جاتا ہے۔ پھر میاں نواز شریف کی حکومت جاتی ہے تو آٹھ سو ملین پر جاتا ہے اور پھر 1.2 billion پر ملتا ہے جب President Sahib نے حکومت لی تھی اور اب چودہ بلین پر چلا گیا ہے تو میرے خیال میں پیسہ آیا ہے۔ فرق یہ ہوا ہے کہ اتنے سالوں سے جو مجھے نظر آ رہا ہے اس سال صدر پرویز مشرف نے بجٹ بناتے ہوئے اپنی Finance Team کو بلایا ہوگا مجھے یقین ہے' یہی ہوا اخباروں میں ہے اور کیا کہا ہوگا؛ مجھے علم نہیں ہے اندر کیا ہوا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو یہ کہا ہے کہ یہ جو پیسہ آپ نے جمع کیا ہے اتنے بلین اب اس کے دروازے کھول دیجئے' عوام کے لیے کھول دیجئے اور جو کھلے ہوئے نظر آ رہے ہیں سارے بجٹ میں کہ انہوں نے پیسے کھول دیئے ہیں کہ لائیں۔ وہ کیا ہے؟ آئیں میں بتاتا ہوں کہ وہ کیا ہیں؟

تیرہ کھرب سے زائد کے بجٹ میں relief فراہم کیا گیا ہے۔ عوام کو Relief فراہم کرنے کے لیے مختلف مدوں میں ایک سو نو ارب روپے کی subsidy دی گئی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں' کوئی بھی دوست چاہتا ہے تو figures سارے موجود ہیں اور یہ تین صفحوں پر مشتمل میرے پاس ہیں' میں اس میں جاؤں گا نہیں کیونکہ سب نے پڑھے ہوئے ہیں مگر اس میں کیا ہے؟ اس بجٹ میں بوڑھے لوگوں کے لیے' کم آمدنی والے لوگوں کے لیے' مزدوروں کے لیے' وفات پانے والے ملازمین کے ورثاء کے لیے اور دوائیوں کے لیے' تعلیم کے لیے' دالوں اور چینی کی import کے لیے subsidies and relief دیئے گئے ہیں۔ تو یہ کیا عوام کے لیے نہیں ہے تو کس کے لیے ہے؟ یہ کسی اور ملک کے عوام کے لیے نہیں یہ پاکستان کے عوام کے لیے ہے۔

کھاد کی قیمتوں میں کمی اور اس کی دستیابی' کتابیں خریدنے کے لیے پیسے عورتوں کے crisis centre, پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے پیسوں کا مختص [illegible] والوں کو قرضوں کی فراہمی کا اعلان بجٹ میں کیا گیا ہے۔ یہ سب میں اپنے دوست سواتی صاحب کو بتانا

چاہتا ہوں کہ constitution میں یہ لکھا ہوا ہے اور کہاں لکھا ہوا ہے آپ کو بھی یاد ہوگا' preamble میں لکھا ہوا کہ social justice دیا جائے گا۔ تو یہی تو وہ preamble ہے جس میں سماجی انصاف کی بات کی گئی ہے اور اس سماجی انصاف میں آپ دیکھیں گے کہ یہ relief بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں مزید چیزیں اور بھی آپ کو بتاؤں گا۔ بولنے کو تو بہت کچھ ہے اور یہ بھی ہے کہ سب دو دن سے بول رہے ہیں اور انشاء اللہ پانچ دن تک ہم سب بولیں گے مگر میں آپ لوگوں کی توجہ صرف ان چیزوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پہلی تعلیم' بہت ضروری بات کی ہے سواتی صاحب نے' تعلیم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ سواتی صاحب جب بات کرتے ہیں اشرف کی اور سلیمان کی تو اشرف میرا بھی بیٹا ہے' اگر ان کا بیٹا نہیں ہے تو میرا بیٹا ہے وہ اشرف۔ میں سمجھتا ہوں اس کی تعلیم کی ذمہ داری ہم سب پر ہے۔ آئیے میں بتاتا ہوں' پاکستان اکنامک سروے جو اسحاق ڈار صاحب نے ہمیں بار بار دکھایا ہے۔ میں ان کے بارے میں بعد میں بات کروں گا۔ یہاں پر بڑا clearly دیا ہوا ہے education کے بارے میں کہ پاکستان کے province-wise literacy rate دیئے ہوئے ہیں 2004-5 کے total 53% literacy ہوگئی ہے۔ کہاں ہم 26-28 کی بات کرتے تھے ان ایوانوں میں۔ اب ہم 53 کی بات کر رہے ہیں۔ پنجاب میں 55 ہے' سندھ میں 56 ہے' Frontier میں 45 ہے' بلوچستان میں 37% تو آئیے سواتی صاحب Frontier میں جائیے اور اس کو بڑھائیے ہم آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ اشرف ہمارا بھی بچہ ہے۔ مگر یہ کہنا کہ یہ نہیں ہو رہا یہ غلط ہے اس لیے کہ اگر میں ان ساری speeches کو چھوڑتا ہوں' میں بجٹ کی speeches کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اگر میں Annual budget statement کو دیکھتا ہوں تو سب سے زیادہ education کے لیے پیسے ملے ہیں Literacy سے لے کر Primary سے لے کر' Secondary سے لے کر University کے' اگر آپ HEC کا صرف دیکھیں تو آپ demands and grants میں زیادہ سے زیادہ pages جو ہیں' میں تو پڑھتے پڑھتے میں نے کہا کہ یہ رکے گا بھی یا کسی اور division میں چلا گیا ہے HEC, Higher Eduction Commission اب وہاں پر پیسے دیئے جا رہے ہیں۔یونیورسٹی بن رہی ہیں۔پرائیویٹ یونیورسٹی کو بھی پیسے دیئے جا رہے ہیں اور وہاں پر سکالرشپ آ رہی ہیں۔ Ph.D آ رہی ہیں تو پاکستان کا ایک ماحول ہے میں بھی ایک یونیورسٹی کا بورڈ آف گورنر کا ممبر ہوں اور مجھے معلوم

ہے کہ کس اچھی صورت حال سے ہم گزر رہے ہیں تو ایجوکیشن کے بارے میں میں صرف یہ کہوں گا کہ HE کو صرف دیکھیں Higher Education ہو گی تو scientific ترقی ہو گی سائنسی ترقی ہوئی ہے اور ہوئی ہے تو ہم نیو کلیئر ہیں اور انشاء اللہ آگے چل کر اور ہو گا۔

دوسری بات آپ یہ بھی دیکھیں کہ زراعت کی بات کرتے ہیں۔ ہاں! زراعت میں کمی ہوئی ہے ۔ پانی نہیں تھا ۔ صورت حال ٹھیک نہیں تھی۔ major crops میں کمی ہوئی ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گا۔ بجلی کے مسائل تھے۔ ساری یہ چیزیں تھیں۔ مگر اس کے باوجود آپ دیکھیں کہ کیا اس بجٹ میں اس پر focus کیا گیا ہے یا نہیں۔ کیا گیا ہے بہت clearly کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ کہاں پر major crops کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ صدر صاحب نے جو کچھ آج تک کہا ہے کہ ایجوکیشن کو بڑھائیں گے انہوں نے بڑھایا ہے ۔انہوں نے کہا کہ ڈیری انڈسٹری بنے گی۔ آج اس کے لیے پیسے مختص کیے گئے ہیں۔ آج دودھ کی distribution and collection کے ادارے بن چکے ہیں۔ آپ خود دیکھیں کہ پہلے صرف ایک آدھا دودھ کا نام تھا میں کسی کا نام نہیں لوں گا ان کی advertisement ہوسکتی ہے۔ اگر اب نئے دودھ کے ڈبے بھی آنے لگے ہیں عوام کو دودھ کے میسر ہونے کے انتظام ہوئے اور پاکستان دودھ کے لیے ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ ہم یہاں سے ایکسپورٹ بھی کر سکتے ہیں کسی کو خیال نہیں آتا۔ ان سالوں میں ہم ان ایوانوں میں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے تھے۔ آج جب یہ کیا گیا ہے تو آئیے ہم اس کو اس سے بہتر بنانے کی تجاویز دیں۔ تو میں یہ کہوں گا کہ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی ہونے کی وجہ سے اس پر توجہ ہے اور آپ نے دیکھا کہ fertilizer پر ہے، ٹریکٹر پر ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر قسم کی مراعات دی گئی ہیں۔ ہاں یہ ضرور بات ہے کہ پانی کی کمی ہے اس کے لیے ڈیم بن رہے ہیں۔ بھاشا ڈیم کا افتتاح ہو گیا ہے۔ یہ وہ ڈیم ہے جس کے اوپر ۲۰ جولائی ۲۰۰۴ء کو پارلیمنٹری کمیٹی Parliamentary Committee on water resources چاروں وزیر اعلیٰ نے agree کیا تھا۔ جو کہ عوام کی نمائندگی کر رہے تھے اور اس کو اس وقت implement کیا جا رہا ہے۔ جو کہ ایک باضابطہ طور پر agreed position تھی تو سوال یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ مگر کیا نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ صدر صاحب نے کہا ہے۔ چاہے وہ تعلیم کے لیے ہو، چاہے ترقی کے لیے ہو، انہوں نے اب اس کو پالیسی اور منصوبہ بندی کا حصہ

بنا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں قول و فعل جو ہے۔ اس کا ایک ہونا بہت ضروری ہے اور انگریزی میں کہتے ہیں Walk the talk تو میں سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب نے walk the talk کیا۔ آئیے ہم بھی اگر کوئی چیز ہے۔ اپنا اعلان کریں اور ہم اعلان کیسے کریں گے۔ صاف ظاہر ہے میں اور آپ یہاں اعلان کر نہیں سکتے۔ جو جگہ ہے وہ پارلیمنٹ کی committees ہیں اسحاق ڈار صاحب نے جو بات کی ہے اس پر بھی میں تبصرہ کروں گا۔ اس کے بعد دوسری بات دفاع، میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی قوم کی ترقی کے لیے ایک مضبوط دفاع کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر آج ۲۰۰۱ء میں ۲۰۰۲ء میں ہندوستان کی ایک ملین فورسز بارڈر پر بالکل تیار کھڑی تھیں ان کو یہ ہمت نہیں ہوئی تھی تو یہ آج ہماری اور آپ کی سوچنے کی بات نہیں تھی۔ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کی دفاعی صورت حال تیاری مکمل تھی لہٰذا کسی کی ہمت نہیں ہوئی اور پاکستان پھر بھی اکنامک ترقی کی راہ پر گامزن رہا۔ خدانخواستہ اگر کچھ ایسی چیز ہوتی تو یقیناً ہماری ترقی میں نقصان ہوتا اور ہندوستان کو بھی ہوتا وہ بھی جانتے ہیں لہٰذا یہ نہیں ہوئی تو ہمارا دفاع جو ہے وہ مضبوط ہونا ضروری ہے اور وہ ہے۔ اس میں ۱۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اسحاق ڈار صاحب اگر توجہ ہو چیئرمین صاحب آپ کے توسط سے ۱۲ فیصد کا اضافہ دفاع میں ہوا ہے اور اس میں آپ خود کہتے ہیں کہ یہ کتابیں دکھا کر زیادہ آپ اکنامکس کو جانتے ہیں۔ افراط زر ۸ فیصد ہے۔ تو گویا صرف ۴ فیصد کا اضافہ ہم نے ڈیفنس فورسز کو دیا ہے اور اگر ہم پچھلے سالوں کا جائزہ لیں مجھے تعجب ہوا کہ ہمارے پاس سارے سالوں کا جائزہ نہیں ہے۔ اب تو یہ نیٹ پر available ہے۔ حکومت سے مانگنے کی بھی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ حکومت نے ڈال دیئے ہیں۔ پاکستان کے سارے net پر available ہیں ویب سائیٹ پر اور اگر ہم اس پر جاتے ہیں سارے Government of Pakistan کے website پر available ہیں۔ اگر ہم اس میں دیکھیں تو پچھلے سالوں میں دفاع کے بارے میں ہر سال کا تخمینہ دیا ہوا ہے مگر میں صرف ایک سال کا بتاؤں گا، جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ 1997-98 میں جو دفاعی بجٹ تھا اس میں صرف 1.82% یعنی دو فیصد سے بھی کم کا اضافہ کیا گیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ نیوکلیر کے لئے ایک مخصوص situation تھی۔ کیا دفاع کا کم کرنے سے ہمارا دفاع کمزور ہو گیا ہے؟ نہیں، کیونکہ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس حکومت کو جو آپ کی حکومت تھی، میاں نواز شریف کی، وہ بھی مسلم لیگ کی حکومت تھی۔ اس حکومت نے نیوکلیر

تجربہ کیا اور اس کی بناء پر ہم نے convention میں 1.82 فیصد اضافہ کیا۔ مگر ہمارا دفاع کمزور نہیں ہوا۔ پھر پچھلے سال 13.2 فیصد ہم نے رقم بڑھائی جبکہ اس سال صرف ۱۲ فیصد ہے۔ کون کہتا ہے کہ ہم defence پر زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ ہم تو صرف ۴ فیصد بڑھا رہے ہیں۔

اب آئیے میں آپ کو دفاعی بجٹ کے حوالے سے دنیا کے دوسرے ممالک کے بارے میں بھی بتاؤں۔

جناب چیئرمین، میمن صاحب! وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر نثار احمد میمن، جناب! میں حزب اقتدار کی طرف سے ہوں' میں بھی آدھا گھنٹہ لوں گا۔

Mr. Chairman: No, 5 minutes more.

سینیٹر نثار احمد میمن، ٹھیک ہے' میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ پچھلے سالوں کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسرائیل نے 2004 میں US$ 9.7 billion کا دفاع پر خرچہ کیا ہے۔ کتنا چھوٹا ملک ہے؟ وہ ۱۶ نمبر پر تھا۔ اس کے بعد ہندوستان آٹھویں نمبر پر ہے اور اس نے US$ 22 billion خرچ کیا ہے۔ پاکستان نے اسی سال صرف US$ 4 billion خرچ کیا ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان نے الحمدللہ ہمیشہ اپنا دفاع کم سے کم قیمت میں کیا ہے۔ اس کے لئے جو بھی دفاعی کمیٹی کہے گی انشاء اللہ وہی ہوگا۔ یہ کہنا کہ دفاع کے بارے میں کوئی figures نہیں دیئے جاتے' آج کے Business Recorder کا آپ اداریہ پڑھ لیجیے۔ اس میں لکھا ہے کہ it is a good beginning آج حکومت سے باہر اور ایوانوں سے باہر سارے اخبارات یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ good beginning ہے۔ یہ ہم نے کہا تھا۔ سینیٹ کی Standing Committee of Defence نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ ہم نے کہا کہ آپ Defence کا budget پیش کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں' جس انداز سے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ایک beginning کی ہے۔ مجھے پروفیسر خورشید صاحب کا اس سلسلہ میں خط آیا ہے۔ میں اس کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی بڑی تعریف کی ہے۔ صرف میں نہیں تھا۔ وہاں پر سارے ممبرز تھے۔ زبیری صاحبہ بھی بیٹھی ہوئی ہیں۔ کئی چیزیں ہم نے اور کرنی ہیں۔ یہ ایک پارٹی کا

معاملہ نہیں ہے۔ یہ حکومت کا نہیں' یہ قوم کا معاملہ ہے۔ چونکہ دفاع قوم کا ہے تو اس کے بارے میں بھی ہم آہستہ آہستہ جس طرح آپ چاہتے ہیں کریں گے۔ انشاء اللہ جس انداز سے آپ چاہیں گے اسی طرح کریں گے۔

میں آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ آپ ہی لوگوں نے' جب آپ وزیر خزانہ تھے تو آپ نے ہی سکھایا تھا کہ یہ یہ چیزیں دیکھا کریں۔ ہم تو وہی دیکھ رہے ہیں۔ اب آپ کچھ اور دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم وہ بھی دیکھنا شروع کر دیں گے۔ ہندوستان نے GDP کا 2.29 فیصد خرچ کیا ہے۔ آج پاکستان کا جو revised ہے وہ 2.1 ہے۔ اب آئیے میں آپ کو بتاؤں کہ چین نے 7.4 فیصد دفاع پر خرچ کیا ہے۔ چین کی economy دیکھیں اور دفاع کا دیکھیں۔ ہر ملک اپنا دفاع کر رہا ہے۔ امریکہ نے دہشت گردی کی وجہ سے دفاعی بجٹ میں اضافہ کیا۔ صدر بش نے یہ کہا کہ War on Terror کے باعث آج ہم اپنا دفاعی بجٹ بڑھاتے ہیں۔ ہمیں دہشت گردی سے زیادہ خطرہ ہے۔ ایک طرف افغانستان میں کرزئی حکومت بالکل مفلوج ہو چکی ہے۔ وہ اپنے لوگوں کی آمد و رفت یا وہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو سنبھال نہیں پا رہے ہیں۔ ہم اس کی وجہ سے دوسرے areas میں تکالیف میں ہیں۔ شہروں اور فاٹا کے area میں۔ ہم اگر بجٹ میں زیادہ بھی اضافہ کرتے' اگر ہوتا تو شاید کرتے' ضرورت جتنی ہے اتنی کر رہے ہیں مگر یہ دفاع کا وہ بجٹ نہیں ہے جو کہ ہم عام طور پر سمجھتے تھے۔ ہمیں دفاع کے لئے کچھ نمایاں اصول اپنانے ہوں گے۔ میں امریکہ کے بارے میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس لئے کہ وہ ہم سے مختلف نہیں ہو سکتے۔

They are transforming for 21st century providing such a tool to support war fighters caring for our troops.

America یہ کہہ رہا ہے' strengthening the intelligent capacity تو ہم اپنے دفاع کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں' وہ کرنا چاہیے۔

اب بات یہ ہے کہ دوست کہتے ہیں کہ انتخابی سال کا budget ہے' مجھے خوشی ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں۔ مشاہد صاحب توجہ کیجئے کہ آج جب ہمارے دوست کہتے کہ انتخابی سال کا budget تو میرے خیال میں وہ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اس budget میں عوام کے مسائل کا حل ہے اور یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ یہ budget عوامی امنگوں کے عین مطابق ہے کیونکہ کوئی بھی حکومت

اتنی بےوقوف نہیں ہو سکتی ہے کہ آپ خود کہتے ہیں کہ انتخابی سال کا budget ہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ عوامی امنگوں کو reflect کرتا ہے۔ صدر پاکستان نے ہمیشہ عوام کی نبض پر ہاتھ رکھا ہے اور اپنی حکومت کو direct کیا ہے اور ساتھ ہی ہم سب سے مشاورت کی ہے تو آئیے سب مل کر کام کریں کہ budget کو کس طرح سے دیکھیں۔

اب میں اپنے فاضل دوست اسحاق ڈار صاحب کے بیانات پر آتا ہوں کیونکہ انہوں نے بہت اچھی تقریر کی ہے، میں ہمیشہ ان کی تعریف کرتا ہوں، مگر انہوں نے آج یہ کہا ہے کہ FBS کو autonomous کریں۔ میرے خیال میں مجھے یاد ہے، میں business میں ہوا کرتا تھا، ان کی حکومت ہمیں بڑی دعوتیں دیتی تھی اور اب بھی حکومت مشاورت کے لئے businessmen کو دعوتیں دیتی ہیں تو اس وقت بھی آپ کی حکومت میں FBS کا چلا تھا، وہ نہیں کر پائے تھے، وجوہات کئی ہوتی ہیں، مگر میں آپ کے ساتھ ہوں کہ یہ ہونا چاہیے۔ Data موجود ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس وقت صرف آپ کے پاس data ہوتا تھا اور آپ IMF سے مانگنے کے لئے جاتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہم آپ کا data نہیں مانتے۔ آج یہ ہے کہ IMF کو ہم نے طلاق دے دی، ختم کر دیا کہ جاؤ، اس لئے کہ فرق کیا ہے، اس لئے ہم نے کہا کہ ہمارے گھر میں بیٹھ کر، ہر چیز کا پوچھتے ہو، کچھ کام نہیں کرنے دیتے ہو تو ہم میں کیا دیکھ بیٹھے ہو۔ ہم نے World Bank سے لئے کیونکہ اس میں مداخلت نہیں ہے، اس کا طریقہ کار مختلف ہے، آپ زیادہ جانتے ہیں، مگر فرق یہ ہے کہ جو بھی figures ہیں، اب ہمارے figures open ہیں، ان میں transparency ہے اور جو چاہتے ہیں، وہ دیکھ سکتے ہیں۔ Controversy of figures مجھے سمجھ نہیں آیا، میں اس Session کے بعد ان کے ساتھ بیٹھوں گا کہ کون سے controversy of figures ہیں۔

یہ کہنا کہ یہ جو speech تھی، وہ سبزی منڈی کے لئے تھی، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے کئی چیزیں کہیں، اس پر تو وہ خود بیان دیں گے، مگر میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے آج ہمارے عمر ایوب صاحب کو یہ کہا ہے کہ اب وہ واقعی میں فیلڈ مارشل کے grand child کے باوجود سبزی منڈی کی بات کرتے ہیں، یہ تو بہت اچھا ہے، یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ عوام کی بات کریں۔ کیا ہم عوام کو derogated ہی سمجھتے ہیں، ہمارے نزدیک نہیں ہیں تو آپ نے تعریف کی ہے تو

آپ کا شکریہ۔ Base change کرنا یہ آج کی بات نہیں ہے' base تو change ہو گا' اس پر بحث ہو گئی ہے تو میں کیا اس بحث میں جاؤں گا کیونکہ یہ اس وقت نہیں ہے۔ جہاں تک آپ چاہتے ہیں کہ 15 سے 25 ہو جائے' یہ ابھی ہے یا یہ Finance Committee میں بیٹھ کر بات کریں گے۔

جہاں تک prices کا تعلق ہے I think یہ indexes move کرتے رہے' ہم بھی کر رہے ہیں' مگر کون سی حکومت ہے جس نے مہنگائی کو مانا ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف سے لے کر Finance Ministry کے سارے لوگوں نے مانا ہے کہ مہنگائی ہے کیونکہ جب تک ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ہے تو حل کیسے کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ہے' اس لئے ہم اس کا حل بھی جاننا چاہتے ہیں اور حل ادھر موجود ہے' انشاء اللہ اس میں آپ دیکھیں گے۔ ہاں M-1 میں مہنگائی ہوتی ہے جب money supply بڑھتی ہے تو inflation ہوتا ہے اور مجھے یہ بھی تھوڑا سا ڈر ہے کہ ممکن ہے اب جو money supply ہو گی' اس سے بھی inflation ہو گا۔ یہ challenge ہے تو انشاء اللہ ہم challenge کو ابھی meet کریں گے۔

Mr. Chairman: Please, try to conclude.

سینیٹر نثار احمد میمن ، جی میں کرتا ہوں۔ جہاں تک Wealth Tax کا تعلق ہے تو وہاں پر آپ نے کہا تھا کہ CVT وغیرہ real estate پر آ گئی ہے' shares پر آ گئی ہے اور یہ کہ عوام اس وقت کس حالت میں' مہنگائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ ایک چیز بھول رہے ہیں کہ پاکستان کا معاشرتی نظام ایسا ہے کہ کوئی آدمی بھوکا نہیں رہتا' آپ کی wefare state نہیں ہے' یہ Soviet Russia تو نہیں ہے' China تو نہیں تھا' جہاں پر بچپن سے لے کر ان کو تعلیم کھانا پینا سب دیں' مگر ہمارا جو اسلامی نظام ہے' اس کے تحت الحمد للہ آپ اور ہم سب مل کر غریبوں کا خیال رکھ رہے ہیں اور پاکستان کی ترقی میں وہ حصہ لے رہے ہیں۔ اب جب لوگوں کو یہاں نہیں ملتے ہیں' unemployment ہے تو آئینے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ unemployment کیوں ہے' میں بھی ان چیزوں سے بڑا پریشان رہتا ہوں' آپکی طرح' ہم بھی یہ numbers دیکھتے ہیں اور اس میں میں نے یہ دیکھا کہ employment جو ہے' لوگ باہر چلے گئے

ہیں۔ پاکستان میں اب skills کی development کی ضرورت ہے تو کیا skills development کے plans ہیں یا نہیں، جی ہیں، ہر شعبے میں skills development plans اور پیسے مخصوص کئے گئے ہیں۔ لہٰذا، انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ہو گا، IMF کا کشکول ٹوٹ گیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ World Bank سے borrow نہ کریں تو میں آپ کو کہتا ہوں کہ مجھے یہ بتائیں، آپ بھی ایک بہت بڑی corporation کے financial manager رہے ہیں اور بعد میں وہ وزیر اعظم بھی بنے تو کیا آپ نے اس زمانے میں اپنی ترقی کے لیے کسی ادارے سے قرضے نہیں لیے؟ قرضے لیے جاتے ہیں، یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون سے قرضے ہیں، قرضے تو ایک binding ہیں، آپ اپنی sovereignty تو نہیں بیچ رہے، الحمدللہ، پاکستان کی sovereignty محفوظ ہے تو یہ لیکس کا حصہ وہ بتائیں گے مگر جہاں تک borrowing growth کا تعلق ہے، آپ اور ہم نے یہاں بیٹھ کر Fiscal Responsibility Bill منظور کیا تھا اور اس Bill کو منظور کرنے کے باوجود ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی responsibility نہیں ہے تو میں اس پر مزید Finance Committee میں بات کرونگا تا کہ ہم اس میں اور بہتری لائیں۔

جہاں تک PM House کا تعلق ہے، مجھے نہیں پتا کہ وہاں پر کتنا خرچ بڑھا ہے مگر میں یہ جانتا ہوں کہ اگر Presidency کا خرچ بڑھا ہے تو کیا یہ ذاتیات پر ہو رہا ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں جب میں دیکھتا ہوں کہ الحمدللہ پاکستان کا وقار اب اتنا بلند ہو گیا ہے کہ روزانہ foreign visitors آتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جب وہ آتے ہیں تو عوام سے ملنے تو نہیں جاتے، وہ صدر صاحب یا وزیر اعظم صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ وہاں ان کے آنے جانے سے خرچ بڑھا ہو گا۔ ذاتی اخراجات تو نہیں بڑھ سکتے اور اگر بڑھے ہیں تو Public Accounts Committee موجود ہے، ہم اس چیز پر بجٹ میں کیوں بات کریں؟ جہاں تک رینجرز کا تعلق ہے تو اسحاق ڈار صاحب! Rangers security کا حصہ ہیں۔ کیا یہ وہی Rangers نہیں ہیں جنہوں نے کراچی، لاہور اور اسلام آباد کی situation بہتر کی! تو یہ ساری چیزیں ہیں۔ جہاں تک per capita کا تعلق ہے میں اس میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں۔ Per capita کی بڑی simple سی computation جو آپ اور میں بھی پڑھ چکے ہیں، یہ سارے divide کرتے ہیں۔ اگر بڑھ رہا ہے تو اس میں اچھی بات ہے۔

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

سینیٹر نثار احمد میمن، اب میں سمجھتا ہوں چونکہ چیئرمین صاحب نے کہا ہے کہ conclude کریں، ان کی مہربانی ہے کہ ہمیشہ time دیتے ہیں۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ آئیے، قوم کو کچھ چیلنجوں کا سامنا ہے، اگر ہم اتنا اچھا بجٹ دیکھ کر کہیں کہ سب ٹھیک ہے تو یہ مناسب نہیں ہوگا اور میں نے کہا کہ ہم نے یہ divide ختم کر دی ہے لہذا میں آپ کے سامنے ایک، ایک کر کے پانچ، چھ challenges پیش کرونگا۔ اس بجٹ میں جو بھی چیزیں ہیں، آئیے، ہم Parliament کی oversight بڑھائیں اور اس کی نگرانی کریں۔ اس کے لیے

Finance Committee , Defence Committee , Production Committee and Foreign Affairs Committee

ہیں۔ جمہوریت کو مستحکم کرنا ہوگا جس کے لیے پارٹیوں کو مضبوط کرنا پڑے گا کیونکہ اگر پارٹیاں مضبوط نہیں ہونگی تو عوامی امنگوں کو عملی جامہ پہنانے میں مشکلات آئیں گی۔ جب عوام کو مشکلات ہوں تو پھر یہ پارلیمنٹ اور دوسری ساری چیزیں بےمعنی ہو جاتی ہیں۔ پریس کی آزادی کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ صحافیوں کے قاتل جو بھی ہوں ان کو سامنے لانا ہوگا کیونکہ صحافی اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے اگر مارے جاتے ہیں تو میرے خیال میں وہ لوگ صحافی کو نہیں جمہوریت کو قتل کر رہے ہیں اور وہ ہم سب کے قاتل ہیں، ہم ان کو نہیں چھوڑ سکتے۔ صدر صاحب نے کہا ہے کہ گھر گھر، بجلی، گیس اور پینے کا صاف پانی فراہم کریں گے، اچھی بات ہے مگر کون کرے گا؟ حکومت کرے گی اور جب حکومت کرے گی تو پارلیمنٹ کی oversight ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ہو گا۔

یقیناً ملک میں کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ اچھی بات ہے ماضی کی طرح اب تک اوپر کے level پر کوئی کرپشن سامنے نہیں آئی اور خدا کرے یہ اسی طرح سے چلے اور کرپشن غائب ہو جائے کیونکہ اگر کرپشن ہوگی تو بجٹ کے مقاصد پورے نہیں ہوسکتے۔ یہ پیسہ پاکستان میں جو منظم مافیا ہے ان کے ہاتھوں میں چلا جائے گا اور عوام کے پاس نہیں جائے گا۔ دیہاتوں اور

شہروں میں یکساں ترقی کرنی ہو گی ورنہ ترقی کے لیے جو پیسے ہیں وہ دیہی علاقے میں لٹیرے اور شہروں میں ڈاکو لے جا سکتے ہیں۔ لہذا ہمیں اس چیز پر نظر رکھنی پڑے گی اور میں سمجھتا ہوں یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ آخر میں، میں یہ کہوں گا سیاسی ماحول کو بہتر بنانے سے قوم کی ترقی ہوتی ہے اور ہم ہمیشہ اس سوچ کے ساتھ آگے بڑھے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ بھی کریں گے اور جمہوریت میں یہ بھی ہوتا ہے جس طرح ہمارے، parliamentarians کے اثاثے publish ہوتے ہیں اسی طرح سے ان سب لوگوں کے جو اس بجٹ کو implement کریں گے ان کے اثاثے آج declare ہونے چاہئیں اور ہر سال declare ہوں تا کہ ان افسروں کو بھی اسی طرح سے احتساب کے عمل میں لایا جا سکے جس طرح عوامی نمائندے کرتے ہیں۔

آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ میرے پاس اس وقت کوئی joke وغیرہ نہیں ہے کیونکہ میرے پاس اس وقت بکریاں نہیں ہیں، میرے پاس پاکستان کے سولہ کروڑ انسان ہیں۔ میرے خیال میں یہ وقت ہے کہ ہم سنجیدگی سے دیکھیں کہ اس بجٹ کے کون سے حصے ہیں جن میں تبدیلی لانی ہے اور یقیناً پچھلے سال کی جو ہماری recommendations تھیں ان کو واپس لایا جائے گا۔ کچھ آ چکی ہیں، کچھ اور آئیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان سولہ کروڑ انسانوں کے لیے اگر کچھ کر سکتے ہیں تو آج موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس چیز کی ہدایت دے کہ ہم کسی پارٹی، مذہب یا کسی ادارے کو ذہن میں نہ لاتے ہوئے، پاکستان کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو آگے لائیں۔ بہت بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: We will adjourn now for the afternoon break and reconvene *Insha-Allah* at 5 p.m. sharp. Thank you.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون والسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

[The House was then ajourned to meet again at 5:00 pm on the same day.]

[The House re-assembled at 05.15 p.m. with Mr. Chairman

(*Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair*]

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب چیئرمین! مجھے اس بات کا بالکل احساس ہے کہ اس دورانیے میں کوئی ایسا issue نہیں اٹھایا جاتا لیکن یہ issue ہمارے ہی Senators سے related ہے اور وہ sitting Senators ہیں اور جو FIR ان کے خلاف درج ہوئی ہے' اس کا بھی کچھ تعلق بجٹ سے ہے۔ مجھے یہ بات نہایت افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے' یہاں ایک وزیر صاحب موجود ہیں' ویسے تو Treasury Benches خالی ہیں ۔ I am sure, he would have enquired into it and let the House know. جناب چیئرمین ! چار جون کو مری میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ اس جلسے میں سینیٹر بابر اعوان صاحب بھی شریک ہوئے تھے اور انہوں نے وہاں پر تقریر کی تھی ۔ اب یہاں دو FIR ہیں ۔شاہد بگٹی کی ایک FIR میں شاید لکھا ہوا تھا کہ ان کا نام اس میں اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ چونکہ کسی نامعلوم شخص نے فون کرکے یہ بتایا تھا کہ میں نے بم ان کے ایما پر چلایا ہے۔ اب بابر اعوان کے خلاف بھی جو کل FIR درج ہوئی ہے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ یہ law and order کی situation اور مہنگائی کو اپنی تقریر میں criticise کر رہے تھے لہذا یہ FIR درج کی جاتی ہے۔ اب جناب چیئرمین! میں فکرمند اس بات پر ہو گیا ہوں کہ یہاں پر تمام دوست مہنگائی کو criticise کر رہے ہیں اور ڈار صاحب نے اس کی ابتدا کر لی ہے تو شاید ہو سکتا ہے کہ سیکرٹریٹ تھانے میں ان کے خلاف ایک FIR کٹ گئی ہو اور ہم سب کی کٹنے والی ہو۔تو جناب! اس طرح یہ ہاؤس کا بھی مذاق اڑانا ہے اور معزز ممبر کا بھی مذاق اڑانا ہے۔ آپ ہی اس کا! ذرا notice لیں اور آپ ذرا IG اور دیگر متعلقہ لوگوں سے بات کریں کہ اپوزیشن نے اپنی تقاریر میں پھول تو نہیں برسانے ہیں۔ وہ law and order اور مہنگائی کو بھی criticise نہیں کرسکتے اور اگر کریں گے تو FIR کٹے گی۔ جناب والا! ہمیں FIR کے کٹنے کی پرواہ نہیں ہے' ہم تو مہنگائی پر بات کرتے رہیں گے لیکن absurdity of the situation میں آپ کو point out کرنا چاہ رہا ہوں کہ

since it concerns to the Member of the House, we condemned that registeration of the FIR and I would humbly request you sir, to take note of it.

Mr. Chairman: We will follow it up. Inside the House and outside the House there are different laws applicable but we will certainly follow it.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ، جناب والا! میں رضا ربانی صاحب کی بات کو subscribe کرتا ہوں کہ اس سے حکومت کی نیک نامی نہیں ہوگی بلکہ الٹی بدنامی ہوگی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب ہمیں constitutional rights حاصل ہیں اور ہماری representation بھی ہے، ہم چاروں صوبوں اور FATA سے یہاں آ کر represent کرتے ہیں، جب ان کی آواز حکومت کے کانوں تک نہیں پہنچے گی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارے relationship بھی متاثر ہوں گے اور جو ہمارا کام ہے، جس کے لیے ہم اس ہاؤس میں آتے ہیں، وہ اچھے طریقے سے represent بھی نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے جو بھی FIR درج ہوئی ہے، اسے فوری طور پر کالعدم قرار دیا جائے۔ اس میں حکومت کی نیک نامی ہو گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ، اچھا۔ اس کو ہم follow کریں گے۔ Now, we will start the speeches. اس کے لیے پندرہ منٹ maximum time ہے۔ بیس منٹ time پارلیمانی لیڈروں کے لئے ہے۔ جب وقت ختم ہو جائے تو mike off ہو جائے گا اور میں نئے speaker کانام بلا لوں گا تاکہ ہمارے زیادہ سے زیادہ ساتھی بول سکیں۔ Opening speaker کے لئے extra time تھا because of the tradition. Now the next speaker is Saadia Abbasi Sahiba.

بنگزئی صاحب! آپ نے کیا بات کرنی ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، جناب چیئرمین! میں اسی سلسلے میں کہہ رہا تھا کہ آپ ایک ruling دے دیں کہ یہ وہ واحد platform ہے جہاں ہم اپنے ملکی حالات کو پیش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ تو میں نے کہہ دیا ہے کہ آپ جو ہاؤس میں بولتے ہیں' اس پر قانونی طور پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس پر آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ انشاء اللہ سوائے میرے اور کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

(قہقہے)

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ۔ ہمارے خلاف کئی FIR درج بھی ہو چکی ہیں اور ہم انہیں بھگت بھی چکے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں آپ کو تفصیل دے دوں گا۔ ہمیں اپنے colleagues کا پورا احترام ہے۔ میں پہلے تفصیلات لے لوں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، ہمارے ایک سینیٹ کے ممبر' ایک بیرسٹر کے خلاف اس طرح FIR درج کرنا صحیح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، بالکل اسے دیکھیں گے۔ میمن صاحب! آپ بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر نثار احمد میمن ، آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ آپ اسے take up کریں گے۔ کوئی بھی ممبر چاہے وہ Treasury Benches سے ہو یا Opposition سے ' صرف اس لئے کہ انہوں نے کچھ حکومت کی پالیسیوں کے بارے میں' بجٹ کے بارے میں یا law and order کے بارے میں criticise کیا ہے تو ان کے خلاف کیس درج کرنا' ظاہر ہے کہ مناسب نہیں لگتا ہے اور ہم Treasury Benches پر بیٹھ کر بھی یقیناً اسے اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ لہٰذا آپ نے بہت اچھا کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ اسے take up کریں گے ۔ جناب والا! آپ اسے strongly take up کیجئے گا تاکہ حقائق کا پتا چلے اور اس طرح سے victimisation نہ ہو۔

جناب چیئرمین، کیا یہ FIR مری میں درج ہوئی ہے؟ انشاء اللہ We will take it up, rest assure. Sadia Abbasi Sahiba.

Senator Saadia Abbasi: Mr. Chairman! I will just focus on certain key features which need to be addressed by the Government. Mr.

Chairman! budget is a much anticipated document and there are a lot of expectations of the people from the budget and all segments of the population have expectations. The Government can not meet all expectations, it is understandable but there should be a reflection in the budget that the Government has comprehended the problems of the people and wants to address these through sustainable policies, not through expediency and not through adhocism. This budget, sadly, it is a mix of fictions and it has tailored figures to disheart the people into thinking that we have a high growth rate, we have a decreasing poverty, we have a manage-able inflation rate and we have been increasing in investments. Mr. Chairman! the real facts or otherwise the biggest problem and the main problem that the people are facing today, is in the form of high inflation, high cost of production, distorted privatization policies, adhoc policies, expediency, deteriorating law and order situation and disruption in electricity and gas supply.

Sir, coming to taking the budget sector wise; as far as agriculture is concerned, agriculture is the main stay of any country's economy, specially a country like Pakistan. Sadly, as it reflected in the figures that agricultural growth has gone down and it has been attributed to various factors, not one of the those factors, is understandable in the light of realities that exist in this country. It is only as a result of flawed policies, it is only as a result of not taking stock of the situation. In fact sir, the Agriculture Committee of the National Assembly has given the recommendations and the Government did not even adhere to those

recommendations. I do not know but I am sure that the Senate Committee on agriculture must also have given certain recommendations but it is important to reduce the cost of inputs in agriculture. Unless we do that we can not have sustained agricultural growth in the country. It is vital to address the issue of poverty. Poverty is a very very important issue. There is no such a thing that poverty has gone down. So, it is time that we have to redress that. We have to reduce the cost of fertilizer, pesticide, seeds, tractors, gas and electrecity cost and we have to adopt better methods of agricultural technology. Sir, we have the example of East Punjab in India and it is a remarkable success. So, when you look at India, they have at least six hundred Ph.D just in agriculture. There is a huge investment in the agriculture sector in terms of developing new ideas and new research and as a result of that, that country has benefited, so why can not we do that? How much investment has this country made in agriculture research work. And if you look at the figures, you will come out with the figures, there is nothing hardly any progress in this field.

And sir, what was needed in the budget, was specific proposals to combat inflation, to reduce the cost and lessen the burden on common people. Sir we must have a pro-poor policy. We must have a policy which controls the inflation. We must have a policy which increases the budgeting power of the people. We must reduce the prices of essential commodities We must create jobs and we must increase access to quality education, health care, sanitation and clean drinking water. These are the basic parameters of the human development index in any country

and our country is failing in all these. So, these need to be addressed for sustainable policies. We must provide a social security safety net work for our people. Sir, in these considerations, the Government has failed to address these challenges and they have only come up with a shortsighted and temporary solution in the form of subsidy. Subsidies are always hijacked. Subsidies are never sustainable solution. So, it is not a solution in the long run to any problem.

Sir, I think we need a better coordination between the CBR, the Planning Commission, the Ministry of Finance, the Ministry of Agriculture, Commerce, Industry, Textile and the Board of Investment. We need policies that are coherent, that are well articulated and that have specific benchmark and that have recognized targets. The budget is a reflection of distorted policies and it is reflection of work done here and work done there but it does not reflect any coordinated effort on the part of the Government.

Sir, I am pro industry and pro business because that is where development takes place, that is where jobs are created and that industrialisation is the base for any country's development, any country's economy. Sir, we need not only increase productions but we need to increase our exports, we need to improve our manufacturing, outputs and we need to have policies which are sustainable which are growth oriented which give us skill development which improve employment opportunities in the country, which will bring in technology transfer and as a result of that we will have trickled down effect in the economy. So, there is

nothing in this budget that benefits or that gives incentive to our traders or industrialists. So, it is time that we should address these flaws. It is time that we speak to the stakeholders and we give them incentive in this regard so that they can come up with ideas that can be adopted by the Government so that it benefits the people of the country.

Sir, I think, I may be wrong but in 1998-99, the Board of Investment in Pakistan was headed by Mr. Hamayun Akhter, today he is the Commerce Minister of the country, I have done a little bit of research and I appreciate the policy that he had given at that time to improve investments in the country. He had proposed a 90 % depreciation allowance for new investments in the country. This was a good policy and it was a policy that was accepted by the Government of that time. Then the government went but it continued. So, we need ideas that can address the issues of investment in the country and which can promote growth in industry.

So, I think that 3 years ago when the government announced that exports had gone up, I had appreciated that but I had also said that we can quadruple these figures given the right policies and it time that we address that otherwise cost of production in this country has gone up so much that time is going to come when the industrialists in this country are going to stop their units and they are going to go overseas because they cannot compete, so you have to bring down the cost of production in this country. You have to give all kinds of incentives to the traders and to the business community so that they invest in their own country and

they give benefits to the people.

Sir, then it is the question of expenditures and related to expenditures is the defence expenditure. Sir, it goes without saying that defence is vital for our country but as we have seen that expenditures have gone up but these expenditures have not really been reflected in the development of these sectors. Sir, during the recent past, we had an earthquake in this country and sadly you know, we were faced with a situation where we did not have tractors and did not have heavy duty trucks and we did not have machines for removing debris. We did not have helicopters, we did not have the resources to address, to meet this challenge and thousands of our children just died buried under rubble because we did not have the machinery, so where has all this expenditure gone? And if this expenditure is going to be reflected in giving better life style to our Generals or to our bureaucrats or to our parliamentarians then the people are going to question these expenditures and they are questioning them and the people are very unhappy about it. So, it is time that we curtail our expenditures and streamline these expenditures. It is not only that we streamline them but these expenditures must be explained also. So, it is not just that you can do what you like and then get away with it.

Sir, as regards an independent Federal Bureau of Statistics, it is very important that we have an independent Federal Bureau of Statistics and which has credibility and which is accepted by all. So, it is not that they come up with figures that poverty has been reduced by ten and a half

per cent in just one year. This is a ridiculous figure, nobody believes it. It has no credibility. So, why say something which has no acceptability. So that can only be ensured when we have an independent Federal Bureau of Statistics.

Sir, related to that we must have a joint Public Accounts Committee of the National Assembly and Senate. It is important that the Senate be included in this important Committee so that there is better oversight and transparency and accountability of government expenditure.

Sir, as regards the growth which the government claims that we have had growth in the country, that growth is the direct consequence of 9/11. It goes without saying that it is as a result of the events of 9/11. It is driven by exogenous effect.

So we have increased remittances. Then, we have flight of capital from foreign countries into Pakistan. There is difference between remittances and flight of capital and that went into stock market, that went into our real estate sector. So, it had generated speculative market in this country. Then obviously, we have had debt rescheduling, we have increased borrowing, we have had net aid which has been positive. Then there was a change in the attitude of the donor agency and the change in the attitude of those countries who were not willing to give aid. So, it was a positive change and as a result of that we had investment coming into the country but what has happened? We have not been able to utilize this for the benefit of our people. So, we have had liquidity coming in but that has gone into consumer's spending. It has not gone into investment,

investment in the sense of generating growth or having sustainable growth over a period of time.

Sir, I will just point out that the growth that we had, also was as a result of demand and supply. There was surplus capacity and that surplus capacity has now been exhausted and on page 88 of the annual plan, the Government itself has highlighted the issues which are affecting growth and they have highlighted saturation of capacity, skills, energy shortages and unreliability, transport and communications infrastructure, certification standard and productivity level. Since they are aware of it, I would like to know that how are they going to address these. They have highlighted them, they are aware of them but it is not enough just to highlight them. We must have positive policy. I must ask this Governmentthat what is their industrial policy? What is their textile policy? What is their agriculture policy? How do they hope to achieve growth in these sectors? It is good to have growth but growth must be positive and must be sustainable, it must add to the revenues of the country. Here we have aconsumer based growth, it is not an investment based growth.

Sir, our country is now in a vicious circle of trying to need the budget imbalances in the country and we are in a spiral. We are trying to achieve growth, we are trying to curtail inflation, we want to have a tight monetary policy but how that all is going to be achieved? And for that I don't see any coherent policy of the Government. I am sure they are awareof it but they must make us aware of it also because there is no

confidencein the economy. As I said earlier that subsidies are good but it is not a solution to the problems of the country.

Sir, as regards privatization, I am very clear in my mind and I have spoken time and again about it that privatization, as a concept, is may be good but it has to be understood within the constraints of a given country. Our economy is fragile, our economy is an economy which is driven by many Saddlers and there is no stability in it. So, when the Government goes for the sale of strategic assets of the country then we have to speak out because there will be nothing left. So, we have had the privatization of KESC, PTCL, Pakistan Steel, Habib Bank, all are questionable deals. Today, the Supreme Court of Pakistan, this is the tenth day that it is looking into the sale of Pakistan Steel Mills and then the Counsel for the State, Mr. Sharifuddin Pirzada had to concede that the land is not a part of the deal. He had to concede in the Supreme Court of Pakistan. Sir, it is a very very serious issue, this should not have been done the way it has been done. There has to be transparency. There are different methods that can be adopted.

Mr. Chairman: You have one minute left.

Senator Saadia Abbasi: Sir, as regards oil and gas prices. It has been announced by the Advisor to the Prime Minister on Finance that there is going to be an increase on these. Sir, the Government must announce increase on these because when there is an increase in oil and gas prices, it is going to disrupt all these projections in this budget but it

is going to be like a mini budget and this is going to impact all sectors of the economy. So, they must address this. Government earns Rs. 31 on every litre of petrol. So, I am sure that they can address this by curtailing expenditure and by addressing the real issue which is inflation in the country. It is inflation which is just out of control. So, I would ask the Government to announce freeze on this because it is something that is very serious and has a very long term impact.

Mr. Chairman: Please conclude now.

Senator Saadia Abbasi: Sir, finally I would just like to say that how do we increase? The Government must tell us that how they propose to increase revenues. So, it is through taxation, whether it is through investment, whether through industrialization and jobs creation, whether through increase in export, whether through savings, whether through curtailing expenditure, whether through improvement in the services sector and skills development of our people and export of manpower or investment in the human capital of the country. So, we must address these and they must tell us about it so that there is confidence in the economy. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you Mr. Rahmatullah Kakar.

جناب چیئرمین ، جناب رحمت اللہ کاکڑ، ایک سیکنڈ کاکڑ صاحب! وزیر صاحب کچھ بول لیں۔

جناب عمر ایوب خان ، جناب ایک supplementary issue کے بارے میں اسحاق ڈار نے raise کیا تھا اور میں نے floor of the House پر بات کی تھی کہ I get back

to the House تو بیچ میں adjourn ہوگیا۔ گزارش یہ ہے کہ وہ پندرہ تاریخ کو نیشنل اسمبلی

میں lay ہوگا ہے اور اس کے بعد یہاں پر lay ہوگا۔

It will be laid on the floor of the National Assembly on 15th and subsequently in the Senate.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب! پندرہ کو تو ہمارے آنے کا کوئی

فائدہ نہیں ہے کیونکہ پندرہ کو تو we will be done and through with the budget,

16th کو we are going to adjourn, 12th is the last date. So, I am sure it must already be printed, it can not be that it is not printed. So I will request the Minister have it laid in the Senate tomorrow.

Mr. Omar Ayub Khan: I can not do that. With due respect it has to go to the National Assembly that is how it has been, not this time but all through these years

پہلے نیشنل اسمبلی میں lay ہوگا پھر یہاں پر ہوگا۔

Senator Mian Raza Rabbani : Sir, then they should lay it in the National Assembly tomorrow. What is stopping them form laying it in the National Assembly tomorrow?

Mr. Chairman: May not be printed by then or is it ready and printed?

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, it is in the process

سب مکمل ہو جانے کا 15th کو

It is nothing that we have invented out of the blue, it is something which has been taking place,

ایک time frame کے بعد ہی وہ lay ہوتا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ،جناب! time frame کے بعد میں نہیں ہوتا۔

It is printed alongwith the budget documents and right now it is under the lock and key with the Secretary. It is just because they are afraid of the transparency. They do not want members to identify various issues that are hidden in those supplementary grants that they are not bringing in.

Mr. Chairman : What he is saying, it is the timing.

Mr. Omar Ayub Khan: I think the Honourable Member is not being correct in the thing.

ہماری ساری چیزیں transparent ہوتی ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: What transparency is he talking about?

Sir, transparency ہوتی تو they would have been laid with thebudget documents. آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں they have always been laid with the budget documents.

Mr. Chairman: Is it part of the budget document?

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, the supplementary grants are always part of the budget documents

یہ تو انہوں نے آکر نئی تاریخ شروع کی ہے just to cover up their wrong doings

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، رضا صاحب! تشریف رکھیے۔ بھنڈر صاحب! آپ جائیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، میں ابھی حاضر ہوا ہوں۔

جناب چیئرمین، میں تھوڑا background آپ کو دے دیتا ہوں۔ یہاں پر اسحاق

ڈار صاحب نے اپنی تقریر میں issue raise کیا تھا اور پیر کو بھی کہا تھا جب بجٹ lay ہوا تھا کہ سپلیمنٹری گرانٹس اس کے ساتھ نہیں ہیں اور وہ ساتھ ہونی چاہیئے تھیں کیونکہ they are part of budget, اس کی approval ہے۔ صبح انہوں نے اپنی تقریر میں پھر raise کیا تھا۔ تو وزیر صاحب نے کہا تھا I will check it and come back to the House with the status. کہہ رہے ہیں کہ پندرہ کو lay کر دیں گے، پہلے اسمبلی میں ہونا ہے پھر یہاں پر ہونا ہے۔ ان کا یہ پوائنٹ ہے کہ it is the part of the budget, it should have been laid earlier. پندرہ سولہ کو تو ہم adjourn کر رہے ہیں اور بارہ تک ہماری recommendations چلی جائیں گی۔ تو What is the requirement? What is the procedure generally followed?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب! جو lay کرنا ہے یہاں وہ تو کرنا ہے Finance Bill and the annual budget statement. جناب! اس وقت میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اس question کو answer کر سکوں لیکن off hand جو میرا خیال ہے کہ supplementary budget statement اگر annual budget کا حصہ ہے تو پھر اس کی تعریف میں آئے گا۔

جناب چیئرمین، تو ایسے کرتے ہیں---

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! آپ میری بات سن لیں - آپ نیشنل اسمبلی کا پچھلے آٹھ نو سالوں کا ریکارڈ اٹھوا کر دیکھ لیں کہ جب بجٹ پیش ہوا ہے، یہ جب سے آئے ہیں انہوں نے یہ طریقہ کار اپنایا ہے کہ جو اس میں بلٹ پروف گاڑیاں اور جو پرائم منسٹر ہاؤس کا بجٹ اتنا expand کردیا گیا ہے - ان چیزوں کو چھپانے کے لئے ----

جناب چیئرمین، اسی لئے میں نے کہا ہے کہ---

let the Leader of the House come.

سینیٹر میاں رضا ربانی ، آپ ان سے پوچھیں supplementary grants کا جو کتابیں ہوتی ہیں وہ بجٹ کے ساتھ آتی ہیں۔

جناب چیئرمین، قائد ایوان اور کامل آغا صاحب وزیر پارلیمانی امور کو آنے دیں ۔ I will take it with them. میں ان سے بیٹھ کر بات کروں گا۔ اگر وہ ابھی یہاں آ جاتے ہیں تو ابھی بات کر لیتے ہیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! ایک منٹ کے لئے مجھے اجازت دیں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے ... let us go on with وہ جب آ جائیں گے تو we will take it up with them. There is technicality.

سینیٹر الیاس احمد بلور، نہیں جناب ! technicality میں یہ ہے کہ یہ وہاں پندرہ کو lay down کریں گے ۔ اس کے بعد ہمیں لا کر دیں گے ۔ ۱۲ تاریخ کو ہمارے فنانس کمیٹی کے چیئرمین اپنی سفارشات finalize کر کے وہاں proposal بھیجیں گے ۔ تو پھر ہم نے اس کو ۱۶ کے بعد کیا کرنا ہے ؟

سینیٹر میاں رضا ربانی ، مسئلہ یہ ہے کہ جو -------

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے ہم نو دس سال یہاں سینیٹر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی ، مسئلہ یہ ہے کہ ایک amount fix کر کے دے دی کہ جی ------

جناب چیئرمین، نہیں ، میں point سمجھتا ہوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ،اب اگر آپ نے اس کو over spend کیا ہے اور اس کو آپ لے کر آ رہے ہیں تو let us know what are the reasons?

جناب چیئرمین ، I will check up the record کہ کیا ہے اور اس میں پہلے procedure کیا رہا ہے۔ دو سال کا آپ نے بتایا ہے اور آپ اس سے پہلے کی بات کر رہے ہیں۔

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, his father was the Speaker he should go and ask his father. When his father was the Speaker it used to be laid at that very time.

ایک منٹ اگر وہ آگے پیچھے ہوتا تھا تو

he used to take the Government to task and which was the correct position which he took. But he himself probably does not know because

who want to cover up things and he has to come وہاں اور لوگ بیٹھے ہوئے ہیں and face the problem.

Mr. Chairman: Let the Leader of the House and the Minister for Parliamentary Affairs come, we will take it up with them.

(Interruption)

Mr. Chairman: I think, please no cross talk. Please let us maintain the decorum of the House. No cross talk. Babar Sahib, let Wasim Sajjad Sahib come then we will raise it.

بابر صاحب! آجانے دیں وسیم صاحب کو اس وقت raise کرلیں گے۔ ایک ہی دفعہ یہ بات طے ہو جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، آپ raise کرلیجئے گا' آپ ان کو کہہ دیجئے گا۔

I will point out just one thing with your permission. Mr. Chairman! kindly see the motion which has been brought in the House. The motion says: The Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill-2006 containing the Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution. This means two things: Finance Bill which

contains the Annual Budget Statement and of course if any spending made, is a part of the Annual Budget Statement; and

No.2 is the time constraint if we are incapable of looking in minor details what recommendations can be made? This is what I wanted to point out.

Mr. Chairman: No, I get the point. We will check it, let the Leader of the House come, we will take it up.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Thank you, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین، کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ و السلام علی خاتم النبیین۔

جناب چیئرمین! ہم میٹھی بات، میٹھی چیز سے شروع کریں گے۔ آج صبح بھی press briefing میں Finance Minister تشریف فرما تھے۔ ہم نے ان سے گزارش کی کہ آپ کے دادا جب صدر پاکستان تھے تو چینی اڑھائی روپے سے دس پیسے per kg. مہنگی ہوئی۔ اس ملک میں انقلاب آیا ادھر کے ادھر اور ادھر کے ادھر ہوئے۔ آج اڑھائی روپے کی چینی چالیس روپے میں نظر آ رہی ہے۔ یہ سہرا اس حکومت کے سر ہے کہ in between Rs.12 and 40 اٹھائیس روپے فی کلو اضافہ ہوا ہے۔ اس کی کوئی justification ان کے پاس نہیں ہے۔ After Brazil, we were the sugar exporters in the world. کیا ہمارے planning کے کرتے دھرتوں کو یہ عقل تھی کہ اس ملک میں جب ایک لاکھ میٹرک ٹن domestic consume ہوتی ہے، ایک ڈیڑھ لاکھ ٹن beverages میں استعمال ہوتی ہے، اور اتنی ہی بیکریز وغیرہ میں بھی استعمال ہوتی ہے تو ہمارے پاس کوئی stock ہونا چاہیے یا نہیں؟ ہم نے اپنی چینی تو سات آٹھ روپے میں بیچی اور اب ہم پینتیس روپے import کر رہے ہیں۔ یہ ان کی planning ہے؟

انصاف اگر ہوتا تو شاید کرسی چھوڑ دیتے۔ اب یہ فرما رہے ہیں کہ ہم یوٹیلٹی سٹور کے ذریعے public کو چینی فراہم کریں گے۔ اس ملک میں کل کتنے یوٹیلٹی سٹور ہیں' انہوں نے announce کیا ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر ایک یوٹیلٹی سٹور بنائیں گے۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ دور کے areas میں ایک تحصیل اور دوسرے کے درمیان سو اور ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ ہوتا ہے' اب ایک آدمی ایک کلو چینی کے لئے ڈیڑھ سو میل سفر کرے گا اور وہاں پر یوٹیلٹی سٹور کا دروازہ کھلا ہو گا۔ میں ان سو Senators کو challenge کرتا ہوں کہ اگر پارلیمنٹ ہاؤس میں اگر یوٹیلٹی سٹور ہے تو وہاں سے یہ چینی نہیں دے سکتے' یہ 16 کروڑ عوام کو کیا چینی دیں گے۔ آٹا crisis سال دو سال پہلے کی بات ہے' اس اسلام آباد میں پنجاب کے چوہدری پرویز الہٰی کی 80 ہزار بوریاں گولڑہ شریف کے موڑ کے سٹور پر پڑی تھیں' ہم نے اس پارلیمنٹ میں آواز اٹھائی' انہوں نے rate بڑھانے تھے اور rate آسمان پر ے گئے۔

Taxes کی بات ہو رہی ہے ' direct taxes and indirect taxes کی۔ جو پرانے taxes تھے اس کو تو انہوں نے چھپائے رکھا ہے۔ بجٹ تقریر میں کسی ٹیکس کا ذکر نہیں کہ پرانے کیا تھے اور اب ہم کیا taxes لا رہے ہیں' جو لا رہے ہیں اس میں انہوں نے indirect taxes میں 18.7% high کر رہے ہیں' indirect اور direct میں 18.6% high کر رہے ہیں it means کہ 37% something taxes مزید direct and indirect taxes excluding پرانے taxes بڑھائیں گے۔ اس مہنگائی سے عام آدمی کی کھال اترے گی' یہ common man کو relief ملے گا۔ CVT پر جو 0.75% proposal ہم نے پچھلے سال دی تھی' وہ تو پچھلے سال property پر نظر نہیں آئی ' property business میں ذرا boom تھا اب earthquake کے بعد ذرا property بھی ہل گئی ہے تو اب وہ 2% لگا رہے ہیں لیکن اس میں طرا یہ ہے کہ جو Defence Housing کے plats ہیں the rate will be @ 50 rupees per sq.ft. ذرا جائے کوئی 5 ہزار فٹ خرید کر تو دے۔ بڑوں کے تو سب کے پلاٹ ہیں۔

Defence budget جو ہے that is 250.2 billion اس ملک کا دفاع ہر حالت میں مقدم ہے' اگر پارلیمنٹ یا Parliamentarian بیچارے کو سرے عام نہیں بتایا جاتا تو in Camera session میں بتایا جائے کہ یہ ہے اور اس کا ہم نے یہ کرنا ہے لیکن ساتھ یہ بھی

بتایا جائے یہ defence جو ہے goes to the extent of defence ہو گا یہ گولی آپ کے گردن پر نہیں ماری جائے گی۔

Law & Order پر جو زیادہ رقم رکھی گئی ہے اس کا کیا فائدہ ہے۔ اس ملک میں دن دھاڑے اغواء برائے تاوان کے cases ہو رہے ہیں، لاہور شیخوپورہ روڈ پر دن کے وقت مسافر بسوں میں بیٹھے ہوتے ہیں اور گنیں نکال کر لوگوں کو لوٹ لیا جاتا ہے۔ defence personnels پر حملے ہو رہے ہیں، Law & Order کی situation اس حد تک حکومت کے controlمیں ہے، عام آدمی تو bonus پر جی رہا ہے، چاہے گھر کو اندر سے چٹخنی لگائے یا تالا لگائے، اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

GDP grwoth rate کی بات ہوئی ہے انہوں نے پچھلے سال claim کیا تھا کہ 8 point something GDP growth rate ہو گا، اب مان رہے ہیں کہ جی وہ پورا نہیں ہو گا تو یہ 6.6 expect کر رہے ہیں، it means کہ یہ declining position کی طرف جا رہا ہے۔ fiscal deficit 2005-6میں increase ہوا۔ صبح اسحاق ڈار صاحب نے بڑی خوبصورت بات کی کہ گزشتہ پانچ چھ سالوں میں انہوں نے جو ملک کو total deficit دیا ہے that is ایک کھرب اور 436 ارب۔ جو ہماری آنے والی نسل ہے وہ بھی اس deficit کو ادا نہیں کر سکتی اور اتنے taxes لگائیں گے کہ اس سے مزید lamouzine خریدی جائیں گی، مزید bullett proof گاڑیاں خریدی جائیں گی، مزید خوبصورت بنگلے centrally airconditioned بنیں گے، مزید عیاشیاں ہوں گی اور یہ deficit اور بڑھے گا۔

Privatization سے وصول ہونے والی رقوم کو fiscal deficitمیں adjust کیا جا رہا ہے۔ ہم نے کتنے اثاثے بیچے۔ حبیب بنک آپ کے سامنے بکا۔ آپ خود میکلوڈ روڈ کراچی کی رونق رہے ہیں۔ جس amount میں حبیب بنک پوری دنیا میں بیچا گیا کیا وہ صرف حبیب بنک کے بائیس منزلہ پلازہ کی قیمت نہیں تھی؟

پی ٹی سی ایل کی بولی لگائی گئی۔ درون خانہ جوڑ توڑ ہوتا رہا کہ جی وہ پیچھے ہٹ گئے ہیں، Installment کر رہے، وہ کر رہے ہیں، کچھ پتا نہیں چل رہا ہے۔ ایم سی بی اسی حساب میں گیا، الائیڈ بنک اسی حساب میں گیا۔ اب تابوت میں جو آخری کیل ٹھونک رہے ہیں وہ سٹیل ملز کو

فروخت کر رہے ہیں غالباً 23,24 یا 25 ارب روپے میں دے رہے ہیں۔ سٹیل ملز کی صرف زمین کھربوں روپے کی ہے۔ آپ کو بخوبی علم ہے' آپ نے visit کیا ہے۔ ہم اس پلیٹ فارم سے سپریم کورٹ سے عرض کریں گے کہ جس طرح انہوں نے بہت سارے suo motu cases میں notices لیے ہیں اور اپنی discretionary powers استعمال کی ہیں' اسی طرح اس deal کو روکا جائے۔ اس ملک پر احسان کیا جائے' اس ملک کے لوگوں پر احسان کیا جائے تاکہ یہ بربادی نہ ہو۔

کشکول توڑنے کی بات ہو رہی تھی لیکن شاید understanding نہیں تھی نثار میمن اور Finance Minister Sahib کے درمیان۔ فرق صرف اتنا ہے وزیر خزانہ صاحب فرما رہے تھے کہ آئی ایم ایف کے سامنے کشکول اب توڑ دیا ہے۔ نثار میمن صاحب فرما رہے ہیں کہ باعزت طریقہ تو World Bank کے سامنے کشکول پھیلانا ہے۔ وہ مان رہے ہیں کہ World Bank کے سامنے کشکول اب بھی ہے اس میں کچھ ڈالا جائے۔ terms and conditions جو ہیں that is negotiable. صاف پانی گھر گھر پہنچانے کی بات ہو رہی ہے کہ by the end of 2007 ہر گھر کو filtered پانی ملے گا۔

جناب عالی! مئی کی کسی تاریخ کی بات ہے کہ فیصل آباد میں تیس ہزار بندے contaminated water سے ہسپتالوں میں پہنچے۔ اسلام آباد میں اسی وبا کی وجہ سے لوگ پانی نہیں پی رہے ہیں تو کتنے افسوس کی بات ہے۔ میں سخت الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا ورنہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ retired ملازمین کے لیے 20% increase in pension announce ہوئی ہے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے جو یکم مئی 77ء سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ ساٹھ سال کے اس وقت ریٹائرڈ ہوئے تھے' تیس سال یہ گزرے' نوے ہو گئے۔ اب نوے سال والے کتنے زندہ ہوں گے اور باقی جو retire after May 1st, ہوں گے ان کو 15% increase in pension دے رہے ہیں۔

جناب! please سرکار کو خاموش کرایا جائے' ہماری فریاد ہے۔

Mr. Chairman: Please hear the honourable colleague.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، یہ آج صبح بھی بولتے رہے۔ جناب! اب جو pension میں 15% increase ہے اس سے کیا ہوگا ان بے چاروں کا۔ جس کو پندرہ سو روپے پنشن ملتی ہے اب اس کو ڈیڑھ سو روپیہ اور دینے سے اس کا آٹا، چینی، دالیں پوری ہو جائیں گی؟

دالوں پر subsidy کی بات کی ہے تو دالوں پر subsidy کس کو ملے گی؟ کہ حکومت وقت کے جو بڑے بڑے کارندے ہیں جو اب import کریں گے۔ صرف دال چنا میں ہم دنیا میں دوسرے نمبر پر ہیں اور باقی دالیں تو ہمیں سب import کرنی پڑ رہی ہیں۔ پندرہ روپے کی دال اب بتا رہے ہیں کہ جی! ہم تو ستر روپے کی بیچ رہے ہیں۔ دیکھ لیں، انڈیا میں تو پچھتر روپے میں فروخت ہو رہی ہے یا ہم پچھتر میں بیچ رہے ہیں، وہ اسی پر بیچ رہے ہیں۔ یہ کیا justification ہے کہ ہم نے آپ کی کھال اتاری ہے، ہم نے تو تین سو فیصد اتاری ہے برابر میں تو ساڑھے تین سو فیصد اتر رہی ہے۔

ڈرائیوروں کے لیے overtime اور Despatch Riders کے لیے 50% کی بات ہوئی ہے۔ جس شخص کو دس روپے ملا کرتے تھے ڈاک delivery کے اب اس کو پندرہ روپے کا relief ملے گا۔ آپ انصاف کیجئے کہ اس وقت پندرہ روپے میں زہر کا ٹیکہ بھی نہیں ملتا۔

سکول ٹیچر کے لیے پانچ سو، سات سو اور ہزار روپے کی بات کی ہے according to their qualification. School teachers کی اس ملک کے لیے جتنی خدمات ہیں، جتنے rough ٹائپ بچوں کو انہوں نے تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا ہے، کیا ان کو صرف پانچ سو اور سات سو روپے ملیں گے؟ اس سے ان کے مسائل حل ہوں گے؟ Agricultural Sector میں خاموشی ہے۔ صرف یہ فرمایا گیا ہے کہ اب جس کی مرضی ہے ٹریکٹر منگوائے۔ اب میری پانچ ایکڑ زمین ہے کیا میں امریکہ سے ایک ٹریکٹر import کر سکتا ہوں؟ یقیناً نہیں کروں گا۔وہ کرے گا جس کے پاس پیسے ہیں۔ زمیندار کو اگر direct relief دینا ہے تو فری بجلی دیں، فری ٹریکٹر دیں۔ کھاد اگر فری نہیں دے سکتے تو subsidized rate پر دیں۔ Farm to market roads بنا کے دیں ان کو۔ اس میں پریس کے دوستوں کو نظر انداز کیا گیا ہے میری نظر سے بجٹ speech میں یا اس پریس briefing میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ پریس کے لوگوں کو بھی جینے کا ایک

سہارا مل سکے ۔ چاہے میدان جنگ ہو ' چاہے عام حالات ہوں ' چاہے Civil War ہو اس میں ان کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں تو ان کے لیے کوئی relief نام کی چیز نہیں ہے ۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ ،مسٹر ہارون خان۔

سینیٹر ہارون خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں سب سے پہلے اپنی speech کا آغاز اس بات سے کروں گا کہ We should have the courage and the strength to get up and call spade a spade میں آج یہاں کھڑے ہو کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ there are a lot of policies جو نواز شریف صاحب کے دور کی بڑی اچھی policies تھیں اور اس گورنمنٹ نے continue کی ہیں۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بے نظیر کے دور میں بڑی اچھی کچھ policies تھیں، کچھ غلط تھیں۔

So there has to be continuity by the same token, they should have the strength and the courage to talk about the good things that this Government has done and presented them into the budget and then criticise and give their recommendations. I have heard lot of speeches and I get a feeling that it is criticism for the sake of criticism and that is a negative approach.

Mr. Chairman! my honourable members of the Senate, most of them are very qualified in their field but most of them are not Economists, Accountants or Financial experts. There are so many numbers wind up here that by the end of the sessions, numbers will start coming out of our ears, thats what budget is all about so I will try to minimize the use of numbers. However, if I also take a lot of numbers I apologise for that because thats what budget is all about. Lot of people have said about figures that there are wrong figures I am amazed how they can say that

because this is a public document, it is not a secret document just presented in the Senate and the National Assembly and then we are going to change it and present it to the International Monetary Agency later. This is a budget which is to be seen by World Bank, by the Paris Club, by ADB because we go to them to borrow money for development projects. So I do not think that we should continue to say that all the figures that have been given in this budget are wrong. I will divide my speech and I will be successful in my speech if I make it simple so that everybody understands what I am trying to say. I will lay down the achievements of the Government, then I will criticise certain things which I think this budget is missing and I will give my suggestions . To start with, there are certain macro economic achievements then I will lay down certain measures that the Government has taken to fight inflation. I will continue to lay down certain measures that have been taken to create employments then there are a lot of measures that the Government has taken to enhance the agriculture production. I will then try to explain that how does the Government intend to raise the extra revenue without affecting the poor. Then I will show my concerns about the budget and at the end, I will lay down my recommendations and I will hope to finish within my time limit.

جناب چیئرمین! میں نے speeches سنیں اور کچھ Programmes جو ٹیلی وژن پر آئے وہ بھی سنے اور unfortunately ہماری discussion politicise ہو جاتی ہیں اور کوئی اچھا point یہاں discuss ہونے لگتا ہے۔ اس میں figuer throwing شروع ہو جاتی ہے۔ and at the end of the day عوام جو اس پروگرام کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔

and it is important for the education of the people to understand what is happening in the budget and the economy,

وہ چیز فیل ہو جاتی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جھوٹ ہے کہ ہم نے اپنی Revenue collection پانچ سال میں 300 ارب سے لیکر 704 ارب تک پہنچا دی ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے۔ کیا یہ غلط ہے کہ ہم اس سال /835 ارب روپے collect کرنے کا target بناتے ہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ ہم اس سال ۸۲۵ ارب روپے collect کرنے کا target بناتے ہیں اور انشاء اللہ اس کو achieve کریں گے۔ جناب چیئرمین! کیا یہ جھوٹ ہے کہ inspite of the disaster of earthquake جناب چیئرمین! انڈونیشیا میں سونامی آیا۔ ایک لاکھ ستر ہزار لوگ مرے۔ آج تک ان کی economy recover نہ کر سکی۔ ہمارے بھی ۵۰ ہزار لوگ شہید ہوئے۔ ایک لاکھ ۲۰ ہزار لوگ بے گھر ہوئے۔ پہاڑ کے پہاڑ گر گئے۔ Financial year کے تین مہینے کے بعد یہ ہوا اور اس کے باوجود

by the grace of God, we have ended up with the GDP growth rate of 6.6% and if you look at the last 3 years, our average is 7.5%. This is no small feat

یہ ساری economy کا آپ کا indicator ہے۔ دنیا میں یہ indicator مانا جاتا ہے۔ We can't deny this. Give the Government a credit for this thing.

کیا یہ بات غلط ہے کہ ہماری پانچ سال میں poverty ۳۲ فیصد سے ۲۵ فیصد ہوئی ہے۔ اگر غلط ہے تو

they should come up with figures and try to justify that but as long as they don't have credible figures, we have to go alongwith the figures presented by the Government and accepted by the world. Mr. Chairman!

کیا یہ بات غلط ہے کہ per capita income پچھلے سال US$ 742 تھی۔ اس سال US$ 847 پر ختم ہوئی - It is an increase of 14.2% in one year. It is a fact, we have to accept that. کیا یہ بات غلط ہے کہ Foreign Direct Investment جو پچھلے سال میں

پہلے دس مہینے 0.89 billion dollars تھی اس سال کے دس مہینوں میں 3.02 billion dollars ہے۔

This is a phenomenal increase. Mr. Chairman! is it not correct that 5 years ago we started with exports of 7 billion dollars and this year *'Insha Allah'* we are going to have 17 billion dollars, more than double in 5 years, that is a great achievement. Mr. Chairman, this country is facing inflation.

دنیا میں کوئی بھی growth inflation کے بغیر نہیں ہوتی۔ Yes, ہماری inflation تھوڑی out of control ہوئی۔ پچھلے سال 9.3% پر ختم ہوئی۔

This year we are going to end up with 8%. So, it is declining and the Government is trying its best to contain it. The other things we should keep in mind because of the Government's policy, one billion dollar investment has been made in the Telecome Sector which has produced 115,000 jobs. These are all Pakistanis. These are not foreigners.

پاکستان میں ایک لاکھ ۱۵ ہزار jobs introduce ہوئی ہیں

because of the investment in the Telecom Sector. It is all come from outside and what has this done to the poor man?

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہے کہ آج سے ۵ سال پہلے امریکہ' انگلینڈ یا کینیڈا میں call کرنے کے لئے ۱۰۰ روپے فی منٹ لگا کرتے تھے۔ آج ڈیڑھ روپے فی منٹ کے calling cards مل رہے ہیں۔

This is the success of the Government's policy on the Telecom Sector.

غریب آدمی نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ کا مزدور' آپ کا plumber اور آپ کے carpenter کی جیب میں بھی ایک cell phone ہوتا ہے۔ This is the success of the Government's policy.

جناب چیئرمین! economic take off اور growth کی وجہ سے

we run short of skilled labour and this is a major problem that we are

facing now and as a result of that the Government has formulated a National Technical and Vocational Training Institute called National TEVTA and it has been given the status of a Ministry and that is the seriousness the Government is showing in generating skilled labour.

میرے کسی ساتھی نے بہت صحیح کہا کہ بہت سارے skilled لوگ باہر چلے گئے ہیں۔ وہ بھی ہماری economy کو فائدہ دے رہے ہیں۔ But ہم نے اور skilled workers train کرنے ہیں

in order to face this growth so that this growth is maintainable and sustainable. Mr. Chairman, I am not going deep into things.

میں موٹی موٹی چیزیں بتا رہا ہوں۔ ہم education کی بات کرتے ہیں۔ Higher Education Commission کی پچھلے دو تین سال کی efforts سے آج it is a part of the budget speech کہ پچھلے سال ۷ ہزار students نے Ph.D. میں داخلہ لیا ہے۔

7000 students, could we have ever thought of that before? That means in the next 4-5 years 7000 students per year are going to come out with Ph.Ds, that is no small feat. We should give credit to the Government for that. Is it not true? According to the Budget that is last five years, there has been 72% growth in the cement sector, 70% growth in the production of cotton yarn, some of it is used here, some of it is exported. Motorcycle production has increased five times,

یہ غریب آدمی کی ہے، motorcycle غریب آدمی چلاتا ہے، امیر آدمی نہیں چلاتا۔ TV production sets کی

indigenous production has incresed seven times. Tractors which is the life line of our agriculture economy

ان کی production پاکستان میں تین گنا بڑھ گئی ہے۔

So, these are some of the major things that the Government has achieved. Now, let us come to the measures announced in the Budget

کہ غریب آدمی مہنگائی سے کیسے fight کرے گا' سب سے important چیز جو یہاں کہیں نہیں جتائی گئی' industrial workers کی minimum wage 3000 rupees تھی ' it is increased to 4000 and 33% increase in one year. ٹھیک ہے industry پر بوجھ پڑے گا but غریب آدمی جس کو سب سے زیادہ مہنگائی hit کر رہی ہے' 3000 سے 4000 and 33% increase in minimum wage. آپ سب کو' آپ سب نے کہا ہے' کو Employees کو 15% inflation allowance ملا ہے' pensioners کو 15 سے 20% increase ملی چاہیے۔ Industrial workers کی profit sharing is increased from 6000 maximum to 12000. پہلے Another important thing tax free income was 100000 rupees, now that has been increased to 150,000 rupees that is an increase of 50%.

اور عورتوں کے لئے

the first 200,000 income in any year is tax free not only that the tax rate, the top tax rate for individual and salary people has been slowed down from 30% to 20%, it is a major effort. Let us come to the subsidies, I agree with my fellows, this is temporary measure, subsidies in free economies are not going to work for ever, it's a stop gap measure but look at the amount of subsidy that the Government has announced for the poor people. Last year this was 4 billion rupees, this year they have increased that three times to 12 billion rupees.

12 ارب روپے کی سستی گندم' چینی اور دالیں Government خرید کر غریب عوام تک پہنچائے گی' it is a great effort. Saving schemes ہمارے غریب غرباء hit ہوتے تھے' وہ interest rate 0.5 سے 1.5% تک بڑھ گیا ہے۔

Another major thing which is going to really improve our agricultural production, last year the subsidy in fertilizer was 5 billion rupees, this year they have allocated 12.3 billion rupees for the subsidy in fertilizer. Tax more than double of the subsidy they have given last year that is another major increase. But what is the Government doing to generate the employment, to increase the employment. Your Annual Plan last year was 272 billion rupees, this year it was gone up 53% to 415 billion rupees,

415 ارب روپے کے roads بنیں گے' dams بنیں گے' canals بنیں گی اور workers
آئیں گے' employment generate ہوگی - This is all going to be thrown into the
economy to create jobs. 18 سے 40 educated youth کو frenchised utility
stores ملیں گے جس میں سے loan 50% کا interest جو ہے' وہ Government bear
کرے گی۔

Then they have announced to have new Pakistan Dairy Development Board which is going to make 1200 model dairy forms and 2900 livestock forms, this is all going to generate jobs. What has the Government done to increase the agricultural production, 15 billion dollars have been allocated over a period of certain years for the drip irrigation, sprinkle system.

Mr. Chairman, یہ ہماری agriculture پہ flood irrigation ہوتی ہے کہ یہ دنیا میں کہیں
نہیں ہوتی' ایک crop ادھر لگی ہے' ایک چار فٹ لگا ہوا ہے اور ہم پورے area کو flood
کرتے ہیں' اس کو irrigate کرنے کے لئے۔ یہ drip arrigation اور sprinkle
irrigation آج 20 سال پہلے introduce ہوئی ہے۔

No government has done it before, this Government has allocated 15 billion rupees for this, it is good start, it is going to give effect to all those

and it is going to increase the productivity in the yeild of a crop. 68 billion have been allocated over a period of a year out of which 6 billion is going to be spent this year on strengthening of 87000 water channels

یہ آپ کی agriculture productivity کو direct effect کرے گی۔

This is a measure which no government had taken before. Let us appreciate this step of the Government. 68 billion rupees fiscal space بنی ہے، ہماری economy نے take off کیا ہے، ہم CBR سے 800 billion rupees collect کر رہے ہیں

and that is why we are spending this money. 2.5 billion has been earmarked for the Agriculture Research Council. National Agriculture Research Programme has been established to improve the yield and the productivity of the crops. Almost all the agriculture machinery has been zero rated for sales tax and for custom duty purposes, that is a great step. Let us see what are the additional taxes that the Government has imposed, not many. Real estate has been brought in the tax net

یہ پورے عوام کی آواز تھی، they have brought the real estate in the tax net اور اس پر 2% tax لگا ہے۔

Taxes have been doubled in the stock market transactions and the trading transactions. 15% excise duty has been imposed on foreign travel,

غریب آدمی foreign travel نہیں کرتا، he is not going to be affected by that.
7% additional duty has been imposed on cigarete, ہاں غریب آدمی سگریٹ پیتا ہے لیکن اس کو نہیں پینا چاہیے تو اگر یہ ڈیوٹی لگی ہے تو بہت اچھا ہے۔ Excise duty has been imposed on banking services, سو additional revenue generate کرنے کے جتنے بھی measures لیے ہیں، اس سے غریب آدمی affect نہیں ہو گا۔

These were the achievements, yes, Mr. Chairman! the budget has some weaknesses and I have some concerns. Mr. Chairman! I feel that the main stay of our economy and the vision and the mission of our economic managers should be to enhance our agricultural productivity and to increase our manufacturing sector. Mr. Chairman, I will give you the example of China

آپ اندازہ لگائیں کہ USA اور China یہ دو giants ہیں' یہ آج بھی ایک دوسرے پر trust نہیں کرتے---

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر ہارون خان ، جناب چیئرمین ! I will just take a couple of minutes.

آج بھی وہ ایک دوسرے پر trust نہیں کرتے

but look what happened. United States wanted cheep goods for its consumers, China wanted jobs

اور آج اس کی economy اس حد تک take off کرچکی ہے کہ وہ دنیا کے oil resources اور دنیا کا steel لے رہی ہے اور مہنگائی کی ایک وجہ یہ China کا syndrome بھی ہے

and it is providing jobs to its one billion population. What I am trying to say, the reason I am trying to bring here is

جیسے جیسے China کی economy بڑھ رہی ہے ' وہاں کی cost of living بھی بڑھتی جا رہی ہے اور وہاں بھی low value added چیزیں جو ہیں وہ China کی economy سے باہر نکلیں گی۔

We have seen the examples of Japan and South Korea and we should be set and ready to accept that manufacturing bear that is going to shift from China. Otherwise India is going to take that. This budget does not have

any vision on how to expand our manufacturing sector and I have a serious concern over that and it is an indicator from the budget that last year our manufacturing sector, large scale manufacturing sector grew by 15%. This year it is going down to 9% so, there is a 6% shortfall. The agriculture sector, the Government has done a lot on that but I think it needs more attention, more focus. Why? Because last year the agriculture productivity grew by seven and a half percent, they predicted to grow by four and a half percent this year but it grew only by 2.5%. It is very easy to say

کہ جی بارش نہیں ہوئی، یہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا

but I think we are not doing enough to increase the productivity in the yield of crops, we have to do that. In our country the agricultural yields are perhaps the lowest in the world.

ہم باہر سے technology لے کر آئیں۔ جناب چیئرمین! آسٹریلیا میں ہم سے زیادہ problem ہے‘ its a desert ان کی yield productivity دنیا میں سب سے زیادہ ہے‘

get the technology from them, get consultants from there. We have to make a lot of effort on that. Mr. Chairman! a few other concerns that I have...

Mr. Chairman: Please conclude in one minute.

Senator Haroon Khan: I will conclude. The IT sector they have not done much. They have not done much on the petrol prices. My recommendations, I will just take a minute. I think the Capital Value Tax on stock market transactions which has been doubled is just a slap on

the rest, I think it should be quadruplicate

چار گنا بڑھنا چاہیے' جناب چیئرمین! آپ نے دیکھ لیا کہ یہ ایک ہوا تھا کہ double ہو جانے کا تو market crash کر جائے گی' مارکیٹ کل بڑھی ہے۔

So, I think it should be quadruple. I think the 15% inflation allowance has been given to the government employees, that is 15% of basic salary. It is a net 9%, I think that should be 15% of the gross salary because 9% is not enough for the inflation. Mr. Chairman! to increase the agriculture yield I think the very major factor is the high cost of electricity. I think the electricity rate for agriculture tubwells should be further discounted to the extent that a farmer is able to use as much water as the crop needs, this is very important Mr. Chairman. One other thing is that billions of rupees are going to the fertilizer subsidy.

یہ سبسڈی directly fertilizer کے کارخانوں کو بھی ملتی ہے in term of subsidized gas Mr. Chairman, and it is very unfortunate وہ یہ سبسڈی لے کر

they are being sold now for billions of rupees. There is one which was sold for 20 billion and the one which was sold for 16 billion. I would recommend

یہ سبسڈی fertilizer companies کی ختم کی جائے اور یہ farmer کو direct دی جائے۔

Mr. Chairman! there is no long term fixed project financing left for the manufacturing sector and that is why it is going down. All rates are short term and floating rates. So, there should be project financing announced. One of the last thing is that there is ethenol production capacity available in Pakistan. The government should immediately announce a 10% blend of ethenol into petrol. The capacity is there, it is

an indigenous commodity and that will bring immediately relief to the people of Pakistan by reducing the petrol prices. Textile Knitwear industry is in doldrums. A lot of factories have closed down because of competition from China, India and Bangladesh. The government has to focus on that, find the reason, why they are left behind and announce a relief package for the industry. At the end Mr. Chairman, I would say that we should have the courage to stand up and talk about the good things that the government has introduced into this budget, but by the same token we should also have the strength to get up and criticise for some of the important things that the government has missed in the budget, that way Pakistan will benefit and 160 million people of Pakistan can be prosperous. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Senator Rukhsana Zuberi Sahiba.

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Thank you Mr. Chairman. First of all my thanks for enhancing our time for 20 minutes.

Mr. Chairman: If you are relevant and if you are giving something useful and new for the House, if repetition or just narrative then no.

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Yes sir, I am sure. First of all sir, I would like to make a submission on the quality of budget. What kind of a document it is which is the kind of information that helps legislators to participate effectivly or not.

جناب! سینیٹ میں بجٹ لانے سے پہلے یہ قومی اسمبلی کی Constitutional requirement

کے حساب سے وہاں پر present ہوتا ہے۔ وہاں پر جو present format ہے وہ اس کا acceptable ہوسکتا ہے اور ہے لیکن Federating Units کا representative جو Senate legislator ہے اس میں ہمیں Province- wise information کی بھی ضرورت ہے because we represent our own Provinces, ہمیں پتا ہو کہ ہمارے Province میں جس کو ہم represent کر رہے ہیں اس میں sector- wise کیا expenditure ہیں۔ یہ submissions میں نے Finance کو آپ کے through بھیجی بھی تھیں لیکن شاید it was not written on time but now we are talking of the next budget, so, kindly take it up کہ ہمیں proper طریقے سے segregated data sector wise ملے۔

جناب والا! دوسری ایک problem یہ بھی ہے کہ آپ جب compare کرنا چاہتے ہیں تو ہر سال آپ کو ایک different format ملتا ہے اور اس format کی وجہ سے حد یہ ہے کہ serial numbers جو ہیں mega projects کے وہ بھی different PSDPs میں مختلف ہوتے ہیں and there is no mention about it کہ اس کی progress کیا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں کہ Budget is a process, it is not a process جس میں ایک document آئے چار ' پانچ ہزار pages کا اور legislators اس میں اپنے آپ کو اچھا ہے یا نہیں اچھا کے level تک رکھے اور اس کے بعد بات ختم ہو جائے۔ بجٹ کی جو different stages ہیں ' formulation جو Ministry of Finance کرتی ہے ' enactment جس کے لئے بجٹ یہاں پر آیا ہے ' اس کے بعد ہے execution جو executive authorities کرتی ہیں لیکن oversight کا جو function ہے وہ پارلیمنٹ کا function ہے اور ہم اس oversight میں بالکل spectators کی طرح ہیں۔ ہم part of oversight نہیں ہیں اور part of oversight کے لئے ضروری ہے کہ اس House میں جیسے کہ آج آپ نے دیکھا appropriation سے بھی statement نہیں آیا ہے ہمیں spending کا پتا ہو اور یہ spending ہمیں continuous basis may be on quarterly basis, we should have a statement from various ministries کہ یہ' یہ کام شروع ہوا تھا' یہ projects شروع ہونے تھے' ان کا یہ level ہے' اس وقت یہ expenditure ہے اور پھر ان

کی information available جو Parliamentarians کو access to information کہ وہ

details میں جانا چاہتے ہیں تو جائیں انہیں پتا ہو کہ کس سے بات کرنی اور کہاں سے

information لینی ہے۔ last جو ہے that is audit جو Public Accounts Committee

میں جاتا ہے اور یہ سارے process ایک ساتھ چلنے چاہئیں۔ اب جب ہم آنے والے بجٹ کی

بات کر رہے ہیں تب ہمیں expenditure چاہیئے پچھلے سال کا' تاکہ دیکھیں کہ exactly جہاں

approval دی تھی وہاں خرچ ہو رہا ہے۔ جناب میں اس لئے یہ باتیں کہہ رہی ہوں کہ میں اتنے

documents سے تو استفادہ نہیں کر سکتی تو میں نے PSDP کے اوپر کیا تھا۔ جناب PSDP

میں جو presentation ہے Planning Commission کے Deputy Chairman کی' وزیر

اعظم صاحب کی اور صدر صاحب کی' وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری integrated vision ہے

integrated policy ہے long term vision ہے thirty years کا۔ ہم نے formulate کیا

ہے اور ہم نے medium term development framework بنایا ہے۔ ہمارا thirty years

کا vision ہے اور اس سال کا جو بجٹ جس کی ہم expenditure رپورٹ مانگ رہے ہیں وہ اسی

vision کے through ہے۔ اس vision میں جو انہوں نے جو اپنے objectives assign کئے

تھے وہ یہ تھے کہ poverty reduction, employment generation, skill

development, and achieving millenium development goal. جناب اگر اس

پورے بجٹ کی آپ analysis دیکھیں جو development plan ہے اس کی analysis

دیکھیں تو 0.7 سے لے کر پچاس ملین کے جو projects ہیں وہ تقریباً چار سو پانچ ہیں اور سو ملین

کے 48 projects ہیں۔ یہ چھوٹے projects ہونے کی وجہ سے mega projects آپ کو

بہت کم نظر آتے ہیں۔ چھوٹے projects ہونے کی وجہ سے ان کی establishment cost

بڑھ جاتی ہے اور coordination efficient project monitoring نہیں ہوتی ہے۔ جناب یہ

document جو ہمیں دیا گیا ہے' I am very sorry to say کہ اس میں جتنی بھی detail

میں project کی جائیں for instance sir, I would like to point out واپڈا کے جو

expenditures ہیں ان میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ 30 جون 2005 تک وہ 1.8 بلین روپے

خرچ کریں گے on extension of putt feeder canal لیکن ایک سال کے بعد وہ بتا رہے

ہیں کہ آدھے سے بھی کم amount خرچ ہوا ہے اس project میں 0.762 billion خرچ ہونے

ہیں as against 1.8 billion کا expenditure last time وہ جا چکے ہیں۔ اب ہم کس

figure کو credibility دیں۔ اسی طرح بھاشا ڈیم میں over spending پچھلے سال کی show

ہے اب کم ہو گئی ہے۔ Sir I can give you all those details ۔ گولان گولڈ ہائیڈرو

پراجیکٹ میں بھی تقریباً 75 million کی اس دفعہ expenditure میں کمی دکھائی ہے۔ یہ کیسے

ممکن ہے کہ جو پچھلا سال تھا اس کی spending زیادہ ہو اور اس سال کی کم ہو۔ اس کے بعد

جناح ہائیڈرو پراجیکٹ کا پچھلے سال نو بلین کا estimation دیا گیا تھا اس سال ساڑھے تیرہ

بلین کا دیا گیا ہے۔ Sir, this is an increase of more than fifty percent. اسی طرح

لووائی ہائیڈرو پراجیکٹ میں---------Sir can I

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please let's hear the honourable Senator. No disruption and other conversations.

Senator. Engr. Rukhsana Zuberi: I know sir, I am not a very good speaker.

Mr. Chairman: No, no, you are, you are. You are a good speaker.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، thank you sir, لووائی ہائیڈرو پراجیکٹ میں 2005 میں

it was less than 10 million in this book and if you compare the two, it is 90.5 billion, it is a ten times increase in the project cost then the Sanam dam project 2005, it was 94 million, this year it is 481 million and there is no progress on this project. I have seen the projects are dropped any time, even an approved project. There are two types of projects, approved

projects and unapproved projects.

I don't very much subscribe to why unapproved projects will be in the PSDP because it has to go through certain very strict procedures and then why, what is the need of putting.

اس کے بعد جو projects ہیں for instance ایک project کو ایک سال میں ایک ہزار ملین allocate کیا ہے کہ اس سال ان کو ایک ہزار ملین ملے گا، وہاں آپ دیکھیں تو سارے سو ملین ملے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ establishment cost تو وہی رہی

that means we are asking for extension in project time and then we are making more expenditure than what is required , which is going from public exchequer.

دوسری بات یہ ہے کہ جو continued projects ہیں ان کے serial number change ہیں، ان کا کوئی project ID نہیں ہے you cannot really compare کہ اس پروجیکٹ کا کیا status تھا پچھلے سال یا اس سے پچھلے سال اور اس سے پچھلے سال۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد Water and Power کی بات ہے کیونکہ ان کے پاس major mega projects تھے پاکستان انرجی کمیشن میں ہم دیکھتے ہیں تو اس میں سوائے health sector کے ان کا investment کہیں بھی نہیں ہے، چھوٹی چھوٹی investments ہیں اور health sector میں ہیں جبکہ ہم expect کر رہے تھے کہ توانائی کی بڑھتی ہوئی cost کی وجہ سے اس دفعہ nuclear energy sector. میں خاصا substantial amount رکھا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہے۔ صرف upgradation of PINSTECH ہے، research project میں تقریباً اڑھائی بلین رکھے گئے ہیں اور nuclear survey ہے جس میں 737 million رکھے گئے ہیں۔

اس کے بعد جناب والا! a special programme جو پچھلی دفعہ بڑے زور شور سے شروع ہوا تھا اس میں تقریباً 17.9 billion تھے اور اس دفعہ 34.4 billion ہیں لیکن یہاں آپ دیکھیں تو expenditure میں

it shows noting and it gives no information about it. I don't know if

somebody can help me out, may be the the Minister of State that

خوشحال پاکستان کا پروجیکٹ تھا تو انہوں نے کہاں اس کا expenditure show کیا ہے اور اس دفعہ 34.4 billion اس کے لیے رکھا گیا ہے۔

اسی طرح سے Education جو ہمارا identified area ہے جہاں ہم بہت زیادہ کمزور ہیں جہاں پر ہمیں بہت زیادہ efforts کی ضرورت ہے' اچھے اساتذہ کی ضرورت ہے' اچھے اداروں کی ضرورت ہے وہاں پر mostly federal funding اس طرح جا رہی ہے کہ اس سکول کو integrated کرنا ہے اور اس سکول کو upgrade کرنا ہے' اس میں آپ کو کوئی upgrade policy نظر نہیں آتی' کسی MNA کو خوش کر دیا' کسی وزیر کو خوش کر دیا that seems to be criterion because you cannot develop a pattern that federal funding کن areas میں جا رہی ہے۔ Women Development میں تو سارے کے سارے projects 50 million سے کم کے ہیں' چھوٹے چھوٹے projects like crisis centers etc; وہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں ہے سوائے gender reform action programme کے جو basically mindset کے حساب سے ہے ہڈز جو صوبوں کو transfer کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر ان کا کوئی sizeable project نہیں ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ reforms committee یہ دیکھے کہ women کے جو مسائل ہیں' special citizens کے جو مسائل ہیں' disabled individuals کے جو مسائل ہیں ان کو address کرنے کے لیے ہرمنسٹری میں' ہر بڑے محکمے میں' ہر government organization میں' ہر industry میں ہونی چاہیے تاکہ وہاں پر ان کا redressal ہو سکے۔

جناب والا! Labour & Manpower میں حکومت نے اس دفعہ بھی project کیا ہے کہ چار بلین روپے workers welfare fund میں receive کریں گے۔ یہ چار بلین روپے وہ ٹیکس ہے جو ذوالفقار علی بھٹو شہید کے زمانے میں ایکٹ آیا تھا کہ two per cent income جو ہے' دو لاکھ سے اوپر جو income ہوگی وہ پیسے صنعتکار گورنمنٹ فنڈ میں جمع کریں گے' یہ چار بلین ہم لے رہے ہیں اور ورکرز کے لیے بہت چھوٹے چھوٹے گیارہ projects ہیں' جن میں اتنا ہے کہ کوئی labour department کی عمارت بن رہی ہے اور اس طرح کے کام ہو رہے ہیں'

آپ کو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ ان کی یا ان کی families کی بہتری کے لیے کوئی expenditure ہو۔

سینیٹر سعدیہ عباسی نے کہا کہ سی بی آر اور وزارت مالیات میں coordinated effort ہونی چاہیے۔ میں آپ کی توجہ ایک ایسے نکتے کی طرف دلانا چاہوں گی' اس سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا

CBR is geared towards collecting the due share from different organizations, different manufacturing units.

جناب والا! ابھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاکستان عرب ریفائنری یا PARCO جو excise duty جمع کرتی تھی جو 88 paisas per litre ہے وہ چار سال سے Federal kitty میں نہیں آئی ہے۔ اور سیکرٹری پیٹرولیم نے یہ کہا ہے کہ جناب! اس کو DEAM duty کے طور پر ان کو دے دیا جائے اور باقی refineries کو بھی allow کر دیا جائے۔ لہذا یہ بہت بڑا question mark ہے on the ability کیونکہ کہیں نہیں دکھایا گیا کہ کتنا short fall ہے receiving میں؟ Targeted کتنا تھا؟ کتنا receiving میں short fall ہے اور یہ اتنے پیسے' chunck جو ہے وہ نہیں آ رہا ہے ایک budgetary organization سے' یہ کیسے miss out ہو سکتا ہے۔ بجائے ان کو penalize کرنے کے یا ان سے زیادہ مانگنے کے کہ جی آپ یہ mark up دیں ورنہ ہم آپ کو یہ جرمانہ کرتے ہیں' ان کو کہا جا رہا ہے کہ جی اس کو رکھیں تحفے کے طور پر اور ہم آپ کو معاف کرتے ہیں۔

Lastly, sir, quickly I would like to touch upon the Defence budget.

میرا ارادہ نہیں تھا یہاں یہ بات کرنے کا لیکن honourable Senator Nisar Memon صاحب جو چیئرمین Standing Committee ہیں ' he always gives good remarks. I am thankful to him. انہوں نے فرمایا کہ یہ بجٹ discuss کیا ہے Standing Committee نے' یہ بہت اچھی بات ہے۔ میں جناب! on record لانے کے لیے یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ ہم نے بھی کہا کہ یہ step in right direction ہے لیکن حقیقت کیا ہے جناب! یہ بیٹھے ہیں' if I am saying anything wrong, جناب! اس میں انہوں نے یہ جتایا کہ Defence Budget

is misnomer کہ یہ ایک لائن۔ بجٹ ہوتا ہے۔ This is not true. ہم budget prepare کرنے کے لیے بہت بڑی exercises سے گزرتے ہیں and then we prepare a budget. So, we told them, sir, we are aware of it کہ یہ جو ایک لائن کا آپ ہمیں دیتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی background ہو گا

and you are a big organization, you have your own audit also but why we want you to share it with us. Please differentiate between an expenditure of armed forces and the Defence capability of the armed forces.

یہ impression کہ legislators are against the Defence budget. ان کا یہ بھی defensive style تھا کہ جی بجٹ کم نہیں ہونا چاہیے اور اتنے فیصد بڑھاؤ اور دنیا کے ان ممالک میں ہم اس نمبر پر ہیں اور جب ہم نے ان سے data مانگا کہ آپ کے پاس یہ data کیسے آیا تو انہوں نے کہا کہ جی ہم نے net سے اٹھایا ہے یہ data۔

So, that was the information they are sharing with us which they have picked from the net and there is nothing whatever is in the statement, they then assured the Standing Committee, that is all what we have discussed. So, sir, we do hope that the first step, that information is the first step having credibility to, even the thinking that yes Standing Committee is the right forum to discuss it.

ہم چاہیں گے کہ اگلی دفعہ ہم اس position میں ہوں کہ Defence Budget یہاں اس پارلیمنٹ میں، اس floor پر کھل کر discuss ہو سکے۔ اگر کچھ چیزیں اس میں سے الگ رکھنا چاہتے ہیں تو بتا دیں کہ یہ

particular amount is for such and such and we cannot disclose it. Fine, we understand that but we would like to know what they are spending on their day to day activities. How the money is being used? Because this is the public money.

Sir, in the end, with your permission, I would like to submit that the budget process begins at least three months earlier. Project's quarterly progress report of each Ministry/Division is laid in the Parliament. If we get a State Bank report and then the fiscal spending and access to information should be there. Where the money is going, if somebody wants to find out, should be able to find out. No, secret about it.

ڈیم کی lining کے لیے کتنے پیسے خرچ ہو رہے ہیں' اس کو اونچا کرنے میں کتنے پیسے خرچ ہو رہے ہیں۔ اب تک کیا ہوا اس میں۔ اس کے بعد

sir, we would like that digital data is provided. I thank you very much.

Mr. Chairman: Dr. Muhammad Said.

Senator Nisar Ahmed Memon: Sir, on a point of personal explanation.

Mr. Chairman: O.K.

Senator Nisar Ahmed Memon: Sir, Senator Kakar during his speech mentioned that

کشکول توڑ دیا گیا تھا IMF کا اور نثار میمن نے کہا کہ اب World Bank کا آ گیا ہے۔ میرے خیال میں وہ اردو میں ہی بول رہا تھا۔ شاید میں نے کچھ ایسی چیز کہہ دی ہو جو ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ لہذا میں نے سوچا میں پھر سے explain کردوں کہ میں نے یہ کہا کہ IMF کا کشکول توڑ دیا گیا ہے۔ World Bank سے جو قرضے لیے گئے ہیں' ان میں وہ binding forces نہیں ہیں' جو IMF میں ہوا کرتی تھیں۔ میں نے وہاں پر World Bank کے کشکول کا ذکر نہیں کیا تھا۔

دوسری بات یہ کہ چونکہ ہماری سینیٹر زبیری

has talked about the meeting of the Defence Committee, I want to put it on record that in the Defence Committee for three hours entire process of budget making in the Defence, entire monitoring, entire implementation process were presented, number one. Number two, this meeting was open to all the members and they had asked several questions and not in response but even before that, not only they presented the figures from the net but in addition to that exactly the pages from their budget making documents were projected there. Even a copy sort of some pages was given and then secondly, the questions were asked as to what are the break-ups of the Defence Division and the percentages and break-ups of the various armed forces divisions allocations, whether to the army, to the navy and the air force and to the DP Division and also of the other divisions were presented there. This is what I wanted to put on record that those facts are presented. After that there were certain questions asked and I had even gone on to say that when the questions are there then in the next meeting those will be answered relating to budget. So, I think it is not only a beginning but a good beginning has been made and this is also historic and again I will say what Senator has said.........

جناب چیئرمین ، I think personal explanation کو brief رکھیں ۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, Personal explanation.

جناب چیئرمین ، I think اب cross talk نہیں ہونا چاہیے۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, I will finish it in one

sentence, I am thankfull to him he did say about how formulation is done, and how the monitoring is done. So far he is mentioning about the pages from budget, that was not visible at all. We could not see what was that. So that was very clear. Thank you very much.

جناب چیئرمین، .O.K ڈاکٹر خالد صاحب بھی نہیں ہیں تو پھر ڈاکٹر کوثر فردوس۔

جناب محمد حسین، مس حافیہ ضیاء آپ بولنا چاہیں گی۔ اچھا تو حافظ عبدالرشید'

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جی میں آ رہا ہوں' ایم ایم اے کا ذرا باری باری ہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ کی ہے پھر آپ کی باری۔ حافظ عبدالرشید' صاحبزادہ خالد جان صاحب بولنا چاہیں گے۔ مولانا راحت حسین صاحب نہیں ہیں۔ مولانا صالح شاہ صاحب۔ بنگزئی صاحب۔ سب کل کر رہے ہیں آج آپ بول لیں۔ آپ کو پانچ منٹ زیادہ مل جائیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ جناب چیئرمین! ویسے میں نے اپنا نام تو سب سے آخر میں رکھا تھا۔

جناب چیئرمین، میں وہیں پہنچ گیا ہوں سب کے نام بلاتا' بلاتا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میں نے کہا کہ دوستوں کو موقع ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین، وہ آپ کو موقع دینا چاہ رہے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، Any way میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوستوں کا بھی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین، ایک سیکنڈ before you start ایک پوائنٹ ذرہ کہہ دوں کہ وہ جو suggestions آج سات بجے تک آئی تھیں یہ unanimously agreed ہے کہ اس کو till the end of the sitting آپ اپنی suggestions بھیج سکتے ہیں proposal for the Finance Committee to consider. تو time limit enhanced from 7. P.M till the end of the sitting.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi (Minister for Parliamentary Affairs): Mr. Chairman! the issue which was raised on the floor of the House that the supplementary budget should have come along with that, because it is a new thing which has come in the Upper House. So we will consult it with Mr. Raza Rabbani and the Minister of State for Finance. He will definitely place two three days earlier than that, it is the requirement otherwise if the House prorogued then there is no fun in placing.

Mr. Chairman: No, but the recommendations have to be finalised.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He will do that and the Honourable Minister has gone for consultation either we may place within two or three days much earlier.

Senator Mian Raza Rabbani: I am grateful that the Honourable Minister for Parliamentary Affairs has made this statement and since yesterday he is making very good statements I must say that.

Mr. Chairman: It is the company which he is keeping this. Agha Sahib.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Ahmed Ali has good effect upon me.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ کل سے سینیٹ کی فنانس کمیٹی سفارشات کو discuss کرنا شروع کرے گی تو میرا مطلب ہے کہ کل نہیں تو پرسوں تک وزیر صاحب ensure کرلیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: We will try to meet it.

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ کام یہ اپنے ہاتھوں میں رکھیں جو دوسرے ہیں-----

جناب چیئرمین، نہیں' I think, let us complement اس میں شیر افگن صاحب' آغا صاحب' احمد علی صاحب' بھنڈر صاحب اور وزیر صاحب خود بھی ہیں' باقاعدہ جب یہ بات یہاں raise ہوئی

they were discussing in the side room in the lobby and working on this and going through the precedents, traditions, legal requirements. So, we must appreciate that and I am glad

شیر افگن صاحب نے بھی آکر ان کو guide کیا۔ تو وہ کہہ رہے ہیں ایک دو دن تک تو انشاء اللہ۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman! the honourable Minister has gone for the Bill as early as possible.

وہ بھی ابھی تشریف لے گئے ہیں اور کہنے گئے ہیں کہ فوراً تیار کرو تاکہ ہم یہاں پر lay کر دیں۔

جناب چیئرمین، کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہم اس وقت discuss کر رہے ہیں for recommendations on the Budget 2006-2007 اور جو expenditure supplementary statement وہ previous budget کا ہے۔ لیکن حکومت اس کو ہر جگہ صاف' شفاف رکھنا چاہتی ہے اور اس ہاؤس کے سامنے بھی اس کو رکھنا چاہتی ہے۔ ہماری بات ہوئی ہے انشاء اللہ یہ under process ہے۔ جونہی وہ قومی اسمبلی میں lay ہوگا اور کوشش کر رہے ہیں کہ ہم جلدی lay کردیں اور اس کے بعد یہاں پر ہم lay کر دیں گے۔ اس ہاؤس اور اس کی کمیٹی کو بھی قطعی طور پر پورا موقع ملے گا کہ اس کو وہ consider کرے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، نہیں جناب! I have all the respect for our

colleagues یہ کوئی قطعی طور پر بات نہیں ہے۔ یہ تیاری کے مراحل میں ہے اس لئے exact time نہیں دیا جا رہا کہ ایک چیز جو تیار ہو رہی ہے اس کے متعلق یہ کہنا ایک mechanical problem بھی ہو سکتی ہے یہ ... undertaking on the floor of the House

جناب چیئرمین ، کوشش رہے گی ناں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جی بالکل جی۔

جناب عمر ایوب خان ، جناب وزیر پارلیمانی امور نے مطلع بھی کر دیا ہے۔ the reason is that یہ exercise جو ہے کہ schedule جو آپ کو معلوم ہے کہ This has been approved. It has been approved by the Speaker, by the National Assembly and the Ministry of Finance is following that schedule. تو وہ پندرہ کو نیشنل اسمبلی میں lay ہونا ہے۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ it pertains to [illegible]us expenditure, present outgoing year [illegible] تو اس پر بھی we have to look at the schedule اس کو جلدی کرانا ہے تو what we will have to do اس کے logistical problems کیا ہیں؟ We want to be very very transparent. آپ کے پاس یہاں پر Annual Búdget Statement transmit ہوئی ہے National Assembly سے، وہاں پر lay ہوئی ہے اور National Assembly سے transmit ہوئی ہے۔ Similarly, it has to follow the same exercise. صرف logistically یہ ہے کہ schedule can be approved or not. That is what we are trying to do.

جناب چیئرمین، بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! میں ہاؤس میں آیا ہی تھا جب یہ سوال agitate ہو رہا تھا۔

جناب چیئرمین، اور میں نے آپ کو یکدم درخواست کر دی آپ کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر as recognition to your exeprience۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک فنانس کمیٹی کا

تعلق ہے ہمیں اس میں دقت نہیں ہوگی کیونکہ we have to make recommendations
for the Budget 2006-2007 چونکہ Supplementary Budget جو آئے گا وہ
2005-2006 کا ہے اور ۳۰ جون تک ہے۔ ابھی ہم اس سال میں ہیں۔ ابھی وہ سال ختم نہیں
ہوا۔ ابھی آج بھی اگر کوئی expenditure کرنا ہو تو یہ excess expenditrue کر سکتے ہیں
منظوری نیشنل اسمبلی کی لے سکتے ہیں۔

So far as we are concerned in the Senate or in the Finance Committee they are not concerned with 2005-2006 excesses. They will lay here. We will welcome it sir, that they should lay here, we should know it. The Senate should also know what excesses have been made and they have promised to lay, sir. That is fine. Sir, so far as any difficulty is concerned we will not have any difficulty because we cannot and we will not make any recommendation about the previous year. Although there is current year, we will have to make recommendations for 2006-2007 and we have invited suggestions and recommendations for 2006-2007.

جناب چیئرمین، شکریہ۔ بنگزئی صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، اس پر آپ نے وقت کی بڑی مہربانی کی ہے، رضا ربانی صاحب نے فرمایا تھا کہ جب تک ہاؤس چل رہا ہے، اس وقت تک کیاجائے۔ پہلے آپ نے 7 بجے کیا تھا، اب جب تک sitting ہو گی تو تمام recommendations آجانی چاہئیں اور انشاء اللہ کل سے شروع ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، جب تک کہ sitting ہوتی ہے، میں نے already اعلان کر دیا ہے۔ جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، لیکن جناب! ایک بات یہ ہے کہ میں نے request بھی کی تھی سیکریٹریٹ والوں کو اور آپ نے تین دن منظور بھی فرما دیئے لیکن جناب! بہت

کٹھن کام ہے۔ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو ہمارے 22 pieces of legislation ہیں جو کہ انہوں نے amend کئے ہیں اور ان 22 pieces of legislation میں کم از کم 500 sections ہیں، exact number تو میں نہیں دے سکتا لیکن near about 500 sections ہیں جو کہ amend ہوئے ہیں۔ اب ان کو amend کرنے کے لئے میں نے لائبریری سے 21 کتابیں نکلوائیں اور وہ جو piece of legislation ہے اس کو پھر سے پڑھنا اور پھر اگلی amendment کو پڑھنا، پھر اس کے بعد recommendation تیار کرنا اور پھر یہ جو recommendations آئیں گی، یہ ہمارے چیئرمین بیٹھے ہیں، جناب! یہ ہمارے لئے کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ان ساری recommendations کو with reference to the context and after hearing the mover ہم نے ان کو پھر finalize کرنا ہے اور ان میں سے recommendations جانی ہیں اور جناب والا! شاید میری آخری دن باری آئے گی تو میں بات کروں گا کہ یہ ہمیں سوچنا چاہیئے اور میں فاضل وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں consensus ہے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ سات دن ہمارے لئے بڑے killing ہیں، سات دن میں پہلے تو ہم کتابیں نکلوا کر پڑھیں، پھر ہم recommendations تیار کریں اور وہ بھی آپ دو دن دیتے ہیں۔ 21 کتابیں ہیں، ان 500 sections میں سے recommendations تیار کر کے لائیں اور آج سات بجے دیں، اگر میں کل دوں گا تو میری consider نہیں ہو گی، پھر کل کمیٹی بیٹھے گی، وہ ڈیڑھ سو یا جتنی recommendations ہوں گی ان کو consider کرے گی، پھر یہاں رپورٹ آئے گی اور پھر اللہ کرے کہ consensus develop ہو جائے جس طرح پچھلی دفعہ ہوا تھا۔ Process بڑا difficult ہے، اس process کے متعلق آپ بھی غور فرمائیے، ہاؤس بھی اس پر غور فرمائے، حکومت بھی اس پر غور فرمائے۔

جناب چیئرمین، ہاؤس موجود ہے، منسٹر صاحبان بھی ہیں، جو بھی آئے consider ضرور کر سکتے ہیں، کیوں نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب چیئرمین! آپ جتنا مناسب سمجھیں ضرور ٹائم دیں۔ بھنڈر صاحب ہمارے بزرگ بھی ہیں اور he is very experienced person, it is a

تو اس میں اگر کچھ وقت لگ بھی جائے اور very difficult matter that we have dilated

ایک اچھا recommendations کا package بنے that will be beneficial, could be

accommodated in the Lower House in a better way. میں سمجھتا ہوں کوئی بات

نہیں ہے اگر stricto sensu کہ آج ہی آج کرنا ممکن نہیں ہو گا' اس لئے ایک آدھ اگر زیادہ

لگ بھی جاتا ہے تو .let them do that

جناب چیئرمین، زیادہ کا مطلب سات دن سے یا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، نہیں' جو چیز مثلاً آج ہی ضروری تھی اور اس میں وقت

بھی اتنا تھا' وہ اگر ایک آدھ دن late بھی ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی تو

discussionشروع ہونی ہے اور پھر جب finance bill کی reading ہو گی تو

against it the provision shall be accommodated. This is not a thing to be accommodated in the Finance Bill, after discussion in the National Assembly and that will continue at least 4 to 6 days.

تو اس میں کوئی بات نہیں ہے' ایک آدھ دن اگر زیادہ ضرورت پڑ جاتی ہے تو ہمارا یہ فرض ہے کہ

ہم Upper House کو graceful کریں اور مجھے یقین ہے کہ Minister of State for

Financeہمیں concession دیں گے اور Upper House کی حیثیت سے we will pay respect to it.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ہماری recommendations

اکٹھی لی جاتی ہیں۔ پہلے سال تو ساری کی ساری آئیں اور ساری کی ساری reject ہو گئیں۔ میں

جناب والا! ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم کچھ اس میں پڑھ لکھ کے اور تیاری کر کے

recommendations پیش کرتے ہیں۔ پچھلی دفعہ ہم نے اکتیس کی تھیں۔ شکر ہے کہ ان

میں سے سولہ سترہ منظور ہو گئیں لیکن منظور وہ ہوئیں جو legislature میں تھیں۔ وہ mostly

میری تھیں لیکن گزارش یہ ہے کہ بہت محنت ہوتی ہے دونوں طرف سے' کمیٹی میں بھی اور

یہاں ہاؤس میں بھی۔ ان کو National Assembly individually لیا کرے ۔ ایک ایک کے

پیچھے جناب! wisdom ہوتی ہے۔ ایک ایک recommendation جو ہم بھیجتے ہیں ان کے پیچھے دس تقریریں ہو سکتی ہیں۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ سینیٹ کی recommendations ہیں۔ سینیٹ کی recommendations کو صحیح طور پر take up کرنا چاہیے۔ آپ کو بے شک دو دن لگ جائیں کوئی حرج نہیں۔ جناب والا یہ سارا بجٹ پندرہ جون کو پاس ہونا ہے۔

جناب چیئرمین، دونوں Ministers موجود ہیں and I am sure they will give a due consideration.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، پچھلی سے پچھلی دفعہ they were sole hit and the budget was really passed .

Mr. Chairman: They have only seven days. They can't be later than that. I think

آپ نے بجٹ جلدی کر دیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ disproportionate ہوگیا۔ مجھے ہی وہ reject کرانی پڑیں۔

جناب چیئرمین، یہ لیٹ ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ہیں ہی سات دن۔ میرا خیال ہے آپ نے جلدی پاس کر دیا ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، مجبوری تھی اس وقت کہ وقت سے پہلے تمام چیزیں ہو گئی تھیں۔ اب last budget میں وہ accommodate ہوئی تھیں۔ عمر ایوب صاحب تشریف فرما ہیں، انشاء اللہ

they have to consider it and they will consider and they will accommodate but the recommendations are required in the Finance Bill. Whatsoever is given in the Finance Bill against it and that within the scope of the Bill, not beyond the scope of the Bill.

Mr . Chairman: That is what they have acknowledged and admitted also. Swati Sahib.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ، جناب چیئرمین! ہم نے ایک ورکشاپ کی تھی اسی procedure کو آسان کرنے کے لیے اور اس کو بڑا viable بنانے کے لیے۔ ہم نے بڑی اچھی recommendations اس budget presentation کے process پر لکھی ہیں جو اس سال کو تو کم از کم affect نہیں کریں گی لیکن آئندہ سال کے لیے اگر بھنڈر صاحب یہاں پر سن رہے ہیں، اگر ان کو correct کیا جو ہم نے کی ہیں اپنی recommendations کے اندر تو میرا یہ خیال ہے کہ کافی مشکلات آسان ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین، احمد علی صاحب بھنڈر صاحب کو دیں let them look into it.

سینیٹر احمد علی، انشاء اللہ ابھی دستخط کر کے ہم ان کے حوالے کرتے ہیں۔ ہم نے اس procedure کو تھوڑا سا change کر دیا ہے۔ جو USAID کی recommendations ہمیں ملی ہیں اور اس دن ورکشاپ میں ہم نے پورا detail میں discuss کیا تھا۔ اس سے ایک تو ہماری oversight بھی آ جائے گی اور ہمیں زیادہ وقت ملے گا اس لیے کہ دنیا کے اکثر ممالک کے اندر کم از کم دو مہینے پہلے debate شروع ہوتی ہے، oversight شروع ہوتی ہے اور اس حساب سے recommendations پیش ہوتی ہیں بھنڈر صاحب نے جو مشکلات already بیان کی ہیں وہ واقعی مشکلات ہیں۔ وہ ساری چیزیں انشاء اللہ تعالیٰ حل ہو جائیں گی۔

جناب محمد ایوب خان ، جناب چیئرمین ! I am sorry to interrupt sir. ایک ہماری prior commitment تھی، delegation آ رہا ہے sir, I want the leave of the House. ہمارا Federal Minister and honourable members بھی حاضر ہیں، ہمارا Finance کا سٹاف بھی حاضر ہے to take notes of the honourable members. مجھے ہاؤس کی leave چاہیے تھی۔ Thank you.

جناب چیئرمین، احمد علی صاحب آپ نے کچھ کہنا ہے۔

I think Bungalzai Sahib is very impatient. Let us not test his patience too

much.

سینیٹر احمد علی، جناب بھنڈر صاحب نے اتنا کچھ کہہ دیا ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے last time بھی آپ کو بتایا کہ comma, full stop کے علاوہ spelling کی mistakes بھی ان کی درست کرنی پڑتی ہیں You can imagine کہ thorough study کرنی پڑتی ہے۔ اس میں بھنڈر صاحب کا بے انتہا contribution ہے۔ جناب! اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ بات ہے کہ قانون کے اندر اگر ambiguity چھوڑ دیں گے تو پھر قانون کا مسئلہ خراب---

جناب چیئرمین، مطلب قانون سازی نہیں ہے۔

سینیٹر احمد علی، جی' قانون سازی نہیں ہے۔ یہ لوگ Money Bill شاید بہت جلدی میں پاس کرتے ہیں اور اس میں وہ چیزیں چھوڑتے ہیں کہ ان کو thoroughly study کرکے درست کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے بے شک ٹائم چاہیے۔ دو دو بجے تک رات کو ہم بیٹھے ہیں' کیا کریں۔

جناب چیئرمین، جو suggestion دیں' دونوں وزیر صاحبان Parliamentary Affairs کے اور Finance کے بھی بیٹھے ہوئے ہیں take it up with them.

سینیٹر احمد علی، کوئی ایسی چیز ہوتی ہے تو اس کو اچھا ہونے دیں' اس میں جلدی نہ کریں۔ Thank you.

جناب چیئرمین، جناب لیاقت علی بنگزئی صاحب - Thank you for your patience.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میں گزارش یہ کروں گا کہ

آپ اپنی اداؤں پہ زرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

کہاں دس منٹ پہلے اور اس کے بعد' بہرحال! ہمارے ایوان کا وقت بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ بڑی بڑی اچھی تجاویز آئیں۔

جناب چیئرمین! 2006 and 2007 کے حوالے سے اس ہاؤس میں جو میزانیہ پیش کیا گیا اس کا فنی اور technical بنیاد پر جس طرح جناب اسحاق ڈار صاحب نے پوسٹ مارٹم کیا میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی قابل تحسین ہے اور بڑا to the point ہمارے موجودہ بجٹ کو، بڑے اچھے انداز میں انہوں نے رد کیا اور یہ رد کرنے کے قابل بھی ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد اس کے دیگر کئی ایک پہلو اور زاویوں پر بھی حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی طرف سے بقول مشاہد حسین صاحب کے سرکاری بچ کی بھی عزت کی جارہی ہے، یہ اچھی بات ہے جب تک کسی تخلیق کا تنقیدی جائزہ نہ لیا جائے، اس میں خامیاں رہ جاتی ہیں ان کو اجاگر نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تخلیق کی قدر بھی نہیں ہوگی جب تک اس پر ناقدانہ نظر نہ دوڑائی جائے۔ حزب اختلاف کی طرف سے اگر اس میزانیہ پر تجاویز، مشورے اور آراء سامنے آتی ہیں تو جناب چیئرمین! حزب اختلاف کے اراکین بھی اس قدر ہی محب وطن ہیں جس قدر محب وطن ہمارے treasury benches والے ہیں اور ہمیں بڑے صبر وتحمل کے ساتھ حزب اختلاف کی طرف سے جو بھی تجاویز آئی ہوں ان پر غور کرنا چاہیے اور ان میں جو اچھے پہلو سامنے آئیں ان کو اپنے بجٹ میں شامل کرنا چاہیے اور یہ تخلیق اس وقت ہی سودمند اور افادیت سے بھر پور ہوگی۔ جناب چیئرمین! اس میں دونوں جانب سے تجاویز پر بہت غور و فکر کے بعد اس کو آخری شکل دی جائے۔ اگرچہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں یہ روایت اور یہ ریت نہیں ہے، ہم آخری لمحات میں بجٹ پیش کرکے کبھی صرف ایک دن یا کبھی دو دن کی ایک بیج لگا دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ یقین کریں یہ سینکڑوں صفحات پر مبنی جو بجٹ ہوتا ہے اس کے papers گننے میں بھی دو دن لگ جاتے ہیں چہ جائیکہ ہم ایک دن میں اس کی ایک ایک باریکیوں کو دیکھیں۔ ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ بجٹ پیش کرنا یا اس پر عمل درآمد کرانا ہے۔ اس میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ کرپشن ہے۔ اس ملک میں جب تک pipeline میں جو leakage ہیں ان کو اگر ہم نہ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہاں پر بہترین سے بہترین بجٹ پیش کیا جائے تو اس پر اس وقت تک عمل درآمد ممکن نہیں جب تک بدعنوانی کے راستے کو بند نہیں کرتے۔ بجٹ میں عمومی طور پر دنیا بھر میں اغنیاء سے لے کر فقراء کو سہولت دی جاتی ہے لیکن میں نے اس بجٹ کا جو مطالعہ کیا تو یہاں فقراء سے لے کر اغنیاء کو دی گئی۔

امیروں کو دیا گیا یعنی ہم نے یہاں بھی یو ٹرن لیا۔ پتا نہیں ہمارے اس ملک کی قسمت میں کب تک یو ٹرن ہے۔ چہ جائیکہ ہم یہاں غریبوں ایک فلاحی ریاست بنائیں ہم غریبوں سے ٹیکس لے کر دوبارہ امیروں کے قدموں میں نچھاور کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! بڑے افسوس کی بات ہے اور بڑی حیرت ناک بھی ہے۔ موجودہ بجٹ کا جب میں مطالعہ کر رہا تھا تو مجھے PSDP میں کوئی 474 ارب روپے نظر آئے۔ بڑی اچھی بات ہے۔ آپ نے PSDP میں 474 ارب روپے رکھے ہیں لیکن افسوس ناک اور حیرت ناک پہلو یہ ہے جناب چیئرمین! کہ گزشتہ سال ہم نے جو 272 ارب روپے PSDP کے لیے رکھے تھے لمحہ موجود تک اس میں سے صرف ساٹھ فیصد خرچ کیے گئے ہیں اور 174 ارب روپے وہ عنقریب lapse ہونے والے ہیں۔ اس سے ہماری بیوروکریسی اور ان اداروں کی نااہلی روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ جب کہ ہاتھوں ہاتھ یہ پیسے دے دیتے ہیں۔ وہ ایک سال تک ان پیسوں کو خرچ نہیں کر پاتے۔ اب ہم نے ان کے لئے مزید ۴۷۴ ارب روپے رکھے ہیں۔ ایک طرف گزشتہ بجٹ کے ۱۹۴ ارب روپے lapse ہو رہے ہیں اور دوسری طرف وہ ہم سے مزید ۴۷۴ ارب روپے مانگ رہے ہیں۔ یہ تو ان ترقیاتی رقوم کا میں نے ایک جائزہ لیا۔

جناب چیئرمین! دوسری طرف جب supplementary budget اب آئے گا تو اس میں آپ دیکھ لیں۔ میں صرف آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ Prime Minister House کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی اس میں مزید ۱۳۲ ملین روپے طلب کئے جا رہے ہیں۔ ایک طرف صرف ایک House کے لئے اتنی بڑی رقم جو ان کے لئے مختص کی گئی تھی، اس میں بھی وہ مزید ۱۳۲ ملین روپے مانگ رہے ہیں۔ دوسری طرف جب ہم ترقیاتی امور کے حوالے سے Prime Minister sahib سے ملتے ہیں اور ان سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں ۱۰، ۱۲ یا ۱۵ کروڑ روپے کا ایک package دے دیں جس میں ہم نشاندہی کریں گے کہ کہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہے؟ کہاں لوگوں کو گیس کی ضرورت ہے؟ کہاں لوگوں کو بجلی کی ضرورت ہے؟ کہاں لوگوں کو سڑکوں کی ضرورت ہے؟ کہاں لوگوں کو ہسپتالوں کی ضرورت ہے؟ کہاں لوگوں کو سکولوں کی ضرورت ہے؟ تو ڈیڑھ ڈیڑھ سال ہوگئے ہیں ہماری files اب تک ان کی میز پر پڑی ہوئی ہیں اور ہمارے Prime Minister sahib کو اتنی بھی فرصت نہیں ملتی کہ وہ ان کی طرف نگاہ ناز اٹھا کر دیکھیں۔ یعنی وہ ہمیں ۱۰ یا ۱۵ ملین روپے دینے کے روادار نہیں ہوتے چہ جائیکہ کہ وہ اپنے

سیاف سے بے لئے، اپنے Prime Minister House کے لئے ہزاروں ملین روپے خرچ کر دیں۔

اب جناب والا! ان کا پروگرام ہے کہ ۲۰۰۷ تک تمام ملک میں بجلی پہنچائی جائے گی۔ ۷ ہزار دیہاتوں کو بجلی پہنچائی جائے گی۔ بڑی اچھی بات ہے لیکن جب میں چیئرمین واپڈا سے ملا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں ۲۶۰۰ ایسے دیہات ہیں جن کا تعلق بلوچستان سے ہے لیکن میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ، یہ چیئرمین واپڈا کے الفاظ ہیں کہ "۲۰۰۷ تک بلوچستان کے کسی بھی گاؤں کو ہم بجلی مہیا نہیں کر سکیں گے۔" کیوں؛ جبکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ ۷ ہزار دیہاتوں کو ہم بجلی پہنچا سکیں گے۔ کہتے ہیں کہ ہماری ترجیحات میں سندھ، پنجاب اور سرحد شامل ہیں بلوچستان کو ہم نے فی الحال اس target سے باہر رکھا ہے۔ جناب چیئرمین! کس قدر افسوسناک پہلو ہے۔ ہم اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں جس کے معدنی وسائل، آبی وسائل، جس کا ساحل سمندر، جس کی گیس پورے پاکستان کے ایک ایک گھر میں چولہا اسی گیس سے جل رہا ہے۔ پوری دنیا سے رابطہ عنقریب گوادر sea port کے ذریعے ہونے والا ہے۔ ہماری یہ حالت ہے کہ ہمیں بجلی کا پول تک دینے کے لئے کوئی روادار نہیں ہے۔

دوسری طرف جناب چیئرمین! آج کے اخبار میں ہمارے Finance Minister یہ فرما رہے ہیں کہ اگر مرکزی حکومت نے ملازمین کی تنخواہیں بڑھا دیں ہیں تو وہ ان کو ملے گی لیکن صوبہ بلوچستان کے ملازمین کو تنخواہوں میں اضافہ نہیں ملے گا کیونکہ ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! اسی کسمپرسی کی حالت میں اس وقت بھی صوبہ بلوچستان کی حکومت میں ہم شامل ہیں، coalition partner ہوتے ہوئے بھی ہم نے بطور احتجاج اپنے عوام کے حقوق کے لئے پورے سیشن کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ پچھلے تین چار سال سے ہمیں صرف لالی پاپ کھلاتے رہے۔ جب ہمارے Senior Minister آ کر Prime Minister sahib سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ اپنی فوٹو کھینچوائیں، photo session ہوگیا ہے خدا حافظ۔ یہ ہمارے Prime Minister صاحب کا تبصرہ ہے جب ہم اپنے صوبے کے حقوق کی بات ان کے پاس اٹھاتے ہیں یعنی وہ ہمارے بلوچستان کو بالکل کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے، اس قدر light انداز میں ان کا تبصرہ میں سمجھتا ہوں کہ وزارت عظمیٰ کے حوالے سے ان کا جو عہدہ ہے، یہ comment ان کو زیب بھی نہیں دیتا۔ ہم یہاں اپنے عوام کے مسائل لے کر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ کا

photo session ہو گیا ہے' آپ جائیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ ہمارے CM صاحب بھی موجود ہیں' وہ ہنستے ہیں۔ جناب چیئرمین! اب آپ جائیں ہم کس کے پاس جائیں' ہمارے پاس کیا راستہ رہ گیا ہے۔ میرے خیال میں یہاں Prime Minister سے زیادہ بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں پارلیمانی طرز حکومت ہے اور وہی سب کچھ ہیں .anyway

جناب چیئرمین! اس ضمن میں کچھ گزارشات ہیں' تجاویز ہیں' میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ نمبر ایک پاکستانی روپیہ کو جو اس وقت dollar کے ساتھ منسلک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم Euro کے ساتھ اس کو منسلک کرلیں تو اس وقت رواں جو قیمتیں ہیں' اس میں ہمیں ایک ارب dollar کا منافع ہو گا۔ ہمیں صرف ایک مہینے میں ایک ارب dollar کا منافع ہو رہا ہے تو بارہ مہینے میں ہمیں بارہ ارب dollars ملیں گے۔ جس قدر ہمارے ذخائر رکھے ہوئے ہیں اور جس پر ہم پھولے نہیں سماتے' پتا نہیں' یہ ذخائر ہمیں کب کام دیں گے۔ ہمارا ایک صوبہ افلاس اور پیاس کے ہاتھوں مر رہا ہے اور یہ تیرہ ارب dollars انہوں نے چھپائے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے زرمبادلہ میں ہمارے پاس کافی ذخائر ہیں جب وہ ہمارے کام نہیں آرہے ہیں تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے۔ جناب چیئرمین! بہرحال پھر بھی اگر Euro میں اس کو change کرلیں' اس کے ساتھ منسلک کرلیں تو ہمیں ایک مہینے میں ایک ارب dollar یہ ہمارے اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے' مل جاتا ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ جو ہمارا مظلوم ترین طبقہ ہے جسے ملازم پیشہ طبقہ کہا جاتا ہے' ان کے ساتھ انہوں نے یہ ڈرامہ کیا کہ آپ کی 15 فیصد تنخواہیں بڑھائی ہیں اور وہ بھی basic salary پر۔ جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ basic salary 2000, 3000, 5000 زیادہ سے زیادہ 7000 روپے ہے تو basic salary میں آپ نے 15 فیصد ان کی تنخواہیں بڑھا دی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو آپ نے اونٹ کے منہ میں ایک ریزہ ڈال دیا۔ جناب چیئرمین! میری یہ تجویز ہے کہ ہمارے ملازمین کو جو بھی allowances سمیت اس وقت تنخواہ مل رہی ہے' ان سب میں 15 فیصد allowance کے اضافہ اعلان کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری تیسری suggestion utility stores کے حوالے سے ہے' آپ کسی بھی utility stores میں جائیں' اگر آپ کو دو کلو چینی کی ضرورت ہے یا ایک کلو

دال کی ضرورت ہے تو وہ اسے مشروط رکھتے ہیں کہ آپ کو ساتھ ایک صابن بھی لینا ہے' ایک tooth paste کی ڈبیا بھی لینی ہے' ایک boot polish بھی لینی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس کو اپنے پیٹ کی پڑی ہوئی ہے' ان کو boot polish کیا ضرورت ہے' وہ بے چارے تو ننگے پاؤں ہیں' اگر آپ اس کو اس شرط کے ساتھ ایک کلو دال دیتے ہیں کہ آپ boot polish بھی لے جائیں یا tooth paste بھی لے جائیں یا ایک کنگھی لے جائیں تو یہ مشروط سودے بازی بند کی جائے۔ غیر مشروط طور پر ہمارے جتنے بھی utility stores ہیں' ان میں لوگوں کو خواہ ایک کلو دال کی ضرورت ہے' خواہ دو کلو چینی کی ضرورت ہے' خواہ پانچ کلو چاول کی ضرورت ہے بلاشرط دی جائے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے bank سے رقم draw کرنے کے حوالے سے 0.05 tax کاٹ رہے تھے۔بنک سے رقم draw کرنے کے حوالے سے 0.05 % tax کاٹ رہے تھے' میں تو یہ expect کر رہا تھا کہ وہ اس کو بھی ختم کردیں چہ جائیکہ انہوں نے اس کو 0.1 % کر دیا تو اس کو فوری طور پر واپس لیا جائے کیونکہ ہمارے ہاں یہ tax culture کئی ایسی چیزوں پر ہے کہ یہ ان پر مزید بوجھ ہے۔

جناب چیئرمین! consumers پر دہرا بوجھ پڑ رہا ہے' ایک تو جب وہ کہیں سے بھی سامان لیتا ہے تو اس پر 15% General Sales Tax کا بوجھ ڈالا جاتا ہے اور اس کے بعد transportation وغیرہ کے حوالے سے اس پر 15 سے 20% مزید بوجھ' جب صارف تک پہنچتا ہے تو وہ 15% سے 30% تک پہنچ جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں اپنی تجاویز انشاء اللہ سیکریٹری صاحب کی table پر پہنچا دوں گا' میں ان کو تحریری شکل میں بھی لایا ہوں۔ Sales tax کو ختم کر کے ہمارا پرانا جو چونگی سسٹم تھا' اس کو بحال کیا جائے تا کہ ضلع یا مقامی حکومتوں کو بھی کچھ نا کچھ رقم ملتی رہے تا کہ وہ مقامی سطح کے مسائل حل کرتے رہیں۔ اب تو ان کی نظریں ہمیشہ مرکز کی طرف ہوتی ہیں' کبھی یہاں سے خیرات مل جاتی ہے تو وہ ہمیں ایک آدھ ترقیاتی سکیم دے دیتے ہیں وگرنہ پورا سال ان کے ملازمین کو تنخواہیں تک نہیں ملتیں۔

جناب چیئرمین! جہاں تک کشکول توڑنے کا تعلق ہے' میں سمجھتا ہوں کہ کشکول توڑا نہیں گیا بلکہ اس میں مزید چھید ڈالے گئے ہیں کہ وہاں سے جتنا بھی ہمارے کشکول میں ڈالا جاتا

ہے وہ نیچے گر جاتا ہے ہمارے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا تو اس کشکول کلچر کو یک جنبش قلم ختم کردیں۔ اب یہ تو کوئی بات نہیں جناب چیئرمین! کہ IMF نے بند کیا تو ہم نے World Bank سے شروع کر دیا' صرف ادارے تبدیل ہو گئے۔ پہلے ہم 1.5 billion World Bank سے لیتے تھے' IMF سے 500 million لیتے تھے' اب ہم دونوں کو اکٹھا کر کے 600 billion World Bank سے لے رہے ہیں' تو خود کو اور قوم کو بھی اس خوش فہمی میں مبتلا رکھنا کہ جی ہم نے کشکول توڑ دیا ہے' میرا خیال ہے کہ یہ قوم سے ایک مذاق ہے اور IMF اور World Bank دونوں سے قرضہ نہ لیا جائے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ جو ہمارے قیمتی اثاثہ جات ہیں ان کو اونے پونے' کوڑیوں کے مول بیچا جا رہا ہے یہ بھی long term میں multi national companies کا محتاج بنانے کی ایک سازش ہے جس میں ہماری کوئی پالیسی نہیں ہوگی' ہماری خود مختاری پر آنچ آئے گی اور ہم بحثیت ایک آزاد اور خود مختار قوم کے جینے کے قابل بھی نہیں ہوں گے۔ جناب چیئرمین! میری ایک اور گزارش ہے کہ یہ جو بنکوں کو کہا گیا ہے کہ car, motorcycle, TV, fridge علیٰ ہٰذ القیاس جتنا بھی electronic اور petrol سے چلنے والا سامان ہے یہ اب ان لوگوں کو قرض دیں تا کہ لوگوں کا معیار زندگی بڑھ جائے۔

جناب چیئرمین! اس طرح معیار زندگی کہاں بڑھے گا۔ "قرض کی پیتے تھے مے" غالب اور خوش تھے کہ میں مخوار ہوں۔ جناب! قرض کی مے پی کر کوئی بھی شخص خوشحال نہیں ہوسکتا۔ آپ ایک طرف قوم کی تعیشات کےحوالے سے بیخ کنی کر رہے ہیں' دوسری طرف اس کا جو side effect ہے' جن کو آپ بجلی کا سامان قرضوں پر مہیا کر رہے ہیں وہ آپ سے بجلی بھی مانگیں گے۔ اس طرح پیٹرول' ڈیزل' فرنس آئل ان کی قیمتیں بھی غیرمحسوس طریقے سے بڑھتی جائیں گی کیونکہ جب ان کی consumption زیادہ ہوگی تو demand بھی زیادہ ہوگی۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ جناب والا! میری سب سے آخری ایک گزارش ہے اور اس کے ساتھ ہی میں اپنی تقریر مختصر کروں گا کیونکہ اذان بھی ہونے والی ہے۔ اس وقت ہم 75 کروڑ روپے زکوٰۃ کی مدمیں بنکوں میں جمع کر رہے ہیں۔ یہ ایک بڑی خطیر رقم ہے۔ لیکن شفافیت نہ ہونے کی بناء یہ پیسے بھی ضائع ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا

ہوں کہ اس وقت پاکستان کی موجودہ معیشت کی جو صورتحال ہے وہ ہمارے تقریباً 40% عوام خط سے غربت سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں۔ میں نے جو calculation کی 75 کروڑ روپے اگر ہم فی کس جو چالیس فیصد آبادی ہے ان کو یہ پیسے دے دیں تو 1250 روپے per head ہر ایک کو ملے گا۔ اس کی تقسیم کا جو system ہے اس کو ہمیں transparent شفاف اور منصفانہ طور پر کرنا چاہیے تاکہ لوگ بڑے شوق سے زکوٰۃ کے پیسے دیں۔ ایک عبادت سمجھ کر لوگ پیسے دیتے ہیں لیکن جب یہ بدعنوان ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں تو معاملہ خراب ہوتا ہے۔ میں اسی کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین، شکر الحمد للہ۔ بنگزئی صاحب آپ نے ختم کر لیا۔ Then we adjourn now for *Mughrab Prayers* and reconvene at 7.45 pm.

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب چیئرمین! آج رات کھانا بھی ہے۔

جناب چیئرمین، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر ایوان کی یہ رائے ہے تو ٹھیک ہے۔ ویسے آج بہت سے speakers بولنا نہیں چاہ رہے تھے if you want to do it tomorrow. it is up to the House. Agha Sahib

سینیٹر کامل علی آغا، جناب والا! ساڑھے آٹھ بجے تک چلالیں جی۔

جناب چیئرمین، چلیں ٹھیک ہے۔ میرے پاس جو نام ہیں اس میں نصیر مینگل صاحب ہیں اور پھر رضا صاحب ہیں we will meet at 7.45 sharp -

---

[Then House was ad journed for Maghrab Prayers]

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی ۸ بجے زیر صدارت جناب چیئرمین دوبارہ شروع ہوئی۔)

جناب چیئرمین، مسٹر نصیر خان مینگل صاحب۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل (وزیر مملکت برائے پٹرولیم)، جناب چیئرمین صاحب! جو

بجٹ پیش کیا گیا ہے عوام الناس کا بجٹ اس کو کہہ سکتے ہیں۔ اس کے لیے وزیر اعظم پاکستان ، سٹیٹ منسٹر فنانس کی ٹیم اور دیگر اہلکار مبارکباد کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے ایک متوازن اور اچھا بجٹ پیش کیا لوگوں کی خواہشات اور امنگیں اس پر پوری اتر آئی ہیں۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زرعی شعبے میں انہوں نے جس قسم کے اقدامات کیے ہیں اور ٹریکٹروں کی فری درآمد کی اجازت دی ہے اس سے ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جس کی وجہ سے زرعی شعبے میں ہم مزید ترقی کریں گے اور بیروز گاری کے لیے بھی ایک جامع منصوبہ پیش کیا گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس پر عمل درآمد سے بیروز گاری کا مسئلہ ہے جس سے ہماری نوجوان نسل پریشان ہے ان کے لیے یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ ہمارے لوگ روز گار پر لگ کر معیشت میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ساتھ ہی آج کل مختلف اشیاء پر خاص طور پر کھانے کی چیزیں مہنگی ہیں تو اس مہنگائی پر قابو پانے کے لیے اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ خاص کر دالوں کی درآمد کے لیے ڈھائی ارب روپے سبسڈی دی گئی ہے اور اس کے ساتھ دالیں تمام یوٹیلٹی سٹور پر کم دام پر مہیا کرنے کے لیے اقدامات گئے ہیں اور باقی چیزوں پر بھی رعایت دی جا رہی ہے تو اس سلسلے میں کھانے پینے کی جو اشیاء ہیں وہ بھی سستی ہو جائیں گی۔

عام آدمی کے گزارے کے لیے یہ اہم اقدامات ہیں۔ ساتھ ہی سب سے اہم طبقہ جو تنخواہ دار ہوتا ہے۔ جس کے لیےکسی اور روز گار کے وسائل نہیں ہوتے ہیں ان کے لیے اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ سب سے پہلے کہ ۱۵ فیصد تنخواہیں بڑھا دی گئی ہیں۔ جس سے افراط زر 8/9 % کے قریب تھا۔ اب اس کو دوگنا کر کے ۱۵ فیصد کے قریب بڑھایا ہے تاکہ وہ اس کو meet کر سکیں اور اس کے ساتھ چل سکیں۔ اس حکومت کے بجٹ کا یہ ایک انتہائی کارنامہ ہے۔ پنشن کو دو کیٹگری میں، ایک بہت پرانے لوگ ہیں ان کے لیے ۲۰ فیصد بڑھایا گیا ہے اور باقیوں کے لیے ۵ ا فیصد، یہ بھی ان کے لیے اس مہنگائی پر قابو پانے کے لیے کافی اہم کارنامہ ہوگا اور باعزت اپنی زندگی گزارنے کے لیے ان کو ایک سہولت مل جائے گی۔ ساتھ ہی اساتذہ کو جو ایک اہم رول ادا کرتے ہیں چونکہ وہ اس قوم کے معمار ہیں اور اچھی تعلیم کا دارو مدار اچھے اساتذہ پر ہے تو ان کی کارکردگی کی بنا پر ان کو بھی خصوصی الاؤنس دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو پانچ سو ، ساڑھے سات سو اور ایک ہزار ہے۔ اس طرح اچھے ٹیچرز دستیاب ہوں گے اور مقابلے کا رجحان ہو گااور تعلیم کی

حالت بہتر ہو جائے گی۔ ویلفیئر فنڈ میں سے ورکرز کو پہلے اپنی بچیوں کی شادی کے لیے صرف تیس ہزار روپے ملتے تھے جو نہ ہونے کے برابر تھے۔ یہ پچاس ہزار کردیے گئے ہیں۔ ایک عام آدمی کے لئے دگنا کر دیا گیا جو ایک حادثاتی قسم کا relief ہے جس سے کہ وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کھانے پینے کے مسئلے پر ذخیرہ اندوزی پر قابو پانے کے لئے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کئے جا رہے ہیں۔ چاروں صوبائی وزرائے اعلیٰ کو ہدایات دی گئی ہیں کہ اس پر کنٹرول کیا جائے تاکہ ذخیرہ اندوزی نہ ہو اور مہنگائی کی طرف رجحان نہ ہو۔ ہر چیز آسانی سے دستیاب ہو۔

جناب چیئرمین! پینے کے لئے صاف پانی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں بھی ہر یونین کونسل میں حکومت نے فلٹر پلانٹ لگانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ عوام کو پینے کے لئے صاف پانی میسر ہو اور بیماریاں خراب پانی کی وجہ سے پھیلتی ہیں ان پر قابو پایا جا سکے۔ اس طریقے سے اس بجٹ میں چھوٹے طبقے، عوام الناس اور غریبوں کے لئے جو فیصلے کئے گئے ہیں اس لئے اس کو ہم عام آدمی کا بجٹ کہہ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں چند تجاویز دینے سے پہلے کچھ دیگر اقدامات کا بھی ذکر کروں گا۔ ملازم طبقے کے لئے Income Tax کا شرح پہلے ایک لاکھ روپے مقرر تھا جیسے بڑھا کر ڈیڑھ لاکھ کر دیا گیا ہے۔ یہ چھوٹ بھی ان کے لئے بہت بڑی چیز ہوگی۔ وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز صاحب کو ایک بہت بڑا کریڈٹ جاتا ہے۔ اس سے پہلے اس قسم کے اقدامات نہیں کئے گئے تھے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کی وفات کی صورت میں اس کے خاندان کو دو لاکھ سے ۱۰ لاکھ روپے تک دئے جائیں گے تاکہ وہ باعزت زندگی گزارے۔ اس کے ساتھ اس کے بچوں کو سرکاری مکان سے ۵ سال تک نہیں نکالا جائے گا۔ ایک بچے کی تعلیم ۱۸ سال تک مفت ہوگی اور ایک بچے کو گریڈ ۱ تا ۱۵ کی ملازمت بھی دی جائے گی۔ اس طریقے سے اس خاندان کے لئے وفات کی وجہ سے جو problems ہوتے ہیں ان کا ازالہ ہو جائے گا۔ ایک قسم کی سہولت ہوگی۔ یہ صدقہ جاریہ سے کم نہیں ہے۔ ان کے ورثاء کے لئے پلاٹوں کی سکیموں میں بھی ۲ فیصد کوٹہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ اس سے بھی محروم نہ ہوں۔ اس سے بھی ان کو کچھ نہ کچھ مل جائے۔ Senior Citizens کے لئے عمر کی حد ۶۵ سال تھی اب اسے کم کر کے ۶۰ سال کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ ۴ لاکھ روپے تک آمدن پر Income Tax سے مستثنیٰ ہوں گے۔

زراعت کے بعد لائیو سٹاک پاکستان کے لئے اہم ہے اور خاص کر ہمارے بلوچستان کے دیہی علاقوں میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس شعبے کے لئے ایک خصوصی رقم مختص کر دی گئی ہے جس سے ۱۲۰۰ ماڈل ڈیری فارمز قائم کئے جائیں اور اس طرح اس شعبے کی ترویج ہوگی۔ قحط سالی کی وجہ سے جن علاقوں میں لائیو سٹاک کو نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ ہوگا اور اس میں دوبارہ لوگ اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ کارکنوں کے بچوں کے لئے جو وظیفہ پہلے ۸۰۰ روپے کے قریب تھا اس کو بڑھا کر ایک ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی ایک اہم اقدام ہے۔

اب میں کچھ تجاویز کی طرف آتا ہوں جو میں اس بجٹ کے سلسلے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ صوبہ بلوچستان جس سے میرا تعلق ہے، اس صوبے کو ترقی دینے کے لئے ایک خصوصی package کی ضرورت ہے۔ آبادی کے لحاظ سے وہاں مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں پر رقبے کے لحاظ سے فنڈز دیئے جائیں۔ وہاں پر تمام سہولیات ایک دفعہ پہنچائی جائیں تاکہ وہاں پر لوگوں میں موجود احساس محرومی کا ازالہ ہو۔ روزگار کے سلسلے میں پورے ملک کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں لیکن وہاں کے لئے خصوصی اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں کہ 74-1973 میں خصوصی اقدامات کرکے کچھ لوگوں کو special relief دے کر بھرتی کیا گیا۔ آج کافی لوگ لگے ہوئے ہیں۔ بلوچستان کے سلسلے میں کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ وہاں پر فارغ التحصیل لوگ بے روزگار ہیں۔ ان کو relief دیا جائے تاکہ ایک دفعہ جہاں پوسٹیں خالی ہوں، وہاں لگائے جائیں اور at par آ جائے اور ساتھ ہی میں نے یہاں پر محسوس کیا ہے، ایک اہم چیز کہ ایک qualification criterion رکھا جاتا ہے۔ ہماری تعلیمی اہلیت نہیں ہے کہ باقی صوبوں کے ساتھ مقابلہ کر سکیں جب advertisement ہوتی ہے تو بلوچستان کے لوگ اس میں نہیں آ سکتے ہیں۔ یہاں تعلیمی سہولیات ہیں، schools, colleges ہیں، training centres ہیں تو لہذا، بلوچستان کے لئے ایک minimum معیار رکھا جائے، وہاں سے لوگوں کو appoint کیا جائے۔ اس کے بعد جو further requirement ہے جیسا کہ international ایک attitude ہے، باقی دنیا میں ہے، ان کو training دی جائے، ان کو تربیت دی جائے تو اس اہل ہو سکتے ہیں، اگر شروع سے اس قسم کے اقدامات کرتے تو اچھا ہوتا۔ وہاں احساس محرومی پایا جاتا ہے، لوگ اپنی تعلیم سے بھی محروم رہ جاتے ہیں تو اس سلسلے میں یہ ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم صاحب نے یار محمد

رند کی سربراہی ایک committee قائم کی تھی جس میں میں بھی member تھا اور محترمہ زبیدہ جلال بھی، اس کمیٹی نے تمام جائزہ لے کر 1500 صفحات کی report دے دی ہے۔ میرے خیال میں اس پر کما حقہ ہو عمل کیا جائے۔ ایک حد تک ملازمتوں کے سلسلے میں بلوچستان کا جو احساس محرومی ہے، اس کا ازالہ ہو جائے گا تو آپ کے اور اس معزز ایوان کی وساطت سے میری گزارش ہو گی کہ بلوچستان کے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے سلسلے میں اس پر عملدرآمد جلد از جلد کیا جائے تاکہ اس قسم کے احساس محرومی کا خاتمہ ہو۔ وہاں پر مختلف مسائل پیش آ رہے ہیں، جہاں احساس محرومی یا دیگر چیزیں ہیں تو اس کے لئے چوہدری شجاعت صاحب جو ہماری party کے سربراہ ہیں اور وزیر اعظم کی حیثیت سے انہوں نے اس House کے floor پر ایک committee بنائی تھی، بعد میں اس کو دو کمیٹیوں میں کیا گیا۔ مشاہد والی کمیٹی نے جس کا میں بھی member تھا، اپنی reportپیش کی ہے تو اگر اس پر کما حقہ ہو عمل کیا جائے۔ ملازمتوں کی report پر عمل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ 70 سے 80 فیصد وہاں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور وہاں احساس محرومی ختم ہو سکتا ہے اور لوگوں کو مختلف fields میں حصہ لینا کا اور پاکستان میں اپنا role ادا کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

اس کے ساتھ میری قائد ایوان جناب وسیم سجاد صاحب سے request ہو گی کہ ایک اہم constitutional committee تھی جس کے وہ سربراہ ہیں، اگر اس کی report جلد مل جائے، اس پر عملدرآمد کیا جائے تو بلوچستان کے جو مسائل ہیں جو چند وجوہات کی وجہ سے ابتر سے ابتر ہو رہے ہیں تو اس کی report تیار ہونے کے بعد اور مشاہد حسین کی committeeپر عملدرآمد ہونے کے ساتھ تمام مسائل کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی جو مختلف field میں relief دیئے گئے ہیں، وہ ایک حد تک کافی ہیں لیکن بلوچستان mineral point of view سے بہت اہم ہے، خاص طور پر mineralکے sector میں، میں نے اس کا پہلے بھی کہیں اظہار کیا تھا کہ کوئی خاص relief نہیں ملے ہیں۔ بلوچستان کے لوگ اتنے سرمایہ دار بھی نہیں ہیں، اس لئے وہ mining صحیح طریقے سے نہیں کر پاتے ہیں۔ Miningکے سلسلے میں وہاں پر سنگ مرمر ہے، chromite ہے، باقی minerals ہیں، اس کے سلسلے میں خصوصی مراعات دی جائیں، خصوصی package دیا جائے تاکہ وہ لوگ اس روزگار کو صحیح طریقے سے چلا سکیں۔ اس سلسلے میں

Marble City کا قیام عمل میں آیا' پچھلے مہینے صدر مملکت نے اس کا افتتاح کیا تھا اور وہاں پر لا کر' وہاں اس کی finishing ہو' وہاں تمام سہولیات اور special package ہونا چاہیے تاکہ اس کی یہاں پر بھی کھپت ہو اور باہر بھیج کر ہم اس سے زرمبادلہ کما سکیں۔

ساتھ ہی سرکاری ملازمتوں میں ہمارے لوگ خاص طور پر اسلام آباد میں secretary level کے لوگ ابھی تک خصوصی طور پر بلوچستان سے نہیں ہیں' اس ایوان کی وساطت سے میری یہی گزارش ہو گی کہ ہمارے چند افسران جو یہاں پر ہیں جن کا حق بنتا ہے' ان کو promote بھی ہونا چاہیے اور ساتھ ہی secretary کے level پر تعنیات کئے جائیں۔ دوسری جو independent bodies ہیں یا semi autonomous bodies ہیں' ان کے Head مقرر کیا جائے تاکہ بلوچستان کے لوگوں کو اپنی شرکت احساس ہو جائے۔ اس کے ساتھ قحط سالی کی وجہ سے کئی سالوں سے بلوچستان میں' یہاں اس floor پر بھی کافی discuss کیا گیا' وہاں پر کافی مسائل ہیں اور لوگ بھگت رہے ہیں اور مالی طور پر بھی زبوں حالی کا شکار ہیں اس میں مزید relief کی ضرورت ہے۔ جو قحط زدہ علاقے ہیں وہاں خصوصی پروگرام اور توجہ دینی چاہیے تا کہ ایک تو زراعت اور دوسرے live stock میں مزید improvement ہو۔ خصوصاً قحط زدہ علاقوں میں وہ لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں گے اور پاکستان کی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کرسکیں گے۔ ساتھ ہی ایک اور تجویز ہے کہ چونکہ ہمارا بہت بڑا علاقہ ایران اور افغانستان سے لگتا ہے' مکران کے علاقے میں تنگ' مند' جیوانی کا علاقہ اور تفتان ہے' دوسری طرف بھی ایرانی بلوچستان میں بلوچ لوگ رہتے ہیں یہاں بلوچستان میں بھی رہتے ہیں ان کی movement ہوتی ہے' اگر ان کو وہاں barter trade کی سہولت میسر ہو تو ایک تو چیزیں ان کو کم قیمت پر ملیں گی اور دوسرا یہ کہ وقت کی بھی بچت ہو گی۔ جو چیزیں وہاں ایران کی سرحد پر مند' تنگ وغیرہ علاقوں میں پہنچ سکتی ہیں' پاکستان کے کسی علاقے یا کراچی سے پہنچانے میں وقت لگتا ہے جیسا کہ وہاں سے اب بجلی ان علاقوں میں لائی جا رہی ہے تو اس طریقے سے وہاں یہ Trade کی سہولت ہونی چاہیے جس میں پاکستان کے لئے income بھی ہو گی اور وہاں کے لوگوں کو بھی سہولت ہو گی۔ ہمارا coastal area ہے' اس کے ساتھ مسقط' Gulf کی ریاستیں لگتی ہیں' ان کو بھی اس قسم کی سہولیات ہوں' ان ممالک کے ساتھ trade ہونی چاہیے تاکہ وہ آسانی سے اپنا کردار ادا

کرسکیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم جنرل پرویز مشرف صاحب کے بھی مشکور ہیں کہ وہ بلوچستان کے مسائل میں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں۔ جتنے mega projects ہیں، گوادر کا project ہے، coastal area, میرانی، کچھی کینال، سبکزئی ڈیم ہیں، تمام ان ہی کے مرہون منت ہیں۔ اس لئے ہم اس کو appreciate کرتے ہیں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ابھی وہ پچھلے مہینے وہاں تشریف لائے تھے چھ ارب روپے کے جو زرعی قرضہ جات تھے جو بلوچستان کے لوگ دینے کے قابل نہیں تھے، انہوں نے ان کی معافی کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا message ہے، لوگوں نے اس کو بڑا appreciate کیا ہے اور اس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ اس سے جو قحط زدہ لوگ ہیں ان کو کافی حوصلہ ہوا ہے اور جو دوسرے بے روزگاری کے عالم میں ہیں ان کو ایک قسم کا relief ملے گا۔ ساتھ ہی بجلی کا مسئلہ ہے میرے چند دوستوں نے اظہار کیا ہے چونکہ وہاں پر کوئی نہری علاقہ نہیں ہے، وہاں جتنے ٹیوب ویل ہیں، ڈیزل، تیل وغیرہ کی اتنی مہنگائی ہے کہ وہ afford نہیں کرسکتے ہیں، ان کو ایک بجلی کا سہارا ہے، اس کی صحیح ترسیل ہونی چاہیے۔ بلوچستان کے case کو اکثر غلط پیش کیا جاتا ہے کہ لوگ bill نہیں دیتے ہیں، لوگ bill دینے کے لئے تیار ہیں لیکن صحیح بجلی مہیا کی جائے۔ اب اٹھارہ گھنٹے کا بتایا جاتا ہے تو اگر اٹھارہ گھنٹے ان کو صحیح طریقے سے بجلی مل جائے اور ان کے ٹیوب ویل چل جائیں تو ان کے لئے وہ غنیمت ہے۔ اب تک اس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھئیے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جی۔ اس پر ابھی تک صحیح طریقے سے عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔ لہٰذا میری request ہو گی کہ اٹھارہ گھنٹے جو دیئے جائیں وہ صحیح طریقے سے دیئے جائیں۔ گندم کے بعد immediately cotton کاشت کرنی تھی، وہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم ان کو encourage کریں ایک تو وہ bill دیں گے اور دوسرا ان کی مالی حالت بھی سنور جائے گی تو اس سلسلے میں یہ جو واپڈا ہے یا ہماری Ministry of Water and Power ہے، وہ اس سلسلے میں اہم role in the larger interest of the country and Balochistan ادا کرے تاکہ

وہاں صحیح طریقے سے عملدرآمد ہو اور یہ جو ایک دھبہ لگا ہوا ہے کہ وہاں کے لوگ bill نہیں دیتے ہیں، یہ بھی رفع ہو جائے۔ جب وہاں بجلی صحیح نہ پہنچ رہی ہو voltage کی کمی بیشی ہو اٹھارہ گھنٹے کی بجائے چھ گھنٹے بجلی ملے تو مجبورا لوگ فصلیں کاشت نہیں کریں گے۔ جب فصلیں نہیں ہوتیں، پیداوار نہیں ہوتی تو اس میں سستی ہوتی ہے۔ آخر میں ایک بار پھر میں وزیراعظم پاکستان، وزارت خزانہ اور باقی لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جنرل مشرف صاحب کو چونکہ وہ Parliament کا حصہ ہیں اور بلوچستان کے لئے خصوصی اقدامات کر رہے ہیں۔

آخر میں نثار میمن صاحب نے بھی تجویز دی تھی میں بھی یہاں تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ Parliamentarians کے الیکشن کمیشن میں written statement جاتے ہیں، شائع ہوتے ہیں، تمام عوام الناس باخبر ہوتے ہیں تو اس طریقے سے ہمارے senior سرکاری افسران ہیں اور دوسرے مکتبہ فکر کے جو لوگ ہیں سب کے written statement آنے چاہئیں۔ عوام الناس کو معلوم ہونا چاہیے تاکہ سب کو پتا چلے کہ لوگوں کی کیا پوزیشن ہے۔ یہ صرف Parliamentarians کے لئے نہیں ہونا چاہیے۔ ان ہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Raza Muhammad Raza.

سینیٹر رضا محمد رضا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آج کا دن میرے لئے بہت بھاری ہے۔ ایک طرف میرے پشتون خواہ ملی پارٹی کے چیئرمین جناب محمود خان اچکزئی بیٹھے ہیں اور میرے پارلیمانی لیڈر، ہمارے ڈپٹی چیئرمین جناب عبدالرحیم خان مندوخیل میرے آگے تشریف فرما ہیں۔ ایسے حالات میں، میں کوشش کروں گا کہ اعتدال کا راستہ اختیار کروں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جس سے اس ہاؤس کی یا آپ کی یا سننے والوں کی دل آزاری ہو۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ پر اصل تقریر تو میرے پارلیمانی لیڈر جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کریں گے اور وہ اپنی تقریر میں ثابت کریں گے کہ یہ بجٹ کیا ہے اور یہ بجٹ کیسا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرے نزدیک یہ بجٹ اس ملک کے جرنیلوں کا، اس ملک کے بڑے بڑے سرمایہ داروں کا، اس ملک کے مفت خور جاگیرداروں کا اور بالا دست صوبے کا، بالا دست طبقات کا بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں ہمارے ملک کے پندرہ کروڑ غریب عوام کے لئے کچھ

بھی نہیں۔ اس ملک کی محکوم قوموں کے لئے اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں۔ پشتونوں، بلوچوں، سندھیوں، سرائیکیوں کے لئے کچھ بھی نہیں۔ جہاں تک اس کے اعداد و شمار کا تعلق ہے آپ نے دیکھ لیا کہ اپوزیشن کی نمائندگی سے جناب اسحاق ڈار صاحب نے ثابت کردیا کہ یہ تمام اعداد و شمار جعلی ہیں۔ ناقابل اعتبار ہیں اور اس پر کوئی اعتبار نہیں کرتا نہ ملک کے اندر نہ اس ملک سے باہر۔ یہ اعداد و شمار اور ہیرپھیر کا ایک پلندہ ہے۔ میرے نزدیک اس بجٹ میں عوام پر بھاری ٹیکسوں کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ 835 ارب روپے کا بوجھ اور وہ indirect taxes کی صورت میں جس کے تحت ہمارے عوام 131 ارب روپے گزشتہ سال کے مقابلے میں مزید ٹیکس ادا کریں گے۔ یہ خدا کو معلوم ہے کہ Tax Collectors نے اپنی جیبوں میں کتنے سو روپے، عوام سے چھین کر ان کا پیٹ کاٹ کر انہوں نے لیے ہیں۔

جناب چیئرمین! جہاں تک اس بجٹ میں Defence کی بات ہے۔ میرے نزدیک تو یہ بجٹ سودی قرضوں کا بجٹ، ٹیکسوں کا بجٹ اور فوجی اخراجات کا بجٹ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ٹھیک ہے کہ اس ملک کا دفاع ہم سب کو عزیز ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک محفوظ ہو، اس کا دفاع ہو، اس کی سالمیت برقرار رہے لیکن جناب! ہماری افواج پاکستان کا اس ملک کی بقاء اور سالمیت میں کوئی کردار نہیں ہے۔ ہماری فوج تو اس وقت سیاچین سے دستبردار ہے، کشمیر سے دستبردار ہے، افغانستان کو پانچواں صوبہ بنانے کا ان کا جو خواب تھا وہ تو چکنا چور ہوگیا ہے۔ آج تو وہ نیٹو اور امریکہ کے سامنے ان کے دربار میں ہر روز حاضری دینے پر مجبور ہیں۔ ایسے حالات میں کوئی فرحت اللہ بابر یہاں ہوتا، شاید پیدا ہو جائے وہ اعداد و شمار کے ذریعے ثابت کرتا کہ 250 ارب روپے آپ اور 35 ارب روپے ریٹائرڈ فوجیوں کی پنشن میں، ان کی رینجرز کے اور مختلف بہانوں سے جو دراصل فوجی بجٹ ہے۔ تین سو ارب روپے سے ہمارا بجٹ فوجی اخراجات سے بڑھ جاتا ہے۔ باقی ہماری bureaucracy کے اخراجات کا بجٹ ہے۔ غیر پیداواری اخراجات کا بجٹ۔ تو ایسے حالات میں جناب میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک کے عوام کے لئے اس میں کچھ بھی نہیں سوائے ٹیکسوں کے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک کی قوم کے لئے اس میں کچھ بھی نہیں۔ میں اس بجٹ میں فیڈرل PSDP جو وفاق کا ترقیاتی پلان ہے اور اس کی مختص رقم ہے جناب چیئرمین 270 ارب روپے جو PSDP کا ہے اس پر میں اپنی تقریر مرکوز کروں گا۔ ان کے دعوے

ہیں کہ 119 ارب روپے fiscal infrastructure پر خرچ ہونگے۔ اور 119 ارب social development sector پر خرچ ہونگے۔ جناب یہ infrastructure کس کا infrastructure کس علاقے کے infrastructure ۔ infrastructure جو آپ کی Water Division ہے Power Division ہے یہ جو ریلویز ہے ہائی ویز ہے Communication ہے بجلی ہے مواصلات کی دیگر Petroleum وغیرہ ہے تو جناب اس میں آپ نے کیا رکھا ہے اس ملک کے لئے۔ ہماری حالت تو آپ کے سامنے ہے۔ پختونوں کی، بلوچوں کی حالت آپ کے سامنے ہے۔ جناب نثار میمن صاحب یہاں نہیں ہیں، ان کی کمیٹی جو Water Resources کی تھی اس نے اس پارلیمنٹ کے سامنے اعداد و شمار پیش کئے تھے۔ پختون بلوچ صوبہ بلوچستان میں تو ان کے اعداد و شمار کے مطابق جو میرے نہیں ہیں 86% قابل کاشت زمین غیر آباد ہے۔ پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے اور تینتیس ملین ایکڑ کا علاقہ ایسا ہے جہاں پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ یہاں کے اس صوبے کے Irrigation Department نے ستاون ارب روپے کے منصوبے بنائے اور پارلیمانی کمیٹی نے اس کی تائید کی۔ اس House کو recommendations پیش کی ہیں کہ یہ اشد اور پوری ضرورت ہے وہاں پر پانی ذخیرہ کرنے کی۔ لیکن آج تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں۔ کوئی انتظام نہیں کسی ڈیم کا۔ اور یہ میں ثابت کرونگا کہ آپ نے کیا رکھا ہے water sector پر۔ اس فیڈرل PSDP میں۔ قحط سالی وہاں پر آئی ہے۔ طویل قحط سالی جو ہمارے مال مویشی تھے اور جو ہماری زراعت تھی وہ مکمل طور پر تباہ ہو گئی 80% تباہ ہے اس کی بحالی کے لئے آپ کا کیا plan ہے ۔ سڑکیں جناب قلات سے لیکر کوئٹہ چمن تک اس ملک کے ہر دیدہ ور شخص کو اس کی حالت کا پتا ہے۔ کہ کیا حالت ہے، آمد و رفت کے قابل نہیں ہے۔ پھر کوئٹہ سے ژوب اور ڈیرہ اسماعیل خان تک یہ تمام پختون علاقے کی مرکزی شاہراہ ہے۔ اور اس کی حالت ناقابل بیان ہے۔ پھر دوسری شاہراہ جناب جو قلع سیف اللہ، لورا لائی، ڈیرہ غازی خان تک یہ بین الصوبائی شاہراہیں ہیں ان کی بین الاقوامی اہمیت ہے اس کوئٹہ چمن شاہراہ کی۔ لیکن اس وقت جب مون سون کا موسم شروع ہو جاتا ہے اس پر کوئی ٹرانسپورٹ نہیں چل سکے گی۔ کوئی bridge نہیں اور دس سالوں سے آپ کے جو دعوے اور اعلانات ہیں اس میں آپ نے کہا کہ ان roads کی تکمیل کا وقت جو دسمبر تھا جو گزر گیا لیکن ژوب ڈی آئی خان روڈ پر کوئی bridge

نہیں اور جو بنا ہے وہ اب ختم ہو گیا ہے تباہ ہو گیا ہے۔ لورالائی سے غازی خان تک کوئی ٹرک کوئی باربردار چیز جا ہی نہیں سکتی۔ اور یہ جو ہماری پختونخواہ صوبے کی سب سے مرکزی شاہراہ ہے جو کروڑوں لوگوں کے دل سے گزرتی ہے۔ وہ نوشہرہ سے لے کر مالاکنڈ اور پھر چکدرہ، دیر، چترال تک، پھر چکدرہ سے سوات، مینگورہ، کالام تک یہ حسین، دلکش مناظر کا علاقہ ہے، سیاحت کا علاقہ ہے، لاکھوں سیاحوں کا مرکز ہے لیکن وہ شاہراہ قابل آمدورفت نہیں رہی ہے۔ یہ Indus Highway جو اہم شاہراہ ہے جو پشتونوں، سرائیکیوں، بلوچوں اور سندھیوں سے ہو کر گزرتی ہے اس کی حالت شاید آپ کو معلوم ہے کہ کیا پوزیشن ہے، کتنے سال گزر گئے ہیں۔ تو ایسے حالات میں یعنی آپ نے کیا رکھا ہے ہماری سڑک کے لیے۔

اسی طرح جناب والا! بجلی کا معاملہ ہے۔ اس ملک کی ہائیڈل پاور کی 28% بجلی پشتونخواہ کی سرزمین سے پیدا ہوتی ہے اور اس ملک کے 43000 گاؤں بجلی سے محروم ہیں اور یہ سب کے سب پشتونخواہ صوبے کے پشتونوں اور بلوچوں کے ہیں۔ اس وقت ہمارے صوبے میں بجلی کی یہ حالت ہے کہ کوئی بجلی موجود نہیں اور تمام صوبے کا مطالبہ تھا کہ ایک نیٹ ورک بنایا جائے، ہمیں بجلی مہیا کی جائے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے high transmission line مہیا کی جائے اور ایک national grid 500 mega watt کا قائم کیا جائے تاکہ صوبے کے لیے اور بالخصوص پشتون علاقوں کے لیے جہاں زراعت ہے اور ٹیوب ویلوں کا تمام انحصار بجلی پر ہے، اسی طرح تمام تجارتی زندگی کا انحصار بجلی پر ہے لیکن جناب والا! یہاں پر ہمارے وزیر صاحبان جو یہاں دعوے کرتے ہیں چار گھنٹے کی load shedding ہوتی ہے، وہاں اٹھارہ گھنٹے کی load shedding ہوتی ہے، یہ غلط دعوے ہیں اور جو نظام ہے اس کے متعلق میں کیا بتاؤں۔

جناب والا! ایسے حالات میں جب گیس پیدا کرنے کے علاقے ہمارے ہوں، ہمارے صوبوں سے گیس اور بجلی پیدا ہو لیکن ہم گیس سے محروم ہیں۔ ہماری تمام آبادی، چند شہروں کو چھوڑ کر گیس سے محروم ہیں۔ بجلی ہم پیدا کرتے ہیں لیکن چند علاقوں کو چھوڑ کر ہمارے تمام علاقے بجلی سے محروم ہیں۔ تربیلا کے ساتھ صوابی ہے، میں نے بار بار کہا ہے، صوابی کی بجلی پنکھا چلانے کے قابل نہیں اور ہزاروں میگاواٹ بجلی تربیلا سے پیدا ہو رہی ہے۔ جہاں آپ کو infrastructure کی ضرورت ہوتی ہے، اباسین پر قبضہ کرنے کے لیے ایک سو سترہ ارب روپے

سے زیادہ آپ نے غازی بروتھا کی تعمیر کے لیے مختص کیے ہیں' اس میں کوئی مشکل نہیں تھی۔ اس تمام گیس پر قبضہ کرنے کے لیے ، بجلی کے نیٹ ورک کو پنجاب میں قائم کرنے کے لیے آپ نے اربوں روپے خرچ کیے۔ چھپن ' ستاون سال تک آپ نے infrastructure بنانے کے لیے وقت لگایا' یہ ہمارے میمن صاحب کی کمیٹی کی رپورٹ ہے' 15000 کلو میٹر کی main canal اور اس کی distributaries بنائی گئی ہیں ہمارے مشترک pool سے پشتونوں' بلوچوں' سندھیوں کے ٹیکسوں سے لیکن پشتون اور بلوچ علاقے میں ایک ہزار کلومیٹر سے کم ہماری نہریں اور distributaries ہیں۔ جب ہم ڈیموں کی بات کرتے ہیں' ایک گومل زام ڈیم تھا اور یہ اس کی تکمیل کا سال تھا لیکن اس پر کام شروع نہیں ہو سکا اور گورنمنٹ کا ایک سروے ہے کہ اگر گومل زام ڈیم بن گیا تو پھر گومل اور زوم دریاؤں کے پانی اباسین میں نہیں آئیں گے لہذا نتیجہ یہ ہے کہ یہ ڈیم نہیں بنے گا' قطعاً نہیں بنے گا۔ کچھی کینال کی آپ بات کرتے ہیں وہ تو technically غلط ہے اس کی height اور تونسہ کی height ایک ہے اور یہ ایک صدی میں آپ نہیں بنائیں گے اس اقتدار میں اور اس نظام کے تحت' تو آپ infrastructure کیسے بنائیں گے اور میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ ہمارے لیے آپ کیسے infrastructure بناتے ہیں' 119 ارب روپے آپ نے infrastructure کے لیے رکھے ہیں۔ 199 ارب روپے آپ نے سوشل سیکٹر کے لئے رکھے ہیں لیکن آپ نے اس میں سے پشتونخواہ صوبے کو کیا دیا ہے۔ تمام پشتون بلوچ علاقے کو آپ نے ایک ارب چالیس کروڑ روپے دیئے ہیں۔ پشتونخواہ صوبے کو دو ارب روپے دیئے ہیں۔ ان دونوں صوبوں کو آپ نے تین ارب پچاس کروڑ روپے دیئے ہیں جبکہ آپ water sector میں 47 ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔ 86% علاقہ بلوچستان کا غیر آباد ہے' پانی نہیں ہے۔ 68% علاقہ پشتونخواہ صوبے کا بغیر پانی کے ہے۔ پنجاب کا تو صرف گیارہ فیصد علاقہ ایسا ہے جس کو پانی کی ضرورت ہے اور وہ بدبخت میانوالی اور اٹک کا ضلع ہے وہ بھی پشتونخواہ کا حصہ ہے۔ سندھ کا صرف بیس فیصد علاقہ ایسا ہے جس کے پاس پانی نہیں اور آپ water infrastructure بنا رہے ہیں۔ 119 ارب روپے آپ خرچ کر رہے ہیں' دو صوبوں کو آپ 3 ارب پچاس کروڑ روپے دے رہے ہیں۔ یہ آپ کی پوزیشن ہے۔ پاور کی آپ دیکھ لیں۔ یہ اعداد وشمار اسحاق ڈار کے آپ جھٹلائیں نہیں۔ میں نثار میمن کو' یا عمر ایوب صاحب کو کہوں گا کہ آپ

نے یہ شائع کیا ہے، آپ کمیشن بٹھا دیں، میں نے غلطی کی ہوگی سارا چیک نہیں کیا ہوگا لیکن آپ دیکھ لیں کہ 270 ارب روپے میں سے آپ نے پشتونخواہ اور بلوچستان کو کیا دیا ہے۔ جہاں پر infrastructure کی ضرورت ہے۔ یہی پوزیشن سندھ کی بھی ہو گی میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پنجاب اور کراچی کا بجٹ ہے، آپ اندرون سندھ کسی سے پتا کریں، کوئی سومرو اٹھے، اعداد و شمار معلوم کرے کہ اندرون سندھ کے لئے اس میں کیا رکھا گیا ہے۔

جناب میں power پر آتا ہوں۔ power sector میں آپ نے بلوچستان کو 440 ملین دیا ہے۔ اندازہ لگائیں اور پشتونخواہ کو پانچ ارب ساٹھ کروڑ یہ پوزیشن ہے۔ دونوں صوبوں کو آپ نے چھ ارب دیا ہے۔ 119 ارب روپے اس پر خرچ کر رہے ہیں۔ کل آپ power پر 52 ارب روپے لیکن ہمیں آپ دے رہے ہیں جہاں پر بجلی کی ضرورت ہے 43 ہزار ہمارے گاؤں بجلی سے محروم ہیں۔ بجلی کا کوئی نیٹ ورک کوئی نظام نہیں ہے۔ جو ہے وہ نمونے کا ہے، صرف ہم سے بل وصول کیا جاتا ہے۔ یہ آپ کی پوزیشن ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں، دو منٹ آپ کے پاس ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا ، میں وقت کا خیال رکھوں گا لیکن میں تو آخری سپیکر ہوں۔ ساتھیوں سے میں درخواست کروں گا کہ وہ بیٹھیں گے۔ آپ نے کہا ہے کہ اٹامک انرجی ہم develop کریں گے اور ترقی کی باتیں کرتے ہیں کہ ہم اس ملک کو جدید سٹیٹ بنائیں گے۔ اٹامک انرجی میں بلوچستان کے لئے کچھ بھی نہیں، صفر، کچھ بھی نہیں، اس لئے کہ وہاں پر ایٹم بم کا دھماکہ ہوا دو سو کلو میٹر کا پہاڑی سلسلہ بارہ ہزار سال تک وہ کسی کے استعمال میں نہیں ہوگا۔ اس کے اثرات ہوں گے۔ ہر میزائل جو بھی آپ فائر کرتے ہیں وہ ہمارے علاقے میں گرتا ہے۔ یہ پوزیشن ہے اور اٹامک انرجی کمیشن میں بلوچستان کے لئے کچھ بھی نہیں۔ پشتونخواہ کے لئے آپ نے صرف 431 ملین رکھے ہیں۔

پٹرولیم اور قدرتی وسائل، آپ کہتے ہیں کہ ہم اسے ترقی دے رہے ہیں اور ہم نے کیا، کیا کمال کیا ہے۔ جناب اس پر آپ چھ ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔ 929 ملین روپے آپ خرچ کر رہے ہیں۔ اس میں سے آپ نے پشتونخواہ کو دیا ہے 17 ملین اور بلوچستان کے لئے 47 ملین،

64 ملین 929 ملین میں سے آپ نے دیا ہے۔

آپ مواصلات کا کہتے ہیں کہ ہم نے infrastructure بنانا ہے۔ ہائی ویز، موٹر ویز پتا نہیں کیا کیا بنانا ہے۔ پشاور اور اسلام آباد موٹر وے کی حالت آپ نے دیکھی ہے۔ کب مکمل ہوگا، کس سال میں مکمل ہوگا اور اس کی کیا حالت ہوگئی ہے۔ جناب اس کے باوجود آپ نے مواصلات کے لئے بلوچستان کو 5 ارب 760 ملین دیا ہے اور پشتونخواہ صوبے کو آپ نے تین ارب 305 ملین۔ کل آپ نے 9 ارب دونوں صوبوں کو دیئے ہیں جبکہ آپ پچیس ارب سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ یعنی آپ ان علاقوں میں نئے نئے موٹر ویز بنا رہے ہیں جہاں کا infrastructure نسبتاً مکمل ہے۔ جہاں پر کوئی infrastructure ہے ہی نہیں اس کے لئے آپ کی مختص کردہ رقم کی کیا پوزیشن ہے۔

ریلوے۔ دس ارب روپے سے زیادہ آپ ریلوے پر خرچ کر رہے ہیں۔ یہ جو ہمارے انگریز کے دور کے قائم ریلوے تھی، کوئٹہ سے ژوب اور پھر ٹانک سے کوہاٹ تک اس کے لئے آپ نے کیا رکھا۔ انگریز کی پٹری ابھی تک قائم ہے۔ نواب ایاز خان جوگیزئی نے اپنی طاقت سے اس کو قائم رکھا ہوا ہے کہ کوئی مائی کا لال اس کو نہیں اکھاڑ سکتا۔ ہمارے گوہر ایوب صاحب بھی بڑے خوش ہیں کہ ہم ژوب کے لئے ریلوے لائن تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کے لئے آپ نے پانچ ملین، پچاس لاکھ۔ پچاس لاکھ سے عمر ایوب صاحب بتائیں کہ ایک کلومیٹر پٹری بنے گی۔ باقی جو آپ کے اعلانات ہیں۔ یہ آپ کی پوزیشن ریلوے کی ہے۔

آپ سوشل سیکٹر کی بات کرتے ہیں، اس میں فنانس ڈویژن آٹھ ارب سے زیادہ خرچ کرتا ہے، اس میں بلوچستان کے لئے رکھا ہے ایک ارب 285 ملین اور پشتونخواہ کے لئے رکھا ہے 295 ملین۔ یہ جو میمن صاحب کہتے تھے کہ ہم نے جدید تعلیمی اداروں کا انقلاب برپا کر دیا ہے۔ میں نے تو پہلے کہا تھا کہ وفاقی وزارت تعلیم کو ختم کیا جائے، اس کی ضرورت کیا ہے؟ لیکن تعلیم کے لئے جو general education ہے اس کے لئے آپ چھ ارب سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ پشتونخواہ کو آپ نے 573 ملین دیئے ہیں۔ بلوچستان کو 226 ملین دیئے ہیں، یہ کل 789 ملین بنتے ہیں۔ آپ چھ ارب سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی بلوچستان کے علاقے جو انتہائی اہم میوہ جات پیدا کرنے والے علاقے ہیں۔ سرد علاقے ہیں۔ ہمارے علاقوں میں زرعی

یونیورسٹی نہیں، اب تک نہیں۔ یہ جو جدید دنیا کی یونیورسٹیاں آرہی ہیں، جدید علوم و فنون کی، ہمیں علم ہے کہ اس کی بندر بانٹ ابھی سے ہوئی ہوگی۔ یہ جو بیرونی دنیا کے ممالک نو یونیورسٹیاں بنانا چاہتے ہیں۔ ہمارا ہمیشہ سے مطالبہ رہا ہے کہ ہمیں جدید یونیورسٹیاں بنا کر دی جائیں۔ Higher education میں آپ کیا کر رہے ہیں۔ higher education پر سولہ ارب روپے سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں لیکن پشتونخواہ صوبے کو کیا دے رہے ہیں۔ آپ ایک ارب 917 ملین دے رہے ہیں۔ بلوچستان کو آپ صرف 250 ملین دے رہے ہیں۔ پچیس کروڑ روپے اور خرچ کر رہے ہیں سولہ ارب روپے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم نے تعلیمی انقلاب برپا کیا ہے۔ ہم نے پی ایچ ڈی پیدا کئے ہیں۔۔انڈیا سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہم نے اتنے پی ایچ ڈی پیدا کئے ہیں، آپ کے پی ایچ ڈی پر کوئی اعتماد کرتا ہے، دنیا میں کوئی اسے تسلیم کرتا ہے۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب وقت کا خیال رکھیں، بہت زیادہ وقت ہو گیا ہے۔دو منٹ میں ختم کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، بالکل خیال رکھوں گا۔ صحت تو پہلے سے ہے ہی نہیں، صحت کا شعبہ کیا ہے۔ صحت کا محکمہ اور تعلیم کا محکمہ ختم ہونا چاہیئے۔ اس پر آپ گیارہ ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔ پشتونخواہ صوبے کو آپ نے 529 ملین دیئے ہیں۔ بلوچستان کو آپ نے 345 ملین دیئے ہیں۔ دونوں صوبوں کو ملا کر آپ نے 872 ملین گیارہ ارب میں سے دیئے ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی، IT کی بات کرتے ہیں ہمارے نثار میمن صاحب کہ ہم بڑے جدید ہوگئے ہیں ہم نے بجٹ میں ایسے انقلابات کئے ہیں کہ پورے ملک کو ہم نے جدید بنایا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی پر آپ دو ارب سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں لیکن آپ پشتونخواہ صوبے کو کیا دے رہے ہیں۔ پشتونخواہ صوبے کو آپ ایک ارب 270 ملین دے رہے ہیں اور بلوچستان کو آپ ایک ارب 814 ملین دے رہے ہیں۔ تو جناب! اس حالت میں، میں کہتا ہوں کہ اگر یہ بجٹ infrastructure اور social sector development کا ہے تو ایسے حالات میں جب یہ کل ملا کر ۳۰ ارب روپے بنتے ہیں، دو سو ستر ارب میں سے پشتونخواہ صوبے کو آپ ۱۸ ارب روپے دے رہے ہیں اور بلوچستان کو ۱۲ ارب روپے۔ تیس ارب روپے آپ دو سو ستر ارب روپے میں سے دے رہے

ہیں اور infrastructure کی ضرورت وہاں ہے' social development کی ضرورت وہاں ہے۔ ایسے حالات میں جناب! ٹیکسوں کی بھی پوزیشن ہے۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ جو لاقانونیت اور تباہی ہے یہ ہمارے فوجی اقتدار کی وجہ سے ہے۔ ہمارے ایک جنرل صاحب کے بیٹے نے کہا کہ ہم نے بالکل revenue develop کیا ہے۔ ریونیو تو آپ نے جناب! بالکل develop کیا ہے۔ آپ نے ٹیکسوں کا بوجھ ڈالا ہے' آپ نے سٹیل مل جیسے اداروں کو فروخت اور نیلام کیا ہے۔ آپ نے PTCL نیلام کیا ہے۔ اسحاق ڈار صاحب نے ثابت کیا کہ آپ کے جو deficit ہیں اس کا پیسہ پورا کر رہے ہیں اور ہمیں گلہ ہے اور خدشہ ہے کہ ہماری سپریم کورٹ کے پی سی او کے جج جو ہیں -------

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں آپ کے پچیس منٹ ہو گئے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، کس کی بات؟

سینیٹر رضا محمد رضا، میں سپریم کورٹ کے پی سی او ججوں کے بارے میں کہنا چاہ رہا ہوں -----

جناب چیئرمین، تو پچیس منٹ میں کیا کرتے رہے ہیں اب کیا کریں گے؟

سینیٹر رضا محمد رضا، ہمیں خدشہ ہے کہ ہمارے پی سی او کے جج اس پر منظوری کی مہر لگائیں گے ------

جناب چیئرمین، وہ اسحاق ڈار صاحب نے کہہ دیا ہے اور کسی ساتھی کو کہہ دینا' پچیس منٹ آپ کے ہو گئے ہیں۔ اس طرح میں زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ باقی ممبر بھی مانگیں گے۔ تشریف رکھیے۔

We want to have any more speaker, now we adjourn the House. O.K. Then we will adjourn the House now to meet tomorrow at 10:00 AM sharp. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 8th June, 2006 at 10:00 AM.]